کون ہیں صدیق اور صدیقہ

تحریر: علامہ سید علی شہرستانی
مترجم: سید سبط حیدر زیدی

فہرست

عرض مترجم
مقدمہ مؤلف
تمہید
صدیق باعتبار لغت و استعمال
"صدیقیت" سے کیا مراد ہے ؟ اور کیا" صدیق "کے مراتب و اقسام ہیں ؟
عایشہ ا ور صدیقیت
ابو بکر اور صدیقیت
پہلا نمونہ :
دوسرا نمونہ :
تیسرا نمونہ:
چوتھا نمونہ :
طرفین کے نزدیک جھوٹ بولنے کے اسباب
عالم غیب اور عالم مادہ
صدیقیت کے کچھ معیار
اولـ صدق و سچائی
دوم : عصمت
ایک شبہہ وسوال اور اس کا جواب
اصلی مطلب کی طرف مراجعت
سوم :۔ مطہر اور پاک وپاکیزہ ہون
چہارم : ۔ حنفیت و یکتا پرستی
پنجم :۔ علم و دانائی
ششم : صدیقیت کا نبوت کی طرح ہون
ہفتم :۔ ایمان واقعی اور فنا فی اللہ ہونا ۔
لیکن جنگ خیبر !
منزلت صدیقہ طاہرہ سلام اللہ علیہ
فاطمہ صدیقہ اور آپ کے دشمن
عجیب و غریب تحریفات
منابع و مآخذ

کتاب : "کون ہیں صدیق اور صدیقہ"
تحریر: علامہ سید علی شہرستانی
مترجم: سید سبط حیدر زیدی
ماخذ:شیعہ نیٹ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عرض مترجم

کتاب ھٰذا ، استاد علامہ سید علی شہرستانی کی تألیف " من ھو الصدّیق و من ھی الصدّیقة " کا ترجمہ ہے یہ کتاب اصل میں عربی زبان میں ہے اور اس کا فارسی زبان میں ترجمہ " تأمّلی در مفھوم یک لقب" کے نام سے منظر عام پر آچکا ہے ۔
مؤلف محترم نے ایرانی ہونے کے ناطے فارسی ترجمے میں کچھ مطالب کا اضافہ فرمایا ہے لہٰذا ہمارے لیے بھی ضروری تھا کہ ان اضافات کو نظر انداز نہ کیا جائے لہٰذا اردو زبان میں یہ ترجمہ عربی و فارسی دونوں کتابوں کو سامنے رکھ کر انجام دیا گیا ہے تاکہ اصل کتاب مع اضافات قارئین کے حضور پیش کی جاسکے ۔
اس کتاب میں اگر چہ ظاہراً لفظی بحث ہے اور کلمات صدّیق و صدّیقہ کے متعلق گفتگو کی گئی ہے لیکن لفظی بحث کے باوجود معارف اور حقائق کے ان لطیف گوشوں کی نشاندہی بھی کرائی گئی ہے کہ جو علم کلام و عقائد کی کتابوں میں بھی دستیاب نہیں ہیں یا بہت کمیاب ہیں ۔
ظاہر ہے کہ کلمہ صدّیق و صدّیقہ اور اسی طرح بہت سے الفاظ و القاب حقیقتاً عظیم معانی و مفاہیم کے حامل ہیں لیکن مخالفین اہل بیت علیہم السلام نے جہاں آپ کی ظاہری حکومت و حکومت

اور مادی ملک و میراث پر ناجائز قبضہ کیا وہیں آپ کے القاب کہ جو اپنے دامن میں فضیلتوں کے دریا اور کمالات کے سمندر لیے ہوئے ہیں ، آپس میں تقسیم کرنے کی سعی لاحاصل انجام دی۔ جس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ مسلمانوں کی نظر میں ان القاب کی حیثیت نہ رہی اور پھر ان کے ظاہری و لغوی معانی کومدنظر رکھتے ہوئے ہرکس و ناکس کے لیے استعمال کیے جانے لگے ۔جبکہ قرآن کریم میں ان الفاظ کا استعمال کچھ خاص افراد کے لیے ہوا ہے اور ان کو بعض نبیونکی خصوصی صفت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔
"صدیقیت" ایسے معانی و مفاہیم کو اپنے اندر لیے ہوئے ہے کہ جو عصمت، اعجاز، ولایت تکوینی اور ہم مشیت الٰہی ہونے کو شامل ہیں۔ مثلاً خداوندمتعال نے قرآن کریم میں لفظ صدیق کو جس ذات والا صفات کے لیے بھی استعمال کیا وہاں پر اور اس استعمال کے پس منظر میں کوئی نہ کوئی ایسا واقعہ ضرور ملا کہ اس ذات گرامی کی زبان مبارک سے کوئی بات نکلی اور مشیت الٰہی نے اس کو پورا کردکھایا ۔ جیسے حضرت یوسف کے لیے صدیق کا لفظ اس مقام پر استعمال ہوا کہ جہاں آپ نے خواب کی تعبیر بیان فرمائی اور پھر وہ تعبیر آپ کے بیان کے مطابق پوری ہوئی ، چاہے وہ ان قیدیوں کے خواب کی تعبیر ہو کہ جو آپ کے ساتھ زندان میں تھے یا بادشاہ مصر کے خواب کی تعبیر ، لیکن جو بھی یوسف صدیق کی زبان سے جاری ہوا وہی مشیت الٰہی نے پورا کر دکھایا اسی طرح ادھرحضرت صدیقہ طاہرہ فاطمہ زہرا کی زبان اطہر سے بچوں کے لباس کی خواہش پر الفاظ ادا ہوئے " بچو! تمہارے لباس خیاط کے پاس ہیں جو کل لے آئے گا " تو اب جبرئیل ، رضوان جنت ، سردارملائکہ درخانہ سیدہ صدیقہ طاہرہ پر آکر یہی کہتا ہوا نظر آتا ہے "انا خیاط الحسنین جئت با لثیاب " میں حسنین کا درزی ہوں کپڑے لے کر حاضر ہوا ہوں۔

معلوم ہواکہ صدیقیت بہت عظیم مرتبے اور معانی کی حامل ہے اور یہ صادق سے بہت بلندو بالا مقام کا نام ہے --- بلکہ یوں کہاجائے کہ صادق اس کو کہتے ہیں کہ جو واقعہ کو بعینہ نقل کرتا ہو اور اس کا کلام واقع کے مطابق ہو گویا صادق ،واقعہ کا محتاج ہوتا ہے کہ واقعہ رونما ہواور صادق اس کو بیان کرے ۔ جبکہ صدیق وہ ہے کہ واقعہ اس کا محتاج ہوتا ہے یعنی صدیق کی زبان مبارک سے جو کلمات بھی ادا ہوں وہ مشیت الٰہی کے تحت واقعہ کی صورت اختیار کرلیں ۔
یہی عصمت ، اعجاز، ولایت تکوینی اور مشیت الٰہی کے مطابق ہو نا ہے ۔
بہر حال یہ کتاب بہت عظیم معانی و مفاہیم پر مشتمل ہے ہمیں امید ہے کہ قارئین محترم ، اہل نظر اور اہل قلم و ادب حضرات ہماری کوتاہیوں کو دامن عفو میں جگہ عنایت کرتے ہوئے دعائے خیر میں یاد فرمائیں گے۔
بارگاہ احدیت میں ملتجی ہوں کہ اس ناچیز سعی کو مقبول فرمائے ۔آمین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اللھم تقبل منا انک انت سمیع الدعا و صل علی محمد وآلہ الطیبین الطاھرین المعصومین ۔

سید سبط حیدر زیدی
مشہدمقدس، ایران
۱۳ رجب المرجب ۱۴۲۸ھ
روزولادت باسعادت صدیق اکبرحضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

۱۵

مقدمہ مؤلف
حمد و ثنا ہے پروردگار عالم کی اور درود و سلام ہے ہمارے سید و سردار حضرت محمد اور ان کی آل پاک پر ۔
دین مقدس اسلام اور تاریخ و شریعت میں کچھ خاص الفاظ و مفاہیم ایسے بھی ہیں کہ جن کے بارے میں غور و فکر لازم ہے اس لیے کہ ان الفاظ و مفاہیم کا عقائد و احکام سے بہت عمیق رابطہ اور بہت گہرا تعلق ہے ۔
"صدیقیت" ان ہی الفاظ میں سے ایک ہے کہ جو بہت بلند معانی رکھتا ہے اور اس میں الٰہی مقامات کی طرف اشارہ ہے ۔
جہاں تک میری نظر ہے ابھی تک اس سلسلے میں کوئی مستقل کتاب یا رسالہ تحریر نہیں ہوا ہے اور جو کچھ بھی علماء و بزرگوں کے کلام میں آیا ہے تو صدیقیت کے معنٰی کی طرف مختصراً اشارے ہیں کہ جو علم کلام اور عقائد کی دوسری بحثوں کے ضمن میں بیان ہوئے ہیں اور ان کو بھی اس طرح پیش نہیں کیا گیا کہ عصر حاضر کے محقق کی زیر کی و ہوشیاری سے سازگار ہوں اور خود ایک موضوعی بحث کے طور پر بیان ہوسکیں۔

۱۱

ہم اس لیے بھی کہ اسلامی علوم و معارف اور علمی مواد و ذخائر میں ہمارا بھی کچھ حصہ ہو اس تحقیق کو پیش کرتے ہیں تاکہ یہ ہمارے لیے اور دوسرے ہمارے محققین بھائیوں کے لیے سرنقطہ آغاز قرار پائے ۔حضرت فاطمہ زہراسلام اللہ علیھا کی زندگی نہ صرف تاریخی ، اعتقادی اور فقہی میراث سے بھر پور اور مملو ہے بلکہ آپ کی حیات طیبہ کے ہر پہلو میں درس ، عبرتیں اور زندگی گزارنے کے انمول نمونے موجود ہیں کہ جن کو ہر انسان اپنے لیے نقش راہ قرار دے کر فلاح وکامیابی سے ہمکنار ہوسکتا ہے ۔ انتہا یہ ہے کہ آپ کے القاب مبارکہ و اسماء طیبہ بڑے بڑے مقامات الٰہی اور مفاہیم معنوی پر دلالت کرتے ہیں ۔
ان میں سے بطور مثال لقب" صدیقہ "ہے کہ جو آنحضرت کی عصمت سے مربوط ہے اور اس بات پر دلالت کرتاہے کہ آپ کی حیات طیبہ آغاز ہی سے پاک و پاکیزہ تھی ، چونکہ آپ نے اپنے والدبزرگوارؐ کی رسالت کی پیدا ہوتے ہی تائید و تصدیق فرمائی اور جوکچھ پیغمبر اکرمؐ لائے تھے ان کو سچ سمجھا اور اپنی کمال تصدیق کو خداوندمتعال پر اظہار فرمایا ، یہاں تک کہ خداوندسبحان نے اپنی رضا و خوشنودی اور غضب و غصہ کو آپ کی خوشنودی و ناراضگی سے وابستہ قرار دیا ۔
اور اسی طرح ایک لقب" محدّثہ" ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ کی رحلت کے بعد بھی جبرئیل آپ کے پاس تشریف لاتے ، محو سخن ہوتے، آپ کی دلجوئی فرماتے اور آپ کی آل پاک پر رونما ہونے والے تمام حوادث کو بیان فرماتے تھے۔
ان دوالقاب کے علاوہ ایک لقب "شہیدہ" ہے کہ جو آپ کی مظلومیت کی طرف دلالت و راہنمائی کرتا ہے اور یہ کہ آپ کی زندگی کا خاتمہ شہادت پر ہے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

١٢

بنا برایں، حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے القاب مبارکہ و اسماء طیبہ سطحی وعادی نہیں ہیں بلکہ ان میں معانی قدسیہ پائے جاتے ہیں ۔ بعض افرادان القاب کو چراکر دوسروں کے سر پر مڑھنا چاہتے ہیں تاکہ یہ القاب ہرکس و ناکس کو عطا کرکے ان عظیم معانی و اثرات قدسی کو ختم کردیا جائے اور پھر لوگوں کی نظروں میں ان کا کوئی اعتبار باقی نہ رہے ۔

بعض روایات اہل بیت میں آنحضرت کا نام "فاطمہ"(١) کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ آنحضرت اپنے چاہنے والوں اور شیعوں کو آتش جہنم سے دور و جدا رکھیں گی جیسا کہ حضرت علی علیہ السلام کے لیے مذکورہے کہ آپ حق و باطل کے درمیان فرق و جدائی ڈالنے والے ہیں جبکہ اسی طرح ان معانی کو چھپانے کے لیے اور ان القاب کی فضیلت کو گھٹانے کے لیے اہل سنت نے صدیقہ کا لقب ایک دوسری خاتون کو دے دیا اور فاروق کا لقب ایک اور شخص کو دے دیا اس اعتقاد کے ساتھ کہ وہ حق و باطل کے درمیان جدائی ڈالنے والا ہے۔

اوراسی طرح کی روایات گھڑی گئیں تاکہ حق و باطل مخلوط ہوجائے لہٰذا نقل ہوا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا کہ گذشتہ امتوں میں محدثین گذرے ہیں لہٰذا اگر میری امت میں کوئی محدث ہو تو وہ عمر بن خطاب ہے !(٢)۔

....

(١) یہاں تک کہ خود اسی نام مبارک کے بارے میں غورو فکراور بحث کی جائے کہ اس میں کس قدر معانی ومفاہیم الٰہیہ پوشیدہ ہیں ۔
(٢) صحیح بخاری :١٢٧٩٣ ،ح ٣٢٨٢۔ و ص ١٣٤٩ ،ح٣٤٨٦۔ صحیح مسلم : ٤ ١٨٦٤سنن ترمذی :٥ ٦٢٢،ح٣٦٩٣۔ المستدرک علی صحیحین:٩٢٣ ،ح٤٤٩٩۔ السنن الکبری(نسائی) :٥ ٣٩ ،ح ٨١١٩۔

١٣

یا اسی طرح حضرت علی علیہ السلام کی طرف جھوٹی نسبت دی کہ آپ نے فرمایا "فرشتہ عمر کی زبان میں ہم سے محو گفتگو ہوتاتھا "(١)۔

جبکہ ادھر حضرت فاطمہ اور اہل بیت پیغمبراکرمؐ کو محدث کہا گیا ہے ۔

ان دونوں باتوں کے درمیان کیا وجہ تشبیہ و ربط ہے !؟

مجھے نہیں معلوم کہ کیا میرے ساتھ کسی اور نے بھی غور کیا کہ لفظ "زہرا" کے معانی و مفاہیم میں نورالٰہی سے کتنا ربط ہے؟ اور یہ عظمت صرف حضرت فاطمہ سے مخصوص ہے یا حضور اکرمؐ کی دوسری بیٹیوں کو بھی اس میں شریک کیا جاسکتاہے؟(٢)۔جبکہ اہل سنت نے اس معنی میں بھی عمومیت دی ہے تاکہ عثمان بن عفان کو حضور انورؐ کی دو بیٹیوں یا ربیباؤں(منھ بولی بیٹیوں) کا شوہر ثابت کرکے ذوالنورین کا لقب دے سکیں۔

شاید یہ لوگ خلفاء کی طرفداری میں ان القاب و اسماء کی عظمت و فضیلت کو درک کرنہ کرتے ہوئے یا خود جانتے ہوئے بھی دوسروں سے پوشیدہ رکھنے کے لیے ، شہید مظلوم کا لقب عثمان بن عفان کو دینے کے باوجود بھی حضرت فاطمہ زہرا کو لقب "شہیدہ مظلومہ"دیتے ہوئے خوف کھاتے ہیں ۔(چونکہ اس میں بہت سے حقائق پوشیدہ ہیں !)

....

(١) تاریخ واسط :١ ١٦٧۔حلیۃ الاولیاء :١ ٤٢۔ الریاض النضرۃ :١ ٣٧٦۔المعجم الاوسط:١٨٧ ،ح ٦٧٢٦۔ مجمع الزوائد: ٩ ٦٩۔
(٢) بالفرض اگر حضورانورؐکے کوئی اور بھی بیٹی ہو چونکہ ہمارے عقیدے میں حضرت فاطمہ زہرا آنحضرتؐ کی اکلوتی بیٹی ہیں(مترجم)

١٤

جی ہاں! "صدیقہ""محدثہ" اور" شہیدہ" یہ وہ القاب ہیں کہ جن میں عظیم معانی و مفاہیم کے ساتھ ساتھ "عصمت ""علم "اور" مظلومیت" کے حقائق نمایاں ہیں اور حضرت فاطمہ زہرا کی زندگی کے تینوں مرحلوں پر دلالت کرتے ہیں اور ان میں وہ تمام واقعات مضمر ہیں کہ جو آنحضرت سے متعلق رونماہوئے ۔

یہ مختصر رسالہ ، تاریخ و شریعت کے متعدد و فراوان الفاظ میں سے صرف ایک لفظ کی توضیح و تفسیر کے بیان میں ہے جبکہ ضروری ہے کہ اس طرح کے تمام القاب میں غور و فکر کیا جائے اور ان کے معنی و مفہوم میں تأمل ہو ۔

ہماری تمام اہل تحقیق و اہل علم و فضل حضرات سے امید وتوقع ہے کہ جوحضرت فاطمہ زہرا کے سلسلے میں علمی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خدمت کرنا چاہتے ہیں وہ ان الفاظ و القاب پر خاص توجہ دیں۔
آخر میں خدائے سبحان کی بارگاہ میں ملتجی ہوں کہ میری اس ناچیز خدمت کو قبول فرمائے اور اس کو میری نیکیوں و حسنات میں شمار فرمائے، میرے گناہوں کا کفارہ قرار دے اور مجھ کو میری سیدہ و سردار حضرت فاطمہ زہرا کی شفاعت نصیب فرمائے اس حال میں کہ آپ پر اور آپ کے والد بزرگوار ،شوہر نامداراور آل پاک پر درود وصلوات بھیجتاہوں:
(اللھم صل علی فاطمة و ابیھا و بعلھا و بنیھا بعددما احاط بہ علمک)
پروردگار درود وصلوات بھیج فاطمہ زہرا اور ان کے والدبزرگوارؐ ، شوہرنامدار اور اولاد پاک پر اسقدر کہ جتنا تیرے علم میں ہے ۔

اول و آخر خداوندکی حمد ہے اور ظاہرو باطن میں اس کا شکر ہے اور اس کی صلوات ہو محمد و آل محمد طیبین و طاہرین و معصومین پر۔

سید علی شہرستانی

۱۷ جمادی الاولی ۱٤۲٦ھ

ایام شہادت صدیقہ کبری فاطمہ زہراسلام اللہ علیھا

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

تمہید

بحث موضوعی کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ انسان کچھ ایسے الفاظ و اصطلاحات سے روبرو ہوتا ہے کہ جن کے سلسلے میں اپنی ذہنیت واقعی کا استعمال کرتا ہے، اور کبھی کبھی تاریخی شواہد وغیرہ انسان کو ان الفاظ و اصطلاحات کی تحقیق پر مجبور کرتے ہیں ۔خصوصا ایسے موارد کہ جہاں ایک ہی لفظ ،ایک ہی اصطلاح ایک دوسرے کے متعارض یا مخالف مواقع پر استعمال ہوئی ہو کہ جن کے درمیان کسی بھی طرح سے وجہ جمع ممکن نہ ہو اور نہ ہی کوئی شرعی یا عقلی قابل قبول توجیہ موجود ہو ۔
اسلامی تاریخ ، فقہ اور حدیث کا مطالعہ کرتے ہوئے کچھ ایسے الفاظ سے گذر ہوتا ہے کہ جو ایک دوسرے کے خلاف ہیں یا متناقض و متضاد ہیں اور محقق کو نہیں معلوم کہ اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرے یا ان کے درمیان کیا وجہ جمع ایجاد کرے چونکہ یہ قدیم الایام سے ہم تک پہنچے ہیں ۔
یہ متناقضات خصوصاً اس طرح کے افراد کے سامنے زیادہ آتے ہیں کہ جو بعض ایسی شخصیات کو مقدس بناکے پیش کرنا چاہتے ہیں کہ جن کو اللہ و رسولؐ نے بعنوان مقدس یاد نہیں فرمایا۔جبکہ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ دونومذہب(مذہب صحابہ و مذہب اہل بیت) کی روش کو ایک جگہ جمع کریں۔

لہٰذا ہم ایک طرف دیکھتے ہیں کہ یہ افراد محبت اہل بیت علیہم السلام کا دم بھرتے ہیں اوردوسری طرف اہل بیت علیہم السلام پر ہونے والے مظالم کو بھی پسند نہیں کرتے لہٰذا ایک ایسی روش و راستہ ایجاد کرنا چاہتے ہیں کہ جس میں ظالموں کے ظلم سے چشم پوشی ہوسکے ،اس دعوی کے ساتھ ساتھ کہ جس نے جو کیا ،اچھا ہو یا برا، وہ چلا گیا اور اپنے اعمال اپنے ساتھ لے گیا ، ہمیں کیا مطلب کہ ہم ان کے کارناموں میں دخل اندازی کریں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ توجیہ ابتداءً اچھی اور معقول نظر آتی ہے لیکن تھوڑا ہی غور و فکر کرنے سے اس کی خرابیاں آشکار ہونے لگتی ہیں چونکہ یہ شخصیات ، تاریخ کے عام افراد نہیں تھے کہ جن کے بارے میں کہا جائے کہ ان کے اچھے اور برے اعمال خود ان ہی سے مربوط ہیں اور ان کا مسئلہ خدا کے حضور پیش کیا جائے تاکہ وہ ان کے بارے میں جو چاہے حکم کرے۔
بلکہ وہ لوگ تاریخ و شریعت میں ایک مہم نقش رکھتے تھے اور عصر حاضر میں بہت سے مسلمانوں کے نظر یات انہیں سے ماخوذ ہیں اس وجہ سے ناچار ہیں کہ ان کی سیرت و حالات زندگی سے آشنا ہوا جائے۔ چونکہ یہ ہماری آج کی اجتماعی زندگی اور علمی و عملی سیرت سے مربوط ہے اس لیے کہ ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے لہٰذا علی و فاطمہ کی معرفت ، ابوبکر و معاویہ کی پہچان کے بغیرممکن نہیںہے ۔چونکہ یہ ہم کو ماننا پڑے گا کہ خدا وندعالم کی جانب سے رسول اکرمؐ پرنازل ہونے والا حکم اورحق ایک ہی ہے اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے باطل ہے پس اگر علی حق کے ساتھ ہیں " علی مع الحق "(۱) تو معاویہ باطل پر ہے۔
....

(۱) خصال (صدوق) ۴۹۶. کفایةالاثر ۲۰. تاریخ مدینہ دمشق: ۴۲ ۴۴۹.

اور اگر حضرت فاطمہ زہرا اپنے مدعیٰ میں سچی ہیں تو یقینا ابوبکر سچے نہیں ہیںاوراس کے علاوہ کوئی تیسری صورت نہیں۔ چونکہ خداوندعالم کا ارشاد گرامی ہے : (فماذا بعد الحق الا الضلال فانیٰ تصرفون) (۱) حق کے بعد گمراہی کے علاوہ کچھ نہیں ہے پس کہاں منھ موڑے جارہے ہو۔
اور پیغمبراکرمؐ کا فرمان ہے : (ستفرق امتی الی نیف و سبعین فرقة ،فرقة ناجیة والباقی فی النار)(۲) عنقریب میری امت ستر سے زیادہ فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی کہ جن میں سے ایک فرقہ ناجی اور باقی جہنمی ہیں۔
یہ دونوں نصوص، وضاحت کے ساتھ ایک کے حق ہونے اور دوسر ے کے باطل ہونے پر دلالت کرتی ہیں بلکہ دین اسلام بطور کلی وحدت فکر و مضمون پر موقوف ہے ۔
حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں :"فلو ان الباطل خلص من مزاج الحق لم یخف علی المرتادین ، ولو ان الحق خلص من لبس الباطل لانقطعت عنہ السن المعاندین ، ولکن یوخذ من هٰذا ضغث و من هٰذا ضغث فیمزجان ، فهنالک یستولی الشیطان علی اولیائہ ، وینجو الذین سبقت لهم من اللہ الحسنی"(۳)
....

(۱) سورہ یونس(۱۰) آیت ۳۲.
(۲) شرح الاخبار :۲ ۱۲۴. خصال(صدوق) ۵۸۵. سنن ابن ماجہ:۲ ۳۹۹۳ ،ح ۱۳۲۲، اس ماخذ میں بیان ہوا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے رجال سند ثقہ ہیں ۔سنن ترمذی:۴ ۱۳۵ ، اس ماخذ میں ہے کہ یہ حدیث غریب ہے . مستدرک حاکم :۱۲۹۱.
(۳) نہج البلاغہ :۱ ۹۹ خطبہ ۵۰. شرح نہج البلاغہ : ۳ ۲۴۰.

اگر باطل ، حق کی آمیزش سے خالی رہتا تو حق کے طلب گاروں پر پوشیدہ نہ رہتا اور اگر حق ، باطل کی ملاوٹ سے الگ رہتا تو دشمنوں کی زبانیں نہ کھل سکتیں لیکن ہوتا یہ ہے کہ ایک حصہ اس سے لیا جاتا ہے اور ایک اس میں سے پھر دونوں کو ملا دیا جاتا ہے ، ایسے ہی مواقع پر شیطان اپنے ساتھیوں پر مسلط ہوجاتاہے اور صرف وہ لوگ نجات حاصل کرپاتے ہیں جن کے لیے پروردگار کی جانب سے نیکی پہلے ہی سے پہنچ چکی ہو تی ہے۔
اور آپ ہی نے حارث بن لوط لیثی سے فرمایا:
" یا حارث، انک ملبوس علیک! ان الحق لایعرف بالرجال، اعرف الحق تعرف اهلہ"(۱)
اے حارث آپ پر امر مشتبہ ہوگیا ہے حق لوگوں سے نہیں پہچانا جاتا بلکہ حق کو پہچانو پھر اہل حق کو پہچان جاؤ گے ۔
سلف و گذشتگان کی بزرگی و ہیبت نے بعض لوگوں کو اس تناقض گوئی میں ڈال دیا ہے جبکہ صحابہ عام انسانوں کی طرح ہیں اور سب الٰہی قانون کے سامنے سرتسلیم خم کرتے ہیں پس جوشخص خداوندعالم اور اس کے پیغمبرؐ، کتاب الٰہی اور اس کے احکام پر ایمان لائے ،راہ ہدایت کو اپنائے وہ ہدایت یافتہ ہے اور جو اس راستہ سے گمراہ و منحرف ہو اس نے خود نے اپنے آپ کو گمراہ کیا ہے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(۱) انساب الاشراف ۲۳۸-۲۳۹۔ امالی شیخ طوسی ۱۲٤، ح ۲۱٦۔ تفسیر قرطبی :۱ ۳٤۰۔ اور دیکھیے -: وسائل الشیعہ :۲۷ ۱۳۵، ح ۳۲۔ بحار الانوار :۲۲ ۱۰۵، ح ٦٤۔

۲۰

پس پیغمبر اکرمؐ کا صحابی ہونا اس بات سے مانع نہیں ہے کہ صحابی کی رأ و نظریات کی تحقیق ورد نہ کی جائے چونکہ پیغمبر اکرمؐ کی حیثیت چمکتے ہوئے سورج کی طرح ہے اور جو حضرات ان کے ہمراہ و مصاحب ہیں ان کی مثال آئینہ کی ہے کہ جس قدر آئینہ صاف و شفاف ہوگا اسی قدر نور نبوت اس میں منعکس ہوگااور جس قدر دھندلا ہوگا تو سورج کی روشنی بھی اس کی دھندلاہٹ ہی میںاضافہ کرے گی۔

(سورج کی روشنی و گرمی پھول پر پڑتی ہے تو خوشبو میں اضافہ کرتی ہے اور گندگی پر پڑتی ہے تواس کی بدبو میں اضافہ کرتی ہے) لہٰذا اس صورت میں کمی و نقص اس مصاحب(صحابی) میں ہے نہ کہ مصاحبؐ میں۔

حضرت امام زین العابدین علی بن الحسین علیہما السلام ان صحابہ کی کہ جوپیغمبر اکرمؐ کی روش و سیرت پر باقی رہے اور آپؐ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں کی ، ستائش و تجلیل کرتے ہوئے اپنی دعامیں اس طرح فرماتے ہیں :

"اللهم واصحاب محمد خاصة الذين احسنو ا الصحابة الذين ابلوا البلاء الحسن فی نصره ، و کانفوه و اسرعوا الی وفادته ، وسابقوالی دعوته، واستجابو له حيث اسمعهم حجة رسالته ، وفارقوا الازواج والاولاد فی اظهار کلمته ، وقاتلوا الاباء والابناء فی تثبيت نبوته ، وانتصروا به، ومن کانوا منطوين علی محبته يرجون تجارةً لن تبورفی مودته ، والذين هجرتهم العشائر اذتعلقو ابعروته ، و انتفت منهم القرابات اذ سکنوفی ظل قرابته ،فلا تنس لهم اللهم ماترکو ا لک و فيک، وارضهم من رضوانک . . . اللهم واوصل الی التابعين لهم باحسانالذين يقولون

۲۱

(ربنا اغفرلناولاخوانناالذين سبقونابالايمان)(۱) خيرجزائک،الذين قصدوا سمتهم" (۲)

بارالٰہا، خصوصیت سے اصحاب محمدؐ میں سے وہ افراد کہ جنہوں نے پوری طرح پیغمبر اکرمؐ کا ساتھ دیا اور ان کی نصرت میں پوری شجاعت کا مظاہرہ کیا اور ان کی مدد پر کمر بستہ رہے، ان پر ایمان لانے میں جلدی، ان کی دعوت کی طرف سبقت کی اور جب پیغمبر اکرمؐ نے اپنی رسالت کی دلیلیں ان کے گوش گذار کیں تو انہوں نے لبیک کہا اور ان کا بول بالا کرنے کے لیے اپنے بیوی بچوں تک کو چھوڑدیا اور امر نبوت کے استحکام کے لیے باپ اور بیٹوں تک سے جنگیں کیں ، نبی اکرمؐ کے وجود کی برکت سے کامیابیاں حاصل کیں اس حالت میں کہ آپؐ کی محبت دل کے ہر رگ و ریشہ میں لیے ہوئے تھے اور ان کی محبت و دوستی میں ایسی نفع بخش تجارت کے مواقع تھے کہ جس میں کبھی نقصان نہ ہو اور جب ان کے دین کے بندھن سے وابستہ ہوئے تو ان کے قوم و قبیلہ نے انہیں چھوڑ دیا اور جب سایۂ قرب میں منزل کی تو اپنے بیگانے ہوگئے ۔

اے میرے معبود انہوں نے تیری خاطر اور تیری راہ کے سبب سب کو چھوڑ دیا تو (جزاء کے موقع پر) ان کو فراموش نہ کرنا اور ان کی اس فداکاری ،خلق کو تیرے دین پر جمع کرنے اور رسول اللهؐ کے ساتھ داعی حق بن کرکھڑے ہونے کے صلہ میں انہیں اپنی خوشنودی سے سرفراز و شادکام فرما اور جزائے خیر دے ---

....

(۱) سورہ حشر (۵۹) آیت ۱۰۔
(۲) صحیفہ سجادیہ ، چوتھی دعا (رسول اکرمؐ کی اتباع و تصدیق کرنے والوں کے حق میں دعا)۔

۲۲

اہل بیت علیہم السلام کی سیرت و روش صحابۂ کرام کے بارے میں اسی طرح ہے اور یہی راستہ حق ہے کہ ہر مسئلہ کو اسی میزان میں پرکھا جاتاہے لیکن ہم دوسری طرف دیکھتے ہیں کہ جہاں سب کو مخلوط کرکے رکھ دیا گیا ہے ،طلیق (آزاد شدہ غلام) کو مہاجر کی طرح اور صریح(محاصرہ کرنے والے) کو لصیق(محاصرہ ہونے والے) کی طرح ، محق (اہل حق) کو مبطل(اہل باطل) کی طرح پیش کیا جاتا ہے (۱) اور انتہا ئی جرأت سے کہا جاتاہے کہ ہمارے سید و سردار معاویہ ہمارے سید و سردار علی سے لڑے یا ہماری سیدہ و عایشہ نے ہمارے سید و سردار علی کے خلاف خروج کیا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یاہمارے سید و سردار یزید نے ہمارے سید و سردار حسین کو قتل کیا اور اسی طرح بہت سے متناقض کلام دیکھنے میں آتے ہیں ۔

....

(۱) دیکھیے حضرت امیرالمؤمنین علی علیہ السلام کا نامہ کہ جو معاویہ کے لیے تحریر فرمایا : (... ولکن لیس امیة کھاشم ، ولا الحرب کعبدالمطلب، ولا ابوسفیان کابی طالب ولاالمھاجر کالطلیق ، ولا الصریح کاللصیق ، ولا المحق کالمبطل ولا المؤمن کالمدغل.(شرح نہج البلاغہ(ابن ابی الحدید معتزلی):۳ ۱۸-۱۷)

... اور لیکن امیہ، ہاشم کی طرح نہیں ہے اور نہ ہی حرب ، عبد المطلب کی طرح ہے اور نہ ابو سفیان، ابوطالب کی مانند ہے اور نہ ہی آزاد شدہ غلام(طلیق) مہاجر کی طرح ہوسکتا ہے اور محاصرہ کرنے والا(صریح) محاصرہ ہونے والے(لصیق) کی مانند، نہ محق (اہل حق) مبطل(اہل باطل) کی طرح ہے تو نہ ہی مؤمن ، منافق و دھوکے باز کی طرح۔
خداوندتبارک و تعالی سورہ جاثیہ آیت ۲۱میں ارشاد فرماتا ہے : (ام حسب الذین اجترحوا السیأت ان نجعلھم کالذین آمنوا و عملوا الصاحات سواءً محیا ھم و مماتھم ساء مایحکمون) ۔

اور اس طرح کی تناقض گوئیوں میں کہ جہاں غور وفکر لازم ہے یہ بات بھی ہے کہ جو اہل بیت علیہم السلام کے مدمقابل والا مذہب ، ابوبکر اور حضرت فاطمہ زہرا کے سلسلے میں زبان پر لاتا ہے کہ ہمارے سید و سردار ابوبکر صدیق نے فدک و میراث رسولؐ کے بارے میں صدیقہ طاہرہ سے اختلاف کیا !۔

اس طرح کی عبارات و الفاظ سے بعض مسلمانوں پر مسئلہ مشتبہ ہوگیا ہے لہذا اس مسئلہ میں وہ یہ فیصلہ نہیں کرپاتے کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ،اور یہ کام ان دونوں حضرات کی نسبت لفظ صدیق و صدیقہ کے معنی میں تحریف کرکے ایجاد کیا گیا ہے ۔
بہر حال ان میں سے اگر کوئی ایک سچا و صادق ہے تو دوسرا یقینا و حتمی جھوٹا و کاذب ہے اور صدیقہ کے متعلق بھی کہ جو انتہائی صادق القول تھیں اور پیغمبر اکرمؐ و خداوندعالم نے ان کی تصدیق فرمائی ہے یہی مسئلہ ہے ۔یہ دونوں باتیںقبول نہیں کی جاسکتیں چونکہ دونوں ایک دوسرے کو خواہ صراحتاً یا اشارتاً و تلویحاً جھٹلارہے ہیں ۔
حضرت فاطمہ زہراسلام اللہ علیہا نے اس کلام سے "لقدجئت شیئا فریا" (۱) (آپ نے ایک جھوٹی اور اپنے پاس سے من گھڑت چیز پیش کی ہے) بالکل واضح طورپر ابوبکر کی تکذیب کی ہے جبکہ ابوبکر یہ جرأت نہ کرسکے کہ حضرت زہرا کی صراحتاً تکذیب کریں بلکہ ایک ایسے کلام کا سہارا لیا کہ جس کا نتیجہ حضرت زہرا کی تکذیب تھی ۔
اب اس مسودہ کے ذریعہ لفظ صدیق کے معنی لغة اور استعمال میں تلاش کرتے ہیں ۔

....

(۱) سورہ مریم (۱۹) آیت ۲۷۔

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

صدیق باعتبار لغت و استعمال
صدیق ، مادۂ (ص،د،ق) سے مشتق ہے اور صدق (سچ) کذب (جھوٹ) کی نقیض ہے ، صدیق فعیل کے وزن پر ہے اور صدیقہ فعیلہ کے وزن پر، اور یہ وزن موصوف کے صفت سے بہت زیادہ اتصاف پر دلالت کرتا ہے گویا اس مادہ میں صدق و تصدیق کا مبالغہ پایا جاتاہے اور یہ صدوق (بہت سچا) سے بھی زیادہ سچے کے لیے استعمال ہوتاہے ۔ کہا جاتاہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

صدیق اس کو کہتے ہیں کہ جو صدق و سچائی میں کامل ہو اس کا عمل اس کے قول کی تصدیق کرے یعنی قول و عمل ایک ہو اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صدیق اس کو کہتے ہیں کہ جس نے اصلاً کبھی جھوٹ نہ بولا ہو ۔
اہل سنت کے درمیان مشہور ہے کہ" صدیق " ابوبکر بن قحافہ کا لقب ہے اگر چہ ان کے یہاں بہت زیادہ روایا ت موجود ہیں کہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ "صدیق" حضرت علی بن ابی طالب کا لقب ہے اور یہ روایات شیعہ مذہب کی روایات کے مطابق ہیں کہ شیعوں کے نزدیک "صدیق"بطور نص حضرت علی کا لقب مبارک ہے اور اہل سنت نے اس کو چوری کرکے ابوبکر کے سرپر چڑھادیا ہے(۱)۔
....

(۱) العمده ۲۲۰.

۲٦

لیکن لقب "صدیقہ " قرآن کریم میں حضرت مریم بنت عمران کے لیے آیا ہے اور پیغمبر اکرمؐ کی زبان مبارک پر حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت خدیجہ کے لیے جاری ہوا ،جبکہ اس سلسلے میں اہل سنت کی طرف سے یہ کوشش رہی کہ یہ لقب عایشہ کو دیدیا جائے ،لیکن عنقریب آپ کے سامنے اس دعوی کی پول کھل جائے گی ۔
اگر حقیقت کو درک کرنا ہے تو ضروری ہے کہ" صدیقیت" کے معنی کی تنقیح و تحلیل کی جائے تاکہ معلوم ہو کہ صدیقیت ایک معنوی و ربانی مرتبہ ہے یا کوئی معمولی لقب ہے کہ جو جس کو چاہے عطا کردے۔
کیا صدر اسلام میں پیغمبر اکرمؐ جس کو جو بھی عطاکرتے اور دوسرے لوگ کسی کو کچھ بھی عطا کرتے تو کیا ان دونوں میں کوئی فرق نہیں تھا ؟ اور کیا معقول ہے کہ جو القاب ، خداوندعالم اور پیغمبر اکرمؐ کی جانب سے دیے گئے ہیں وہ بے بنیاد اور صرف تعلقات کی وجہ سے ہوں یا ایسا نہیں ہے اور پیغمبراکرمؐ کا کسی کا کوئی نام رکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اس نام و لقب کا مستحق ہے۔
اور کیا القاب ، لیاقت و قابلیت کے اعتبار سے دیے جاتے تھے یا یہ کہ لوگوں کی تشویق و ترغیب کے لیے عطا ہوتے تھے ۔
اور کیوں جناب ابوذر غفاری کو لقب "صدیق"عطا نہیں ہوا جبکہ پیغمبر اکرمؐ کے فرمان کے مطابق وہ روے ٔ زمین پر تمام انسانوں سے زیادہ سچے انسان تھے(۱)۔
....

(۱) سنن ترمذی : ۵ ۳۳٤، ح ۳۸۸۹.الانساب (سمعانی): ٤ ۳۰٤.

۲۷

"صدیقیت" سے کیا مراد ہے ؟ اور کیا" صدیق "کے مراتب و اقسام ہیں ؟
علامہ ابن بطریق (متوفی ٦۰۰ھ) اپنی کتاب العمدہ میں راقم ہیں :
((صدیق کی تین قسمیں ہیں :
۱۔ صدیق نبی ہوتا ہے ۔
۲۔ صدیق امام ہوتا ہے۔
۳۔ صدیق عبد صالح ہے کہ جو نہ نبی ہے اور نہ امام۔
پہلی قسم پر یہ فرمان الٰہی دلالت کرتا ہے (واذکر فی الکتاب ادریس انہ کان صدیقاً نبیاً)(۱) کتاب (قرآن) میں ادریس کو یاد کرو کہ وہ صدیق نبی تھے ۔
اور خداوندعالم کا یہ ارشاد گرامی (یوسف ایهاالصدیق)(۲) یوسف اے صدیق۔
اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہر نبی صدیق ہے لیکن ہر صدیق نبی نہیں ہے ۔
اس بات پر کہ "صدیق "امام ہوتا ہے خداوندعالم کایہ فرمان دلالت کرتا ہے (فأولائک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین و حسن اولٰئک رفیقا)(۳)۔ وہ ان کے ساتھ ہیں کہ جن کو اللہ نے نعمتیں عطا کی ہیں انبیاء ، صدیقین ، شہداء اور صالحین میں سے اور وہ بہترین ساتھی ہیں ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(۱) سورہ مریم(۱۹) آیت ۵٦.
(۲) سورہ یوسف(۱۲) آیت ٤٦.
(۳) سورہ نساء (٤) آیت ٦۹.

۲۸

خداوندعالم نے نبیوں کا تذکرہ کرنے کے بعد صدیقین کی مدح سرائی کی ہے جبکہ نبیوں کے بعد آئمہ ہی کا ذکر سب سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے اور اسی پر وہ روایات بھی دلالت کرتی ہیں کہ جن میں وارد ہے کہ" صدیق " تین شخص ہیں حبیب نجار، حزقیل ، علی اور علی ان سب سے افضل ہیں ۔ پس چونکہ علی کاذکر ان دو افراد کے ساتھ آیا ہے اور وہ ان کے ساتھ صدیقین میں شامل ہیں جبکہ وہ دونوں نہ نبی ہیں اور نہ امام ۔ لہٰذا مناسب یہ سمجھا کہ علی کو ان دونوں سے جدا اور ممتاز رکھیں ایک ایسی شیٴ سے کہ جو ان دونوں میں نہیں ہے یعنی امامت لہذا پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا علی ان دونوں سے افضل ہیں ۔

پس لفظ صدیق کے اعتبار سے ان میں کوئی فرق نہیں ہے چونکہ پیغمبر اکرمؐ نے تینوں کو صدیق فرمایا ہے لہذا لفظ کے اعتبار سے برابر ہیں ۔ لیکن پیغمبر اکرمؐ نے چاہا کہ ان کے درمیان معنی کے اعتبار سے فرق بیان کردیا جائے یعنی علی کے مستحق امامت ہونے کوامتیاز قرار دیا جائے لہذا فرمایا وہ ان دونوں سے افضل ہیں یعنی علی صدیق ہیں اور امام))(۱).

ظاہرہے کہ اس مسئلہ سے متعلق بحث ، چند مسائل کو بیان کرنے پر موقوف ہے اور ان کو تدریجی و یکے بعد دیگر بیان کرنے کی ضرورت ہے لہٰذا ابتداءً کلمہ "صادق و کاذب "سے آشنائی ضروری ہے تاکہ "صدیقیت " کے معنی کو درک کرسکیں اور یہ واضح ہوجائے کہ صدیقیت کہاں اور کس کے لیے مناسب ہے ۔

....

(۱) العمدہ ۲۲۳.

۲۹

سب سے پہلے اس نکتہ کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے کہ پیغمبر اکرمؐ زمانۂ جاہلیت ہی میں لقب "صادق و امین" سے ملقب تھے ، حضرت خدیجہ اور آپ کی دختر نیک اخترحضرت فاطمہ زہرا کو پیغمبر اکرمؐ کی زبان مبارک سے صدیقہ کا لقب ملا ۔

صدیق حضرت امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب اور صدیقہ طاہرہ فاطمہ زہرا سے پاک وصادق اولادیں ہوئینکہ جو مسلمانوں کے امام قرار پائے اور خداوندعالم نے آیت تطہیر(۱) میں ان کو پاک و منزہ قرار دیا۔

نیز خداوندعالم نے ان کی اطاعت کی طرف دعوت دی اور فرمایا (کونوا مع الصادقین)(۲)(سچو ںکے ساتھ ہوجاؤ)(۳) ۔

....

(۱) سورہ احزاب (۳۳) آیت ۳۳.
(۲) سورہ توبہ (۹) آیت ۱۱۹.
(۳) دیکھیے تفسیر قمی : ۱ ۳۰۷. تفسیر فرات کوفی ۱۳۷. ان دونوں تفاسیر میں وارد ہے کہ" ای کونوا مع علی و اولادعلی" علی اور اولاد علی کے ساتھ ہوجاؤ ، یہ معنی حضرت امام محمد باقر سے نقل ہوئے ہیں ، مندرجہ ذیل حوالے ملاحظہ فرمائیں : الدرالمنثور :۳ ۲۹۰.فتح القدیر:۲ ۳۹۵. شواہد التنزیل :۱ ۲٦۰، آیت ۵۵، حدیث۳۵۳. کفایت الطالب ۲۳۵-۲۳٦.

اور حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے جیسا کہ شواہد التنزیل :۲۵۹۱، آیت ۵۵، حدیث۳۵۰.اور غایت المرام ۲٤۸ میں ابو نعیم اصفہانی سے منقول ہے .اور اسی طرح عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے دیکھیے ذیل کے حوالہ جات: ......اگلے صفحہ پر

۳۰

اس طرح کے القاب میں تحریف اور اہل بیت علیہم السلام کی عظمت و منزلت کو گرانے و کم کرنے کی مسلسل ناکام کوششیں کی جاتی رہیں اور اب تک جاری ہیں ، لیکن ان سب کے باوجود تحریف کرنے والے ان کے مقام کو کم کرنے میں ناکام ہیں اور رہیں گے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

... پچھلے صفحہ کا ادامہ
مناقب امیر المؤمنین (خوارزمی) ۱۹۸۔ شواہد التنزیل :۲۶۲۱، آیت ۵۵، حدیث۳۵٦۔ الدرالمنثور :۳ ۲۹۰۔فتح القدیر:۲ ۳۹۵۔
اور عبداللہ بن عمر سے روایت کی گئی ہے کہ جو شواہد التنزیل :۲۶۲۱، آیت ۵۵، حدیث۳۵۷۔ میں دیکھی جاسکتی ہے ۔
مقاتل بن سلیمان سے روایت ہے کہ جو شواہد التنزیل :۲۶۲۱، آیت ۵۵، حدیث۳۵٦۔میں مذکور ہے اور اس آیت کی تفسیر میں آیا ہے کہ صادقین سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جن کا تذکرہ سورہ احزاب (۳۳) آیت ۲۳ میں آیا ہے ۔
(رجال صدقوا ماعاهدوا اللہ علیہ فمنهم من قضی نحبہ ومنهم من ينتظر)۔ وہ افراد کہ جنہوں نے اللہ سے عہد و پیمان کیا اور اس پر ثابت قدم رہے ان میں سے کچھ نے اس عہد کو انجام تک پہنچایا اور کچھ منتظر رہے ۔ ابو جعفر سے روایت ہے کہ (من قضی نحبہ) سے حمزہ اور جعفر مراد ہیں اور (من ينتظر) سے مراد علی بن ابی طالب ہیں۔(سورہ احزاب (۳۳) آیت ۲۳)

۳۱

اس لیے کہ یہ حضرات عظیم و باعظمت اصلاب و پاکیزہ ماؤں کے رحم میں رہے اور جاہلیت کی آلودگی ان سے دور ہے اور پلیدگی و تیرگی کا لباس انہوں نے جامہ تن نہیں کیا ۔(۱)

....

(۱) پیغمبر اکرمؐ سے روایت نقل ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا : (انادعوة ابراهیم) میں اپنے پدربزرگوار ابراہیم کی دعا ہوں ۔ دیکھیے : مسند الشامیین :۲ ۲٤۱۔ تفسیر طبری :۱ ۷۷۳، حدیث ۱۷۰۷۔ الجامع الصغیر : ۱ ٤١٤، حدیث ۷۰۳۔ شواہد التنزیل :٤١١١ ،حدیث٤۳۵۔
اور آپ ہی سے روایت ہے کہ(نقلت من کرام الاصلاب الی مطهرات الارحام و خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح و ما مسنی عرق سفاح قط وما زلت انقل من الاصلاب السلیمة من الوصوم البریة من العیوب) (شرح نہج البلاغہ(ابن ابی الحدید معتزلی):۱۱ ۱۰)
میں اصلاب کرام سے پاک و پاکیزہ ارحام کی طرف منتقل ہوا اور نکاح (حلال) زادہ ہوں نہ کہ زنا(حرام) زادہ، میری پشتوں میں بھی کبھی عرق زنا نے مجھے مس نہیں کیا اور میں ہمیشہ سے بے عیب و بے نقص اور پاک اصلاب سے پاک و پاکیزہ ارحام کی طرف منتقل ہوتا رہا ہوں ۔
احمد بن حنبل نے اپنی کتاب فضائل الصحابہ: ۲ ٦٦۲۔ میں پیغمبراکرمؐ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:(خلقت انا و علی بن ابی طالب من نور واحد قبل ان یخلق اللہ آدم ... فلما خلق اللہ آدم اسکن ذالک النور فی صلبہ الی ان افترقنا فی صلب عبد المطلب فجزء فی صلب عبداللہ و جزء فی صلب ابی طالب) میں اور علی ابن ابی طالب ایک ہی نور سے خلق ہوئے اس سے پہلے کہ خداوندعالم آدم کو خلق کرتا ... اور جب آدم کو خلق فرمایا تو اس نور کو صلب آدم میں قرار دیا یہاں تک کہ ہم صلب عبد المطلب میں جدا ہوئے کہ ایک جزء صلب عبداللہ میں قرار پایا اور ایک جز ء صلب ابی طالب میں منتقل ہوا۔

۳۲

ان کے جدبزرگوار زمانہ جاہلیت میں "صادق و امین"کے لقب سے معروف تھے اور اپنے عہد وپیمان میں وفادار ہونے کی وجہ سے عربوں کے درمیان مورد اعتماد و قابل احترام تھے ،عرب اپنے فیصلے کرانے آپ کی خدمت میں آتے چونکہ آپ حق کے علاوہ کسی کی طرف داری نہیں کرتے اور کسی کے حق سے انکار نہیں کرتے تھے ۔(۱)
بیس سال کی عمر میں (حلف الفضول) میں شرکت کی تاکہ ظالم کے مقابل مینمظلوم کی مدد کرسکیں (۲)۔ اور اپنے عہد و پیمان سے وفاداری کرسکیں ۔
پیغمبر اکرمؐ ، مکہ کے قبیلوں کے درمیان حجر اسود کو اس کی جگہ پر نصب کرنے کے لیے قاضی و داور قرارپائے ، جبکہ یہ وہ زمانہ تھا کہ قبائل عرب خانۂ کعبہ کی تجدید بناء کررہے تھے تو حجر اسود کو رکھنے میں آپس میں اختلاف ہوگیا ، ابو امیہ بن مغیرہ (والد ام سلمہ) نے مشورہ دیا کہ جو شخص بھی سب سے پہلے باب السلام سے اندر آئے اس کو قاضی و جج بنایا جائے تو اس وقت محمدؐ بن عبد اللہ اسی باب سے تشریف لے آئے جیسے ہی آپ کو آتے دیکھا سب کے سب کہنے لگے یہ امین ہیں ان کے فیصلے پر ہم راضی ہیں ۔
پیغمبر اکرمؐ نے پورا واقعہ سنا اور پھر اپنی عباء کو پھیلایا ۔ایک روایت میں ہے کہ ایک کپڑا منگایا۔اور پھر حجر اسود کو اٹھایا آپ نے حجر اسود کو اس میں رکھا پھر فرمایا ہر ایک قبیلے والے اس کے ایک ایک گوشے کو پکڑ لیں ، انہوںنے ایسا ہی کیا اور اٹھایا ۔

....

(۱) السیرة الحلبیہ :۱ ۱٤۵۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۲) طبقات ابن سعد :۱ ۱۲۹. المنمق ۵۲-۵٤.

جب اس کی جگہ کے قریب پہنچے تب آپؐنے اپنے دست مبارک سے حجر اسود کو پکڑا اور اس کے مقام پر نصب فرمادیا -(۱)

اہل سنت والجماعت کی بعض کتب کی روایت کے مطابق پیغمبراکرمؐ نے اپنی دعوت اسلام کا آغاز کوہ صفا سے اس طرح کیا کہ فرمایا :

" اے بنی فہر ، اے بنی عدی، اے فرزندان عبدالمطلب اور اسی طرح تمام قبائل کہ جو آپ سے قریب ترین تھے سب کو نام لے لے کر پکارا یہاں تک کہ سب آپ کے ارد گرد جمع ہوگئے اور جو نہیں آسکتا تھا اس نے اپنا نمائندہ بھیجا تاکہ معلوم ہو کہ آپ کیا چاہتے ہیں -

پیغمبراکرمؐ نے فرمایا : آپ حضرات کی نظر میں اگر میں یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے دشمن کا لشکر ہے کہ جو آپ پر شبخون مارنے والا ہے تو کیا میری تصدیق کروگے ؟

سب نے ایک زبان ہوکر کہا : ہاں آپ ہمارے نزدیک سچے ہیں اور ہم نے آپ سے کبھی جھوٹ نہیں سنا.

آنحضرتؐ نے فرمایا : میں آپ کو عذاب شدید سے ڈرانے والا ہوں اے بنی عبد المطلب ، اے بنی عبد مناف ، اے بنی زہرہ ، اے بنی تیم ، اے بنی مخزوم و اسد اور تمام اہل مکہ کے قبیلوں میں سے ایک ایک کا نام لیا پھر فرمایا : خداوندعالم نے مجھے حکم دیا کہ آپ کو عذاب سے ڈراؤں میں آپ کی دنیا وآخرت کا مالک نہیں ہوں مگر یہ کہ کہیے" لاالہ الا اللہ" کوئی خدا نہیں سوائے اللہ کے -

....

(۱) السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام) :۱ ۲۰۹. تاریخ طبری :۲ ٤۱. البدایۃ والنہایۃ : ۲ ۳۰۳. شرح نہج البلاغہ(ابن ابی الحدید معتزلی) : ۱٤ ۱۲۹.

پس ابو لہب کھڑا ہوا - وہ بھاری بھر کم آدمی تھا اور بہت جلدی غصہ میں آجاتا تھا - اور چیخا : تجھ پر ہمیشہ پھٹکار ہو کیا اسی لیے لوگوں کو جمع کیا ہے اس کے بعد لوگ آپ کے چاروں طرف متفرق ہوگئے تاکہ آپ کے پیغام کے سلسلے میں فکر و مشورہ کریں"-(۱)

جی ہاں ، قبائل عرب نے آپ کی تکذیب کی لیکن خود آپ کی وجہ سے نہیں بلکہ آپ کے نظریات و افکار اور پیغام کی وجہ سے کہ جو لوگوں کے لیے حیات بخش تھے وہ نظریات کہ جو اس سے پہلے ان کے سامنے بیان نہیں ہوئے تھے ، لہٰذا اس سلسلے میں آپ کا مقام دوسرے انبیاء و رسل کی طرح ہے کہ وہ بھی اپنی اپنی قوموں کے ذریعہ جھٹلائے گئے اور آپ کی قو م کی مثال بھی قوم نوح ، قوم عاد، قوم ثمود و لوط اور اصحاب رس کی طرح ہے جیسا کہ خداوندعالم کا ارشاد گرامی ہے:

(وان یکذبوک فقد کذبت قبلھم قوم نوح و عاد و ثمود و قوم ابراھیم و قوم لوط)(۲)پس اگر آپ کی تکذیب کریں تو آپ سے پہلے قوم نوح و عاد و ثمود اور قوم ابراہیم و قوم لوط اپنے اپنے پیغمبروں کی تکذیب کرچکے ہیں -

بہر حال آپ کی قوم نے کذب ذاتی اور خیانت و ظلم کی نسبت آپ کی طرف نہیں دی ہے بلکہ آپ پر جادو ٹونہ اور سحر کی تہمت لگائی ہے چونکہ وہ لوگ معجزہ کی حقیقت کو درک نہیں کرسکتے تھے اور پیغمبر اکرمؐ کو دیوانہ و مجنون کہتے تھے اس لیے کہ آپ پر وحی کے بارسنگین کو دیکھتے تھے جب کہ یہ انتہائی واضح ہے کہ عرب ،اسلام سے پہلے آپ کی امانت داری ، وفا اور سچائی کے معترف تھے -

....

(۱) دیکھیے -: صحیح بخاری : ٦ ۱۹۵، آیت (تبت یدا ابی لھب) کی تفسیر میں .صحیح مسلم : ۱ ۱۳٤.
(۲) سورہ حج (۲۲) آیت ٤۲و ٤۳.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پس " صادق و صدیق " سب سے پہلے رسول خدآ کا لقب ہے اور اسی طرح گذشتہ انبیاء کا جیسے ابراہیم ، ادریس ، اسماعیل ، موسی اور عیسی جیسا کہ خود آپ ہی کے بارے میں ارشاد رب العزت ہے :
(والذی جاء بالصدق و صدق بہ)(١) وہ کہ جو صدق کو لایا اور اس کے ذریعہ تصدیق ہوئی ۔
حضرت ابراہیم کے متعلق ارشاد ہوا:
(واذکر فی الکتاب ابراھیم انہ کان صدیقاً نبیاً)(٢) اورکتاب (قرآن) میں ابراہیم کو یاد کرو کہ وہ صدیق پیغمبر تھے۔
اور پھر حضرت ابراہیم ہی کے لیے ہے :
(و وھبنا لہ اسحاق و یعقوب و کلاً جعلناہ نبیاً ۔و وھبنا لھم من رحمتنا و جعلنالھم لسان صدق علیا)(٣) ۔
اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق ویعقوب عطا کیے اور ہر ایک کو نبی بنایا اور ان کو اپنی رحمتوں میں سے کچھ عطا کیا اور ان کے لیے سچی زبان ، علی و بلند قرار دی ۔
....

(١) سورہ زمر(٣٩) آیت ٣٣.
(٢) سورہ مریم(١٩) آیت ٤١.
(٣) سورہ مریم(١٩) آیت ٤٩۔٥٠.

٣٦
حضرت ادریس کے لیے ارشاد خداوندی ہے :
(اذکر فی الکتاب ادریس انہ کان صدیقاً نبیاً)(١) ۔
اورکتاب (قرآن) میں ادریس کو یادکرو کہ وہ صدیق پیغمبر تھے۔
اور حضرت اسماعیل کے لیے ارشاد ہوا :
(اذکر فی الکتاب اسماعیل انہ کان صادق الوعد و کان رسولاً نبیاً) (٢) ۔
اورکتاب (قرآن) میں اسماعیل کو یادکرو کہ وہ صادق الوعدتھے اور پیغمبر نبی تھے ۔
حضرت موسی کے بارے میں ارشاد ہے:
(اذکر فی الکتاب موسی انہ کان مخلصاًو کان رسولاً نبیاً) (٣) ۔
اورکتاب (قرآن) میں موسی کو یادکرو کہ وہ مخلص اور پیغمبر نبی تھے ۔
بہر حال " صدیقیت " پیغمبروں اور نبیوں کی صفت ہے اور ممتاز علامت ہے ، مذکورہ آیات کے اعتبار سے یہ پہلے تو انبیاء اور پیغمبروں کی صفت ہے اور پھر اوصیاء و نیک وباایمان بندوں کی چونکہ خداوندعالم کا ارشاد گرامی ہے :
(والذین آمنوا باللہ و رسولہ اولائک ھم الصدیقون) (٤)
....

(١) سورہ مریم(١٩) آیت ٥٦.
(٢) سورہ مریم(١٩) آیت ٥٤.
(٣) سورہ مریم(١٩) آیت ٥١.
(٤) سورہ حدید (٥٧) آیت ١٩.

٣٧
وہ لوگ کہ جو خدا اور پیغمبروں پر ایمان لائے وہی لوگ صدیقین ہیں اس آیت میں "تخصص بعد از ایمان " پایا جاتا ہے یعنی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ اپنے ایمان میں یقین نہیں رکھتے یا جھوٹے ہیں وہ ہر گز صدیق نہیں کہلاسکتے بلکہ اس آیت سے مراد صرف اہل بیت علیہم السلام ہیں چونکہ اصل میں وہی صادق و صدیق ہیں کہ جس کی تفصیل آئندہ آئے گی انشاء اللہ ۔
اس آیت (ومن یطع اللہ و الرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین و الصدیقین والشھداء والصالحین و حسن اولائک رفیقاً) (١) کے ذیل میں ابن شہر آشوب نے مناقب آل ابی طالب میں ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا" من النبیین" یعنی محمدؐ "والصدیقین "یعنی علی (کہ جو پیغمبراکرمؐ کی سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ہیں) " والشھداء " یعنی علی و جعفر و حمزہ اور حسن و حسین ہیں اور پھر کہا تمام پیغمبر صدیق ہیں لیکن ہر صدیق پیغمبر نہیں ہے اور تمام صدیق ، نیک و صالح ہیں لیکن ہر نیک و صالح ، صدیق نہیں ہے اور ہر صدیق شہید بھی نہیں ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امیر المؤمنین علی علیہ السلام صدیق و شہید اور صالح تھے لہٰذا وہ نبوت کے علاوہ صالحین و صدیقین کی تمام صفات کے حامل تھے ۔
ابو ذر لوگوں سے کچھ بیان کررہے تھے کہ لوگوں نے ان کی تکذیب کی تب پیغمبر اکرمؐنے فرمایا : (ما اظلت الخضراء (علی ذی لھجة اصدق من ابی ذر))

....

(۱) سورہ نساء (٤) آیت ٦٩. (وہ افراد کہ جو خدا اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہی ان کے ساتھ ہیں کہ جن پر اللہ کی نعمتیں نازل ہوئی ہیں انبیاء و صدیقین ، شہداء و صالحین میں سے اور وہی بہترین دوست ہیں).

۳۸

آسمان نے ابوذر سے زیادہ سچے انسان پر سایہ نہیں کیا ہے، اسی دوران حضرت امیرالمؤمنین تشریف لے آئے تو پیغمبر اکرمؐنے فرمایا:
"الاان ھذا الرجل المقبل فانہ الصدیق الاکبر و الفاروق الاعظم"
آگاہ ہوجاؤ کہ آنے والا شخص صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہے"-(۱)
اس اعتبار سے کہ پیغمبر اکرمؐ سچے اور امین ہیں یعنی وہ ایسی ہستی ہیں کہ جن کے بارے میں ارشاد ہے :(ومانیطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی) (۲) پیغمبراکرمؐ ، اپنی مرضی اور خواہشات نفس سے کچھ نہیں کہتے وہی کہتے ہیں کہ جو ان پر وحی نازل ہوتی ہے ۔
لہذا آپؐجو کچھ بھی کسی کے بھی بارے میں ارشاد فرمائیں یا کسی کو کوئی لقب عنایت کریں ، رشتہ داری یا اپنائیت کی وجہ سے نہیں بلکہ وہ ان صفات کا حامل اور صاحب لیاقت ہے ۔
یہ بھی ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اسلام دو چیزوں سے پھیلا ہے ۔
۱۔ حضرت خدیجہ کا مال ۔
۲۔ حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی تلوار۔
جبکہ یہ بھی واضح ہے کہ یہ دونوں پیغمبراکرمؐ پر سب سے پہلے ایمان لائے ہیں اور آپ کی رسالت کی تصدیق کرنے والے ہیں اور اپنی گرانبہا و قیمتی چیزوں کو اسلام اور پیغمبراکرمؐ کی دعوت کو پہنچانے اور پھیلانے میں نثار کردیا ہے ۔

....

(۱) مناقب ابن شہر آشوب :۳ ۸۹۔۹۰.
(۲) سورہ نجم(۵۳) آیت ۳۔٤.

۳۹

لہذا دیکھتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ نے جناب خدیجہ کو صدیقہ کا لقب عطا کیا اور حضرت علی کو صدیق کالقب عنایت فرمایا ۔
چونکہ یہ دونوں ہر مقام اور ہر گام پر اور ہر پیغام و کلام میں پیغمبر اکرمؐ کی تصدیق فرماتے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ مصداق صدیقیت ، لوگوں کے ذاتی کمالات اور سیر ت کو دیکھ کر پیغمبراکرمؐ کی جانب سے مشخص ہوتے ہیں اور یہ ان الفاظ کا اطلاق و استعمال بغیر کسی قابلیت و صلاحیت کے ، بلا وجہ کسی بھی شخص کے لیے ممکن نہیں ہے ، یہ کمترین چیز ہے کہ جو عرض کی جاسکتی ہے ۔
تاریخ دمشق میں ضحاک و مجاہد کے حوالے سے ابن عمر کی روایت نقل کی گئی ہے " ایک مرتبہ جبرئیل پیغام الٰہی لے کر پیغمبراکرمؐ پر نازل ہوئے اور آپ کے قریب آکر بیٹھ گئے اور محو گفتگو ہوگئے کہ اتنے میں خدیجہ بنت خویلد کا وہاں سے گذرہوا ، جبرئیل نے سوال کیا اے محمدؐیہ کون ہیں ؟
پیغمبراکرمؐ نے فرمایا یہ میری امت کی صدیقہ ہیں "ھذہ صدیقة امتی"
جبرئیل نے کہا : میرے پاس ان کے لیے خداوند عالم کی جانب سے ایک پیغام ہے کہ خداوندعالم ان کو سلام پیش کرتا ہے اور بشارت دیتا ہے کہ جنت میں ان کا گھر قصب(مروارید) کا ہے کہ جو پیاس اور آگ سے بہت دور ہے ، نہ اس میں کوئی رنج و غم ہے اور نہ کسی طرح کا شور شرابا۔
جناب خدیجہ نے فرمایا : اللہ السلام و منہ السلام والسلام علیکما ورحمة اللہ و برکاتہ علی رسول اللہ ۔
خداوندعالم سلام ہے اور سلامتی اسی کی جانب سے ہے آپ دونوں پر سلام ہو اور رحمت خدا اور اس کی برکتیں رسول خدا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پر نازل ہوں یہ گھر کہ جو قصب کا ہے کیا ہے؟

٤٠

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا : مرواريد کا بہت بڑا قصر و قلعہ مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم کے قلعوں کے درمیان اور یہ دونوں بہشت میں میری بیویاں ہونگی۔(۱)
خداوندعالم کی جانب سے جناب خدیجہ کے لیے سلام آنا یہ آپ کا دوسری بیویوں پر فوقیت و برتری کی نشانی ہے چونکہ سلام الہٰی صرف معصوم کے لیے یا پھر اس شخص کے لیے آتا ہے کہ جو عصمت کے مرتبے میں ہو جیسے سلمان ، ابوذر اور عمار و غیرہ۔
....

(۱) تاریخ دمشق : ۷ ۱۱۸. اوراسی سے نقل ہے البدایة والنھایة :۲ ۶۲ میں .

یہ روایت شیعہ و سنی دونوں کتابوں میں مختلف و متعدد اسنا دکے ساتھ ذکر ہوئی ہے ، بخاری نے اپنی صحیح :٤ ۲۳۱،کتاب بدء الخلق ،باب تزویج النبیؐ خدیجہ میں مختصر اشارے کے ساتھ ابو ہریرہ سے نقل کی ہے ۔
سیرہ ا بن ہشام : ۱۵۹۱ میں عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے نقل ہوئی ہے اور اس میں یہ آیا ہے " اللہ السلام و منہ السلام وجبرئیل السلام"۔
دولابی نے اپنی کتاب الذریة الطاہرہ ۳۶ میں ذکر کیا ہے ۔ اور حاکم نے مستدرک :۳ ۱۸۶ میں انس سے روایت نقل کی ہے اوراس میں ہے کہ ان اللہ ھو السلام و علیک السلام ورحمة اللہ و برکاتہ ۔ اور کہا ہے کہ یہ روایت ، مسلم کی شرائط کے اعتبار سے صحیح ہے لیکن بخاری و مسلم نے اس کو ذکر نہیں کیا ۔
معجم الکبیر : ۲۳ ۱۵ میں اور سنن الکبری (نسائی) : ۵ ۹٤ ،حدیث ۸۳۵۹میں اور اسی سے نقل ہے اصابہ : ۸ ۲۰۲ میں اس میں بھی راوی انس ہی ہیں اور اس میں مذکور ہے "ان اللہ ھو السلام و علی جبرئیل السلام وعلیک السلام ۔ اور تفسیر عیاشی : ۲ ۲۷۹،حدیث ۱۲ میں ۔ اور اسی سے نقل ہے بحار الانوار :۱۶ ۷ میں کہ یہ روایت ابو سعید خدری سے ہے ۔

٤١

ہاں ، اہل سنت نے سلام الہٰی کو دوسروں کے لیے بھی نقل کیا ہے جبکہ تحقیق اور ان کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے ان روایات کا جعلی و من گھڑت ہونا ثابت ہے ۔
عسقلانی ، فتح الباری میں اس حصے کی شرح کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جناب خدیجہ نے فرمایا : ھو السلام و عن جبرئیل السلام وعلیک السلام (خداوندعالم سلام ہے اور جبرئیل سے سلام ہے اور آپ پر اے رسول خدا سلام ہے)۔
علماء کا بیان ہے کہ یہ واقعہ جناب خدیجہ کی بلندی مقام پر دلیل ہے چونکہ آپ نے "وعلیہ السلام" نہیں کہا جیسا کہ بعض صحابہ کے متعلق یہ نقل کیا گیا ہے ۔ جناب خدیجہ نے اپنی فکر سے یہ سمجھ لیا کہ خداوندعالم کو عام مخلوق کی طرح جواب سلام نہیں دیا جاتا (۱)۔
ڈاکٹر سلیمان بن سالم بن رجاء سیحمی (اسلامی یونیورسٹی مدینہ میں علمی گروپ کے ممبر)جناب خدیجہ کے لیے خدا کی جانب سے سلام کو نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کلام میں جناب خدیجہ کی دو عظیم منقبتیں پائی جاتی ہیں ۔
۱۔ خداوندعالم کی جانب سے جبرئیل کے ذریعہ آپ کے لیے سلام آنا اور پیغمبر اکرمؐ کا آپ تک سلام پہچانا یہ ایسی خصوصیت ہے کہ کسی دوسری خاتون کو نصیب نہیں ہوئی ۔
۲۔ جنت میں مروارید کے گھر کی بشارت کہ جس میں نہ شورشرابا ہے اور نہ رنج وغم ۔
....

(۱) فتح الباری : ۷ ۱۰۵.

٤٢

سہیلی کا بیان ہے کہ" بیت " کے ذکر میں ایک لطیف معنی کی طرف اشارہ ہے چونکہ جناب خدیجہ بعثت سے پہلے صاحب خانہ تھیں اور آپ کا ہی گھر اسلام کا واحد گھر قرار پایا، جس روز سے پیغمبر اکرمؐ مبعوث ہوئے تو صرف آپ ہی کا بیت الشرف اسلام کا تنہا گھر تھا اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے کہ کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں ہے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور پھر کہتا ہے کہ کسی بھی کام اور کار خیر کا بدلہ و جزاء غالباً اسی لفظ کے ساتھ بیان ہوتاہے چاہے وہ جزاء کتنی بھی بلند و بالا ہی کیوں نہ ہو اسی وجہ سے حدیث میں قصر نہیں بیت آیا ہے۔(۱)

حافظ ابن حجر کا کہنا ہے کہ لفظ بیت میں ایک خاص معنی پوشیدہ ہے چونکہ پیغمبر اکرمؐ کے اہل بیت کی مرکزحضرت خدیجہ ہیں اس لیے کہ اس آیت((انمایرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھر کم تطھیرا)(۲)

اے اہل بیت بس اللہ کا ارادہ یہ ہے آپ کو ہر طرح کے رجس سے پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک رکھنے کا حق ہے))کی تفسیر میں جناب ام سلمہ کا بیان ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی پیغمبراکرمؐ نے فاطمہ ، علی وحسن اور حسین کو بلایا اور اپنی عبا ء ان پر ڈالی اور فرمایا : پروردگارا یہ میرے اہل بیت ہیں (اس روایت کو ترمذی اور دوسروں نے بھی نقل کیا ہے)۔(۳)

....

(۱) الروض الانف : ۱ ٤١٦.
(۲) سورہ احزاب (۳۳) آیت ۳۳.
(۳) فتح الباری :۷ ۱۳۸.

ان افراد یعنی اہل بیت کا مرکز جناب خدیجہ ہیں چونکہ امام حسن و امام حسین حضرت فاطمہ کے فرزند ہیں اور حضرت فاطمہ جناب خدیجہ کی بیٹی ہیں اور حضرت علی بچپن ہی سے جناب خدیجہ کے گھر آگئے تھے وہیں تربیت پائی اور پھر آپ کی بیٹی جناب فاطمہ سے شادی ہوئی لہذا اہل بیت کی مرکزیت جناب خدیجہ کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے ۔(ڈاکٹر سلیمان)(۱)

حاکم نیشاپوری نے اپنی اسناد کے ساتھ انس سے روایت نقل کی ہے کہ پیغمبراکرمؐ نے فرمایا : آپ کے لیے دنیا کی چار عورتوں کی معرفت کافی ہے مریم بنت عمران ، آسیہ بنت مزاحم، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمدؐ۔(۲)

سنن ترمذی میں عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے علی بن ابی طالب سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول خداؐ سے سنا آپ نے فرمایا: اس زمانے میں دنیا کی بہترین عورت خدیجہ بنت خویلد ہیں اور اس زمانے میں مریم بنت عمران بہترین عورت تھیں ۔(۳)

....

(۱) العقیدہ فی اہل البیت بین الافراط و التفریط:۱ ۱۰۳۔۱۰۸.
(۲) مستدرک حاکم : ۳ ۱۵۷. اور ترمذی نے اس روایت کو جلد: ۵ ۳٦۷ ، حدیث۳۹۸۱، ابواب مناقب میں نقل کیا ہے . مسند احمد بن حنبل : ۳ ۱۳۵. اخبار اصبہان:۲ ۱۱۷.
(۳) سنن ترمذی : ۵ ۳٦۷،حدیث ۳۹۸۰،فضل خدیجہ. مسند احمد بن حنبل : ۱ ۱۱٦. صحیح بخاری : ٤ ۱۳۸، (تھوڑے اختلاف کے ساتھ مذکور ہے)

جناب خدیجہ ، پیغمبراکرمؐ کے لیے بہترین وزیر تھیں (۱) اور آپ کو زمانۂ جاہلیت میں "طاہرہ" کہا جاتا تھا۔(۲)

فضائل الصحابہؓ احمد ابن حنبل میں (۳) تاریخ دمشق (٤) اور دوسرے منابع اور مآخذ(٥) میں عبدالرحمن بن ابی لیلی کی سند سے کہ اس نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: صدیقین (بہت زیادہ سچے) تین شخص ہیں حبیب بن موسی نجار مؤمن آل یاسین وہ کہ جس نے کہا (یا قوم اتبعواالمرسلین) (٦) اے میری قوم والو پیغمبروں کی اطاعت کرو ۔

....

(۱) البدایۃ و النھایۃ :۳ ۱۵۷. فتح الباری : ۷ ۱٤۸. الذریۃ الطاہرہ (دولابی) ٤۰. اسد الغابہ : ٥ ٤۳۹.
(۲) مجمع الزوائد : ۹۷ ۲۱۸. فتح الباری :۷ ۱۰۰.المعجم الکبیر :۲۲ ٤٤۸. اسد الغابہ :٥ ٤۳٤. تاریخ دمشق :۳ ۱۳۱. البدایۃ و النھایۃ :۳۲۹۳سیرۃ النبویۃ (ابن کثیر) : ٤ ٦۰۸.
(۳) فضائل الصحابہ : ۲ ٦٥٥و ۲٦۷.
(٤) تاریخ دمشق : ٤۲ ٤۳و ۳۱۳.
(٥) الفردوس بماثور الخطاب :۲ ٤۲۱. فیض القدیر : ٤ ۱۳۸. کنز العمال : ۱۱ ٦۰۱. شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) :۹ ۱۷۲.مناقب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ابن شہر آشوب :۲ ۲۸٦. الجامع الصغیر:۱۱۵۲. الدر المنثور : ٥ ۲٦۲. ان تمام کتابوں میں صرف قرطبی تنہا ہے کہ جس نے اپنی تفسیر :۱٥ ۳۰٦ میں تمام محدثین و مفسرین کے خلاف نقل کیا ہے کہ تیسرا شخص ابوبکر ہے نہ کہ علی .
(٦) سورہ یاسین(۳٦) آیت ۲۰.

٤٥

حزقیل مؤمن آل فرعون وہ کہ جس نے کہا (أ تقتلون رجلا)(۱)کیا ایسے شخص کو قتل کروگے...اور علی بن ابی طالب ان میں تیسرے شخص ہیں کہ جو ان سب سے افضل ہیں .

سنن ابن ماجہ میں اپنی اسناد کے ساتھ عباد بن عبداللہ سے روایت نقل ہوئی کہ امیر المؤمنین نے فرمایا: "انا عبد اللہ و اخو رسولہ و انا الصدیق الاکبر لا یقولھا بعدی الا کذاب صلیت قبل الناس سبع سنین" میں اللہ کا بندہ ہوں ، اس کے رسول کا بھائی ہوں، میں صدیق اکبر ہوں میرے بعد صدیق ہونے کا دعوی جو بھی کرے وہ کذاب ہے میں نے لوگوں سے سات سال پہلے رسول خدا کے ساتھ نماز پڑھی .

مجمع الزوائد میں ہے کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں اور اس کے رجال ثقہ ہیں اس روایت کو حاکم نے مستدرک میں منہال سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث شیخین (بخاری و مسلم) کی شرائط کے اعتبار سے صحیح ہے .(۲)

....

(۱) سورہ مؤمن (٤۰) آیت ۲۸.
(۲) سنن ابن ماجہ :۱ ٤٤. مصباح الزجاجہ: ۱ ۲۲. السیرۃ النبویۃ (ابن کثیر) :۱ ٤۳۱. مستدرک حاکم : ۳ ۱۱۱.مصنف ابن ابی شیبہ:۷ ٤۹۸. الاحاد و المثانی (ضحاک) : ۱ ۱٤۸. السنۃ (ابن ابی عاصم) ٥٤۸. السنن الکبری (نسائی) : ٥ ۱۰٦. خصائص امیر المؤمنین (نسائی) ٤٦. تاریخ طبری:۲ ٥٦. تہذیب الکمال : ۲۲ ٥۱٤. شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) : ۱۳ ۲۰۰. اس میں مذکور ہے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا : انا الصدیق الاکبر وانا الفاروق الاول اسلمت قبل اسلام ابی بکر و صلیت قبل صلاتہ بسبع سنین.میں صدیق اکبر اور فاروق اول ہوں ، ابوبکر سے پہلے اسلام لایا اور اس سے سات سال پہلے نماز پڑھی .

٤٦

معاذ ہ عدویہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے علی کو خطبہ دیتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا : مینصدیق اکبرہوں ، ابو بکر کے ایمان لانے سے پہلے ایمان لایا اور اس کے اسلام قبول کرنے سے پہلے اسلام قبول کیا .(۱)

ابن حجر نے کتاب اصابہ میں اورابن اثیر نے اسد الغابہ میں ابی لیلی غفاری سے روایت نقل کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ : سیکون من بعدی فتنۃ فاذا کان ذالک فالتزموا علی بن ابی طالب فانہ اول من آمن بی و اول من یصافحنی یوم القیامۃ وھو الصدیق الاکبر و ھو فاروق ھذہ الامۃ و ھو یعسوب المؤمنین.(۲)

میرے بعد ایک فتنہ برپا ہوگا اس وقت علی سے جدا نہ ہونا چونکہ علی وہ پہلے فرد ہیں کہ جو مجھ پرسب سے پہلے ایمان لائے اور روز قیامت مجھ سے سب سے پہلے مصافحہ کریں گے ، وہ صدیق اکبر ہیں اور اس امت میں فاروق و مؤمنوں کے بادشاہ ہیں .

تاریخ دمشق میں اپنی اسناد کے ساتھ ابن عباس سے روایت نقل ہوئی ہے کہ آپ نے کہا:

....

(۱) الاحاد والمثانی (ضحاک) :۱ ۱٥۱. التاریخ الکبیر(بخاری) :٤ ۲۳. تاریخ دمشق :٤۲ ۳۳. المعارف (ابن قتیبہ) ۷۳. انساب الاشراف ۱٤٦،شمارہ ۱٤٦. مناقب ابن شہر آشوب : ۱ ۲۸۱. شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) :۱۳ ۲٤۰. کنزالعمال : ۱۳ ۱٦٤، حدیث ۳٦٤۹۷. سمط النجوم العوالی :۲ ٤۷٦،حدیث ۸. اور کتب دیگر .
(۲) الاصابہ : ۷ ۲۹۳. اسد الغابہ : ٥ ۲۸۷. اور اسی کی طرح ابن عباس سے بھی نقل ہوا ہے دیکھیے :- الیقین (ابن طاؤس) ۱: ٥۰۰.

٤۷

" ستکون فتنۃ فمن ادرکھا منکم فعلیہ بخصلتین : کتاب اللہ و علی بن ابی طالب فانی سمعت رسول اللہ یقول: ۔وھو آخذ بید علی ۔ ھذ ا اول من آمن بی و اول من یصافحنی و ھو فاروق ھذہ الامۃ یفرق بین الحق والباطل و یعسوب المؤمنین و المال یعسوب الظلمۃ (۱) وھو الصدیق الاکبر وھو بابی الذین اوتی منہ ، وھو خلیفتی من بعدی" .(۲)

....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۱) یہ جملہ شیعہ اور اہل تسنن کی تمام حدیث کی معتبر کتابوں میں مذکورہے اگر چہ اہل تسنن نے اس کو جعلی فرض کیا ہے اور اس کی جگہ پر" المال یعسوب الفجار " اور" المال یعسوب المنافقین" بھی بعض کتب اہل تسنن میں رکھ کر کچھ چالاکی دکھانے کی کوشش کی گئی ہے ۔
یہ کلام ، امیرالمؤمنین کے بارے میں پیغمبراکرمؐ سے مروی ہے اور خود آپ بھی کہ جب بصرہ کے بیت المال میں تشریف لائے اور اس میں درھم و دینار پر نظر پڑی تب فرمایا اور اس کے علاوہ دوسرے مقام پر بھی یہ کلمات زبان پر لائے ۔
اس کلام کا مقصد یہ ہے کہ مؤمنین کے دل آپ کے شیدا اور عاشق ہیں اور آپ ہی کو اپنا مولا و امیر مانتے ہیں اور آپ ہی سے متمسک ہیں لیکن ظالم ، فاسق و منافق اور انہیں کے طرف دار و ماننے والے اور تمام وہ افراد کہ جو حق و عدل کو برداشت نہیں کرسکتے ،دنیا پرست ہیں مال کے دلدادہ ہیں اور دنیاوی ساز وسامان پر مرتے ہیں ، مال اور دنیا ان کے دلوں پر حکومت کیے ہوئے ہیں ، اور ان کو حاصل کرنے کے لیے ہر کام کرگذر تے ہیں اور ہر برے فعل کے مرتکب ہوجاتے ہیں اور گندگی میں گرجاتے ہیں دنیا کو اختیار کرنے کی خاطر جو کام بھی ہو چاہے کتنا ہی برا کیوں نہ ہو ، کتنا ہی خلاف شرع و شریعت کیوں نہ ہو، چاہے دین ہی سے ہاتھ دھونا پڑے یا دوسروں کی حق تلفی ہو، انجام دے دیتے ہیں ۔ **... بقیہ اگلے صفحہ پر ...**

عنقریب فتنہ برپا ہوگا جو بھی اس وقت موجود ہو اس کو چاہیے کہ دو خصلتوں کو مضبوطی کے ساتھ اپنالے ، ایک کتاب خدا اور دوسرے علی بن ابی طالب چونکہ میں نے رسول خداؐکو فرماتے سنا ہے کہ جبکہ آپؐنے علی کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا اور فرمارہے تھے کہ یہ پہلا شخص ہے کہ جو مجھ پر ایمان لایا اور سب سے پہلے روز قیامت مجھ سے مصافحہ کرے گا ،یہ اس امت کا فاروق ہے کہ جو حق کو باطل سے جدا کرنے والا ہے ، یہ مؤمنین کا حاکم ہے اور مال ظالموں پر حاکم ہے ، یہ صدیق اکبر ہے ، مجھ تک پہنچنے کا دروازہ ہے اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے ۔
ابی سخیلہ کا بیان ہے کہ میں نے اور سلمان فارسی نے حج انجام دیا اور اس کے بعد ابوذر کے پاس پہنچے ، خدا کی مصلحت، ایک مدت تک ان کے مہمان رہے اور جب ہمارے چلنے کا وقت ہوا میں نے ابوذر سے سوال کیا:

....

... پچھلے صفحہ کا بقیہ.
اس طرح کے لوگوں کی رہبری ، ظلمہ یعنی وہ لوگ کہ جن کے اندر ونی حالات بہت گندیدہ ہیں، کرتے ہیں ، ظاہر ہے کہ وہ لوگ اپنے اوپر اور دین و سماج پر ظلم کرتے ہیں،مال بہت سے فتنوں اور حوادث کے وجود کا سبب بنتا ہے کہ جوانتہائی دردناک و غم انگیز ہوتے ہیں ،وہ لوگ مال کے پیرو کار ہیں اور مال کو جہاں بھی جس کے ہاتھ میں بھی دیکھتے ہیں اس کی اطاعت شروع کردیتے ہیں اسی کی راہ کو اپنا لیتے ہیں اور کسی دوسری چیز کو نہیں سوچتے یا دوسری تمام چیزونکو بھول جاتے ہیں ۔
(۲) تاریخ دمشق: ۴۲ ۴۲-۴۳. اور اسی طرح کاکلام ابوذر سے بھی نقل ہوا ہے ۔
دیکھیے:- تاریخ دمشق :۴۲ ۴۱.

اے ابوذر کچھ حادثات واقع ہوئے ہیں مجھے ڈر ہے کہ کہیں لوگوں میں اختلاف نہ ہو جائے ، اگر ایسا ہو تو ہمارے لیے آپ کا کیا حکم ہے تو ابوذر نے کہا خداوندعالم کی کتاب اور علی بن ابی طالب کا دامن پکڑلو اور گواہ رہنا میں نے پیغمبراکرمؐ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا : علی سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور روز قیامت سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کریں گے وہ صدیق اکبر ہیں اور وہ فاروق ہیں کہ جوحق و باطل کے درمیان جدائی کرتے ہیں -(۱)
پیغمبر اکرمؐ سے مروی ہے کہ آپ نے جناب امیر سے فرمایا : اوتیت ثلاثاً لم یوتھن احد ولا انا اوتیت صھراً مثلی ، ولم اوت انا مثلی،(۲) و اوتیت زوجۃ صدیقۃ مثل ابنتی و لم اوت مثلھا زوجۃ و اوتیت الحسن و الحسین من صلبک و لم اوت من صلبی مثلھا و لکنکم منی وانامنکم"(۳) آپ کو تین ایسی چیزیں ملی ہیں جو کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہوئیں حتی مجھے بھی نہیں ملیں ،خسر میری طرح، جبکہ مجھے بھی اپنی طرح خسر نہیں ملا ، صدیقہ بیوی ، میری بیٹی کی طرح جب کہ مجھے اس طرح کی کوئی بیوی نہ مل سکی اور آپ کی صلب سے حسن و حسین جیسے بیٹے عطا ہوئے، جب کہ مجھے ان کی طرح بیٹے نہ مل سکے ،لیکن آپ سب مجھ سے ہو اور میں آپ سے ہوں ۔

....

(۱) تاریخ دمشق : ۴۱ ۴۲. المعجم الکبیر : ۶ ۲۶۹. مجمع الزوائد (ہیثمی) : ۹ ۱۰۲.
(۲) درالغدیر :۲ ۴۴۰(چاپ اول تحقیق شدہ مرکز الغدیر ۱۴۱۶ھ) اس میں نیچے کے حاشیہ میں مذکورہے کہ الریاض النضرہ : ۳ ۵۲ میں بجائے مثلی ، مثلک آیا ہے۔
(۳) الریاض النضرہ :۲ ۲۰۲. اسی طرح الغدیر :۲ ۳۱۲ میں مذکورہے.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۵۰

اس حدیث سے واضح ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا صدیقہ ہیں چونکہ اس سے قبل بیان ہوچکا ہے کہ خدیجہ ، پیغمبر اکرمؐ کی نص کے مطابق صدیقہ ہیں بلکہ جبکہ اس حدیث میں حضرت فاطمہ زہرا کا مقام والا بیان ہوا ہے کہ جو اس مطلب پر دلیل ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا جناب خدیجہ سے افضل ہیں ، حضرت کا یہ فرمان کہ ولم اوت مثلھا زوجة مجھ کو فاطمہ کی طرح بیوی نہیںملی۔

اس پوری گفتگو سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ صدیقہ کا صرف ایک مرتبہ نہیں بلکہ چند مراتب ہیں جیسے کہ جناب خدیجہ صدیقہ ہیں ان کا مرتبہ الگ ہے اور حضرت فاطمہ زہرا صدیقہ ہیں جبکہ ان کا مرتبہ بہت بلند ہے ۔

ایک طولانی حدیث میں پیغمبر اکرمؐ نے ارشاد فرمایا :" یا علی انی قد اوصیت فاطمة ابنتی باشیاء و امرتھا ان تلقیھا الیک فانفذ ھا فھی الصادقة الصدیقة ثم ضمھا الیہ و قبل رأسھا و قال فداک ابوک یا فاطمة۔(۱)

اے علی میں نے اپنی بیٹی فاطمہ کو چند چیزوں کی وصیت کی اور ان کو حکم دیا کہ وہ آپ کو بتائیں پس ان کو انجام دینا چونکہ وہ صادقہ (سچی)اور صدیقہ(بہت زیادہ سچی) ہیں پھر پیغمبراکرمؐ نے حضرت فاطمہ کو اپنے سینے سے لگایا اور آپ کے سر کا بوسہ لیا اور فرمایا اے فاطمہ آپ کا باپ آپ پر فدا و قربان ہو۔

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ اس نے کہا میں نے حضرت امام جعفر صادق سے عرض کی کہ حضرت فاطمہ کو کس نے غسل دیا؟ آپ نے فرمایا: امیرالمومنین نے۔

....

(۱) کتاب الوصیة (عیسی بن مستفاد) ۱۲۰۔ بحار الانوار : ۲ ۴۹۱۔

۵۱

یہ کلام مجھ پر گراں گذرا آپ نے فرمایا : میں نے جو کچھ تم کو خبر دی ہے یہ تم پر گراں گذری ہے ! میںنے عرض کی جی ایسا ہی ہے میں آپ پر قربان ہوجاں، تب مولا نے فرمایا: لا تضیقن فانھا صدیقة لم یکن یغسلھا الا الصدیق اماعلمت ان مریم لم یغسلھا الا عیسی(۱)۔

اپنے اوپر احساس نہ لیں ، فاطمہ صدیقہ ہیں اور ان کو صدیق کے علاوہ کوئی غیر غسل نہیں دے سکتا تھا ، کیا آپ کو نہیں معلوم کہ جناب مریم کو حضرت عیسی کے علاوہ کسی نے غسل نہیں دیا ۔

جناب علی بن جعفر اپنے بھائی امام موسی کاظم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا : ان فاطمة صدیقة شھیدة (۲) بیشک فاطمہ صدیقہ شہیدہ ہیں ۔

پس صدیقہ کبری جناب خدیجہ ، صادق امین محمدؐ بن عبداللہ سے صدیقہ طاہرہ فاطمہ زہرا دنیا میں آئیں اور آپ کی شادی صدیق اکبر علی بن ابی طالب کے ساتھ ہوئی اور دونوں ، انوار کا مرکز اور دو دریا کے ملاپ یعنی مجمع البحرین ہوگئے ۔

اس سے پہلے حضرت امیرالمؤمنین علی اور جناب خدیجہ کبری نے پیغمبراکرمؐ کی تصدیق فرمائی اس زمانے میں کہ لوگ آپ کو جھٹلارہے تھے ۔ اور پیغمبراکرمؐ نے بارہا عایشہ کو کہ جب وہ جناب خدیجہ سے رشک و حسد کرتیں تو اس بات کی تاکید فرمائی ۔

....

(۱) اصول کافی :۱ ۴۵۹، حدیث ۲۴ و ج: ۳ ۱۵۹،حدیث ۱۳۔علل الشرائع ۱۸۴، حدیث۱۔ التھذیب:۱ ۴۴۰، حدیث ۱۴۲۴۔ الاستبصار:۱ ۱۹۹، حدیث ۱۵۷۰۳۔

(۲) اصول کافی : ۱ ۴۵۸، حدیث ۱۲۔ مرأ ة العقول : ۵ ۳۱۵۔ اس ماخذ میں جناب علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کلمہ صدیقہ سے آپ کی عصمت بھی ثابت ہوتی ہے ۔

۵۲

عایشہ نے کہا کہ آپ کس قدر قریش کی ایک بوڑھی کا تذکرہ کرتے ہیں جبکہ ان کے منھ میں دانت بھی نہ تھے بلکہ صرف دو سرخ مسوڑے رہ گئے تھے حالانکہ آپ کو خداوندعالم نے ان سے بہتر بیویاں عطا کی ہیں ۔(۱)

اس وقت پیغمبراکرمؐ کا چہرہ اس قدر متغیر ہوا کہ کبھی ان کو ایسی حالت میں نہیں دیکھا تھا مگر سوائے وحی کے وقت یا بجلی کے کڑکتے اور گرجتے وقت کہ جب وہ محسوس کرتے کہ وہ رحمت یا عذاب الہی ہے ۔(۲) پھر فرمایا : یہ بات نہ کہو ، چونکہ خدیجہ نے میری اس وقت تصدیق کی کہ جب لوگ مجھ کو جھٹلارہے تھے ۔(۳)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خداوندعالم کے اس کلام (والذی جاء بالصدق و صدق بہ) (٤) (وہ کہ جو صدق لایا اور اس کے ذریعہ سے تصدیق کی) کی تفسیر میں صحابہ اور تابعین سے روایت ہے کہ (والذی جاء بالصدق) سے مراد پیغمبر اکرمؐ ہیں اور (و صدق بہ) (کہ جس نے تصدیق کی) سے

....

(١) صحیح بخاری : ٤ ٢٣١، کتاب بدء الخلق ، باب تزویج النبیؐ خدیجہ و فضلھا ۔ صحیح مسلم :٧ ١٣٤. مستدرک حاکم:٤ ٢٨٦. مسند بن راہویہ : ٢ ٥٨٧. صحیح بن حبان : ١٥ ٤٦٨. سیر اعلام النبلاء : ٢ ١١٧.
(٢) مسند احمد بن حنبل : ٦ ١٥٠ و ١٥٤. البدایۃ و النھایۃ : ٣ ١٥٨.
(٣) المعجم الکبیر : ١٢ ٣٢. الافصاح (مفید) ٢١٧. التعجب (کراجکی) ٣٧.
(٤) سورہ زمر(٣٩) آیت ٣٣.

٥٣

حضرت علی بن ابی طالب مراد ہیں ۔(١)
خداوندعالم کے اس کلام کے بارے میں کہ (فمن اظلم ممن کذب علی اللہ و کذب بالصدق اذجائہ) (٢) اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے کہ جس نے خداوندعالم پر جھوٹ بولا اور جب سچائی اس کی طرف آئی تو اس کو جھٹلایا ۔
امیر المؤمنین نے فرمایا :" الصدق ولایتنا اھل البیت" (٣) صدق سے مراد ہم اہل بیت کی ولایت ہے ۔
صاحبان اقتدار و حکومت اور ان کے پیرو کار ان القاب کو حضرت فاطمہ زہرا ، جناب خدیجہ اور حضرت علی کے لیے برداشت نہ کرسکے ۔ لہذا اس حقیقت کی تحریف میں لگ گئے اور اپنی سعی ناکام سے ابو بکر کو صدیق کا لقب دیا اور عایشہ کو صدیقہ کہا ۔

....

(١) یہ معنی ابن عباس سے نقل ہواہے ۔ دیکھیے : شواہد التنزیل : ٢ ١٨٠، آیت ١٤٠، حدیث ٨١٣ و ٨١٤. اور ابو ہریرہ سے منقول ہے جیسا کہ الدر المنثور : ٥ ٣٢٨ میں مذکورہے ۔ اور ابو طفیل سے نقل ہے جیسا کہ شواہد التنزیل میں موجود ہے :١٨١٢، آیت ١٤٠، حدیث ٨١٥ ۔ ابو الاسود سے جیسا کہ البحر المحیط : ٧ ٤١١ میں آیا ہے اور مجاہد سے مندرجہ ذیل منابع میں ہے : البحر المحیط : ٧ ٤١١ .تفسیر قرطبی: ١٥ ٢٥٦. شواہد التنزیل : ٢ ١٨٠، آیت ١٤٠، حدیث ٨١٠ و ٨١٢. مناقب امام علی (ابن مغازلی) ٢٦٩، حدیث ٢١٧. تاریخ دمشق : ٤٢ ٣٥٩۔ ٣٦٠.
(٢) سورہ زمر(٣٩) آیت ٣٢.
(٣) امالی (طوسی) ٣٦٤، مجلس ١٣، حدیث ١٧. مناقب ابن شہر آشوب :٢ ٢٨٨. بحار الانوار :٨ ٢٨٨.

٥٤

نیز خداوندعالم کے اس فرمان (کونوا مع الصادقین) (١) (سچوں کے ساتھ ہوجاؤ) کی تفسیر یہ کی کہ ابوبکر و عمر کے ساتھ ہوجاؤ۔(٢)
اور وہ روایات کہ جو صراحتاً امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کے لقب صدیق ہونے پر دلالت کرتی ہیں ان کی یا تضعیف کی یا اصلاً عمداً قبول ہی نہیں کیا ۔(٣)
ہم اس سلسلے میں دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیا ابو بکر اور عایشہ کی زندگی و سیرت میں اس طرح کی صلاحیت و لیاقت اور ملاکات و معیار پائے جاتے ہیں کہ ان کو صدیق اور صدیقہ کہا جائے یا یہ لقب زبردستی ان کو دیے گئے ہیں ؟۔

....

(١) سورہ توبہ (٩) آیت ١١٩.
(٢) تفسیر طبری : ١١ ٨٤. زاد المسیر (ابن جوزی) : ٣ ٣٤٩. تفسیر قرطبی : ٨ ٢٨٨. الدر المنثور : ٣ ٢٨٩. فتح القدیر : ٢ ٤١٤. تاریخ دمشق : ٣٠ ٣١٠ و ٣٣٧ و ج : ٤٢ ٣٦١.
(٣) دیکھیے : ضعفاء العقیلی : ٢ ١٣٠ و ١٣٧. الکامل (ابن عدی) :٣ ٢٧٤. الموضوعات (ابن جوزی) :١ ٣٤١.

یہ لوگ عمر کی پیروی کرتے ہوئے اس خبر کو ضعیف مانتے ہیں کہ عمر نے حضرت امیر المؤمنین علی کو بیعت نہ کرنے کی صورت میں دھمکی دی تب امام علی نے فرمایا : کیا تم لوگ خدا کے بندے اور اس کے رسول کے بھائی کو قتل کروگے ؟ عمر نے کہا : آپ خداکے بندے تو صحیح لیکن رسول کے بھائی نہیں !۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عایشہ ا ور صدیقیت
صدیق ،اگر پیغمبر یا وصی پیغمبر نہ ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے تمام وجود سے رسالت کی تصدیق کرے اور اس پر یقین رکھے ، آسمانی رسالت پر دل سے ایمان لائے اور عقیدہ رکھے نہ یہ کہ رسالت میں شک کرے جیسا کہ عایشہ کے کلام میں مذکور ہے جب کہ وہ پیغمبر اکرمؐ کی عدالت میں مشکوک ہوئیں اور کہا کہ کیا آپ کو یہ گمان نہیں ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں ، اس وقت عایشہ کے باپ ابوبکر نے ان کے منھ پر طمانچہ مارا۔(۱)
اور پھر دوسرے مقام پرعایشہ نے پیغمبر اکرمؐ سے کہا : خدا سے ڈرو حق کے علاوہ کچھ اور نہ کہو ۔
ابو بکر نے یہ سن کر ان کے اوپر ہاتھ اٹھایا اور عایشہ کی ناک مروڑ دی اور کہا: اے ام رومان (عایشہ کی ماں) کی بیٹی تو بغیر ماں کے ہوجائے تو اور تیرا باپ حق بولتے ہیں اور رسول خداؐ حق نہیں بولتے ۔(۲)
....

(۱) مسند ابی یعلی : ۸ ۱۳۰ حدیث ۴٦۷۰. مجمع الزوائد : ٤ ۳۲۲. المطالب العالیہ (ابن حجر) : ۱۸۸۸، باب کید النساء حدیث ۱۵۹۹.
(۲) سبل الھدی و الرشاد : ۱۱ ۱۷۳.(ابن عساکر نے اپنے اسناد سے عایشہ سے نقل کیا ہے) اور دیکھیے ، عین العبرہ ٤۵. الطرائف ٤۹۲. بہ نقل از احیاء العلوم (غزالی) : ۲ ٤۳.

صدیقہ وہ عورت ہے کہ جس نے کبھی جھوٹ نہ بولا ہو حتی کہ اپنی سوتن کے ساتھ بھی ،اور یہ بات جیسا کہ الاستیعاب (ابن عبدالبر) اور الاصابہ(ابن حجر) میں مذکورہے ، عایشہ کے کردار سے سازگار نہیں ہے ۔ ان دونوں کتابوں میں موجود ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے اسماء بنت نعمان سے شادی کی ، عایشہ نے حفصہ سے یا حفصہ نے عایشہ سے کہا :اس کے مہندی لگاؤ اور میں اس کو سنوارتی ہوں ۔
دونوں نے اپنے اپنے کام انجام دیے اور پھر کسی ایک نے اسماء سے کہا کہ پیغمبر اکرمؐ کو یہ بات بہت اچھی لگتی ہے کہ جب وہ تشریف لائیں تو ان سے کہا جائے (اعوذ باللہ منک) میں آپ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔
پس جب رسول خداؐ اسماء کے پاس پہنچے،پردہ کو اٹھایا ہاتھوں کو اس کی طرف بڑھایا اسماء نے کہا (اعوذ باللہ منک)پیغمبر اکرمؐ نے اپنی صورت کو اپنی آستینوں سے چھپا لیا اور پردہ کو گرا دیا پھر تین مرتبہ فرمایا : خدا کی پناہ میں ہو ، اور پھر اس کو اس کے گھر والوں کے پاس واپس کردیا ۔(۱)
کیا اس طرح کے کارنامے عایشہ کو صادقین کے زمرے سے دور نہیں کرتے کہ جومیاں بیوی کے درمیان جدائی کا سبب بنیں۔
مجھے نہیں معلوم کہ مسلمان کیسے عایشہ کو صدیقہ مانتے ہیں جب کہ ان کو معلوم ہے کہ سورہ تحریم ان ہی کی شأن میں نازل ہوا ہے ، وہ ایسی عورت ہیں کہ جنھوںنے پیغمبر اکرمؐ کو مجبور کیا کہ آپؐ اپنے اوپر حلال الہٰی کو حرام کریں!؟۔
....

(۱) الاستیعاب : ٤ ۱۷۸۵، شمارہ زندگینامہ ۳۲۳۲. الاصابہ: ۸ ۲۰ ، شمارہ زندگینامہ ۱۰۸۱۵. مستدرک حاکم : ٤ ۳٦. الطبقات : ۸ ۱٤۵. المحبر ۹۵. المنتخب من ذیل المذیل ۱۰٦.

کس طرح عایشہ جیسی عورت ، صدیقہ ہوسکتی ہیں کہ جو حفصہ کے ساتھ مل کر پیغمبر اکرمؐ کے خلاف سازشیں کریں یہاں تک کہ ان کی شأ ن میں خدا وندعالم کی جانب سے یہ آیات نازل ہوں۔
(اذا اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا فلما نبأت بہ و اظھر ہ اللہ علیہ عرف بعضہ و اعرض عن بعض فلما نبأ ھا بہ قالت من انبأک ھٰذا قال نبأنی العلیم الخبیر * ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما و ان تظاھرا علیہ فان اللہ ھو مولاہ و جبریل و صالح

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

المؤمنین و الملائکة بعد ذالک ظھیرا)(١)

اور جب نبی نے اپنی بعض ازواج سے بات چھپا کر کہی پھر جب اس بیوی نے راز کی خبر کردی اور اللہ تعالی نے اسے رسول پر ظاہر کردیا تو اس نے اس کا کچھ حصہ جتلا دیا اور کچھ حصے سے کنارہ کشی کی ، پس جب اس نے یہ بات اس بیوی کو بتلائی وہ کہنے لگی آپ کو یہ خبر کس نے دی ؟ پیغمبرؐ نے فرمایا: مجھ کو بہت جاننے والے، پوری پوری خبر رکھنے والے نے خبر دی۔ اگر تم دونوں (نبی کی بیویاں) اللہ کے حضور میں توبہ کرلو تو فبھا پس تم دونوں کے دل یقینا منحرف ہوگئے ہیں اور اگر دونوں اس نبی کے خلاف ایک دوسرے کی پشت پناہی کرتی رہیں تو یقینا خداوندعالم اس کاسرپرست ہے اور جبریل و صالح المؤمنین بھی اور اس کے بعد کل فرشتے اس کے پشت پناہ ہیں ۔

....

(١) سورہ تحریم (٦٦) آیت ٣ و ٤۔

ابن عباس نے عمر بن خطاب سے سوال کیا کہ وہ دو عورتیں جو پیغمبر اکرمؐ کے خلاف متحد ہوئیں وہ کون ہیں ؟ ابھی ابن عباس کا کلام تما م نہ ہوا تھا کہ عمر نے جواب دیا : عایشہ و حفصہ۔(١)

یہی طعنہ عثمان نے عایشہ کو دیا جب کہ عثمان نے اس مال کو دینے میں تاخیر کی کہ جو ہمیشہ عایشہ کو دیا کرتے تھے ، عایشہ کو غصہ آیا اور کہا :

اے عثمان امانت کو کھاگئے اور رعیت کو ختم کردیا ، اپنے خاندان کے برے لوگوں کومسلمانوں پر مسلط کردیا ، خدا کی قسم اگر نماز پنجگانہ کی ادائگی نہ ہو تی تو جان بوجھ کر تیری طرف کچھ لوگ آتے جو تجھے اونٹ کے ذبیحہ کی طرح قتل کرڈالتے ۔

عثمان نے کہا : (ضرب اللہ مثلا للذین کفروا امرأ ۃ نوح و امرأۃ نوط)(٢)

خداوندعالم نے ان کے لیے کہ جنھوں نے کفر کیا نوح کی بیوی اورلوط کی بیوی کی مثال بیان کی ہے ۔

....

(١) تفسیر طبری :٢٨ ٢٠٢، حدیث ٢٦٦٧٨۔صحیح بخار ی :٦ ٦٩، تفسیر سورہ تحریم باب ٣و٤ ۔ و جلد : ٧ ٤٦، کتاب اللباس ،باب ما کان یتجوز رسول اللہ من اللباس و الزینة(وہ لباس اور زینت کہ جس کی رسول خداؐنے اجاز ت دی)۔ صحیح مسلم : ٤ ١٩٠۔ ١٩٢، کتاب الطلاق ،باب فی الایلاء و اعتزال النساء ۔ مسنداحمد : ١ ٤٨۔

(٢) سورہ تحریم (٦٦) آیت ١٠۔ دیکھیے :۔ المحصل (رازی) : ٤ ٣٤٣۔ الفتوح :٢ ٤٢١۔

ان صفات کے باوجود کس طرح عایشہ کو صدیقہ کہا جاسکتا ہے جبکہ وہ دوسروں کو برے برے القاب سے نوازتیں (١) اور ایمان دار عورتوں کی غیبت کرتی تھیں۔(٢)

اس آیت کے سلسلے میں کہ (یا ایھا الذین آمنوا لایسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منھم ولا نساء من نساء عسیٰ ان یکن خیرا منھن)(٣) اے ایمان لانے والو آپ ایک قوم،کسی دوسری قوم کا مذاق و مسخرہ نہ بناؤ ممکن ہے کہ وہ لوگ آپ سے بہتر ہوں اور نہ ہی عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں کہ ممکن ہے کہ وہ عورتیں آپ سے بہتر ہوں ۔

طبرسی نے مجمع البیان میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت پیغمبر اکرمؐ کی بعض ازواج کی شأن میں نازل ہوئی ہے کہ وہ ام سلمہ کامذاق اڑاتی تھیں ۔

انس و ابن عباس نے روایت ہے کہ ام سلمہ نے ایک سوتی کپڑا اپنی کمر سے باندھ رکھا تھا اور اس کے دونوں حصے و سرے لٹکے ہوئے جارہے تھے ، عایشہ نے اس کو دیکھ کر حفصہ سے کہا کہ دیکھو یہ کیسے پیچھے لٹکتا جارہا ہے گویا جیسے کتے کی زبان ہو۔(٤)

....

(١) خداوندعالم کا ارشاد ہے (ولا تنابزو بالالقاب)(سورہ حجرات (٤٩) آیت ١١) ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد نہ کرو ۔

(٢) خداوندعالم کا ارشاد گرامی ہے (ولایغتب بعضکم بعضا)(سورہ حجرات (٤٩) آیت ١٢) ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

(٣) سورہ حجرات (٤٩) آیت ١١۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(٤) مجمع البیان : ٩ ٢٢٤. تفسیر قرطبی : ١٦ ٣٢٦. زاد المسیر :٧ ١٨٢. تفسیر بحر المحیط : ٨ ١١٢.

٦١

کہتے ہیں کہ عایشہ نے ام سلمہ کو پستہ قد ہونے کا طعنہ دیا تھا اور ان کی طرف اشارہ کرکے کہاتھا کہ وہ گانٹھی ہے۔
کیا معقول ہے کہ کسی صدیقہ کے یہاں طرح طرح کی نامناسب اور حسد جیسی بری عادتیں پائی جائیں ؟!.
سنن ترمذی میں عایشہ سے منقول ہے کہ آپ نے کہا میں نے خدیجہ سے زیادہ کسی سے حسد نہیں کیا اور پیغمبر اکرمؐ نے مجھ سے شادی ان کے انتقال کے بعد کی ، خداوندعالم نے ان کو جنت میں مروارید سے بنے ہوئے گھر کی بشارت دی کہ جس میں نہ شورو شرابہ ہے نہ رنج و غم۔(١)
کیوں (یحسدون الناس علی ما اتاهم من فضلہ) (٢) لوگ حسد کرتے ہیں اس چیز پر کہ جو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے دی ہے ۔ اگر عایشہ واقعاً صدیقہ ہوتیں تو کیا یہ ممکن تھا کہ رسول خداؐان کو دوسری غیر عورتوں کی طرح شمار کرتے اور ان کے بارے میں فرماتے (ان کن صویحبات یوسف) (٣) آپ عاشقان یوسف کی طرح ہو ۔

....

(١) سنن ترمذی :٥ ٦٦، حدیث ٣٩٧٩، (فضل خدیجہ).
(٢) سورہ نسائ(٥) آیت ٥٤.
(٣) احیاء علوم الدین : ٤ ٤٧. المسترشدین فی الامامة ١٤١. اور صحیح بخاری :١ ١٦٥، کتاب الاذان ، باب اہل العلم و الفضل احق بالامامة ۔ و صحیح مسلم :٢ ٢٥ کتاب الصلوة ،باب تقد م الجماعة من یصلی بهم ۔ و سنن دارمی : ١ ٣٩،باب وفات النبیؐ ، میں صواحب یوسف مذکور ہے ۔

٦٢

یہ آیت بھی آپ ہی کی شأن میں نازل ہوئی (ترجی من تشاء منهن و تؤی الیک من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلا جناح علیک) (١)جس بیوی کے نمبر کو چاہو دیر میں رکھو اور جس کو چاہو اپنے پاس رکھو آپ کے لیے کوئی حرج نہیں ہے کہ جس کو چھوڑ دیا ہے اس کو پھر بلالو۔
عایشہ جیسی عورت کس طرح صدیقہ ہوسکتی ہے کہ جو خداوندعالم کی جانب سے نازل ہونے والی آیت پر اعتراض کرے اور پیغمبر اکرمؐ سے کہے کہ واللہ میں نے آپ کے پروردگار کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ وہ آپ کی خواہشات نفس کے مطابق جلدبازی کرتا ہے۔(٢)
کیا یہ کلام صحیح ہے کہ رسول خداؐاپنی خواہشات نفسانی کی پیروی کرتے تھے ؟!.
یا خداوندعالم آپؐکی خواہشا ت نفسانی کی خاطر جلدبازی کرے؟ کیا یہ عایشہ کا کلام رسول خداؐکی توہین اور رسالت کو ہیچ سمجھنا اور خداوندعالم کی حقارت و اہانت نہیں ہے ؟.
کیا یہی سب کچھ ایک صدیقہ کے عرفان و معرفت سے امید کی جاسکتی ہے ؟.
کیا رسول خداؐکا پروردگار عایشہ کے پروردگار سے جدا ہے کہ جو پیغمبراکرمؐ سے مخاطب ہوکر کہتی ہے کہ میں نے آپ کے پروردگار کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ وہ آپ کی خواہشات نفس کے مطابق جلدبازی کرتا ہے۔

....

(١) سورہ احزاب (٣٣) آیت ٥١.
(٢) صحیح مسلم :٥ ١٧٤، کتاب الرضاع ،باب جواز هبتها بوبتها لضرتها ۔ صحیح بخاری :٢٤٦، کتاب التفسیر،سورہ احزاب. و جلد:١٢٨٦ ،کتاب النکاح،باب هل للمرأةان تهب نفسها. تفسیر طبری:٣٣٢٢. تفسیر ابن کثیر:٥٠٨٣.

٦٣

کیا صدیقہ پر خواہشات نفسانی کا اثر ہوتا ہے ؟ اور کیا غیرت نسوانی اس کو ابھارتی ہے کہ وہ حق کو چھپائے اور جھوٹی خبر دے ؟!.
ایک مرتبہ پیغمبر اکرمؐ نے عایشہ کو ایک عورت کو دیکھنے کے لیے بھیجا کہ جس سے آپ شادی کرنا چاہتے تھے ، عایشہ گئیں اور پھر واپس آئیں ، پیغمبراکرمؐ نے سوال کیا : اس عورت کو کیسا پایا ؟
عایشہ نے جواب دیا : وہ کوئی اچھی عورت نہیں ہے ۔
پیغمبرؐنے فرمایا : تونے اس کے رخسار پر تل دیکھا کہ جس سے تیرا سر چکراگیا ۔ عایشہ نے کہا: آپ سے کوئی راز

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پوشیده نہیں ہے آپؐ سے کون چھپا سکتا ہے ۔(۱)
یہ ہے عایشہ کی سیرت کا خلاصہ کہ جو اہل سنت کے نزدیک صدیقہ کہلاتی ہیں ۔میری نظر میں عایشہ کی شخصیت کے تعارف کے لیے بس اتنا ہی کافی ہے ۔

اور ظاہراً عایشہ کا جناب فاطمہ زہرا اور جناب خدیجہ سے مقایسہ و مقابلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ لیکن پھر بھی مندرجہ ذیل روایت سے عایشہ اور حضرت فاطمہ زہرا و جناب خدیجہ کے درمیان فرق بالکل واضح ہوجاتاہے ۔
تاریخ دمشق میں مذکور ہے کہ عایشہ نے پیغمبر اکرمؐ کو دیکھا کہ آپ حضرت فاطمہ زہرا اور ان کے بچوں کے لیے گوشت کی بوٹیاں چھوٹی چھوٹی کررہے ہیں عایشہ نے کہا : اے رسول خداؐ آپ حمراء (جناب خدیجہ) کی بیٹی کے لیے کہ جو وحشی ترین عورت تھی یہ کام کررہے ہو؟
....

(۱) تاریخ بغدار : ۱ ۲۱۷، تاریخ دمشق :۵۱ ۳۶. ذکر اخبار اصبهان :۲ ۱۸۸. کنزالعمال :۱۲ ٤۱۸، حدیث ۳۵٤۹، اور دیکھیے طبقات ابن سعد : ۸ ۱٦۱. سبل الهدی و الرشاد:۱۱ ۲۳۵.

٦٤
پیغمبر اکرمؐ غصہ میں آگئے اور عایشہ کو چھوڑدیا، اس سے ترک تعلق کرلیا اور کلام کرنا بند کردیا ، ام رمان (عایشہ کی ماں) نے رسول خداؐ سے گفتگو کی اور کہا اے رسول خداؐ عایشہ چھوٹی بچی ہے اس کو تنبیہ نہ کریں ، پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: تم کو معلوم ہے کہ اس نے کیا کہا ہے ؟ ایسا ویسا خدیجہ کے بارے میں کہا ہے ، حالانکہ میری امت کی عورتوں میں خدیجہ کو سب پر فوقیت و فضیلت حاصل ہے۔جیسا کہ جناب مریم پوری دنیا کی عورتوں سے افضل ہیں۔(۱)
سنن ترمذی میں عایشہ سے منقول ہے کہ اس نے کہا کہ پیغمبر اکرمؐ کی بیویوں میں سے میں نے کسی سے بھی اتنا حسد اور رشک نہیں کیا جتنا خدیجہ سے کیا کاش کہ میں ان کا مقام پاتی اور یہ حسد صرف اس لیے تھا کہ پیغمبراکرمؐ ان کو بہت یاد فرماتے اور ان کی بہت تعریفیں کرتے تھے۔
آنحضرتؐ کی عادت یہ تھی کہ کسی خاص بھیڑ کو ذبح کرتے اور جناب خدیجہ کی دوست و سہیلیوں کو ہدیہ فرمادیتے تھے (۲)۔
....

(۱) تاریخ دمشق :۷ ۱۱٤.
(۲) سنن ترمذی : ۳ ۲٤۹، حدیث ۲۰۸٦. و جلد: ۵ ۳٦٦، حدیث ۳۹۷۷. اور دیکھیے : ۔مسند احمد : ٦ ۲۷۹. صحیح بخاری:٤ ۲۳۰، کتاب بدء الخلق ، باب تزویج النبیؐ خدیجہ و فضلها . الطرائف ۲۹۱. فتح الباری :۷ ۱۰۲.

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

ابو بکر اور صدیقیت
اب ابوبکر کی شخصیت و سیرت پر نظر ڈالتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کیا واقعاً وہ صدیق ہیں یا حقیقت میں صدیق علی ابن ابی طالب ہی ہیں ۔
اس کا م کو دونوں طرف کے لوگوں کے عقیدہ سے ہٹ کر انجام دیں گے یعنی ان حضرات کی شخصیتوں کی خود ان ہی کے کلام سے وضاحت کریں گے نہ کہ ان کے پیرو کار اور ماننے والوں کے کلام ونظریات کی روشنی میں انہیں پیش کیا جائے ۔
یہ واضح ہے کہ صدق و سچائی ، کذب و جھو ٹ کے مقابل میں ہے ، پس اگرحضرت فاطمہ ، صدیقہ اپنے کلام میں سچی اور حق پر ہیں تو ابوبکر جھوٹے ہیں اور اسی طرح اگر علی حق پرہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے مقابل میں باطل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہے (جو بھی ہو)-
اب طرفین کے کلمات و نظریا ت کو سامنے رکھتے ہیناور ان مقامات کو کہ جن میں اختلاف ہے بطور نمونہ پیش کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کون سچا اور کون جھوٹا ہے ۔ اور اس کے بعد لفظ صدیق پر غور کریں گے اور پھر دیکھیں گے کہ کون ان صفات و کمالات کے ساتھ اس لقب کا مستحق ہے ۔

پہلا نمونہ :-
حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے خطبہ کا ٹکڑا کہ جس میں مدعیان خلافت سے خطاب ہے :

کیا آپ لوگ یہ خیال کرتے ہوکہ ہمارا میراث میں کوئی حق نہیں ہے (أ فحکم الجاھلیة تبغون ومن احسن من اللہ حکماً لقوم یوقنون)(١)
کیا جاہلیت کے حکم کو چاہتے ہواور اللہ کے حکم سے کس کا حکم اچھا ہے ، ان لوگوں کے لیے کہ جو اہل یقین ہیں ۔ کیا اس سلسلے میں حکم خدا کو نہیں جانتے یقینا جانتے ہو ، سورج کی طرح تم پر روشن ہے کہ میں پیغمبراکرمؐ کی بیٹی ہوں ، اے مسلمانوں کیا میں میراث سے محروم ر ہوں؟ اے ابو قحافہ کے بیٹے کیا خدا کی کتاب میں ہے کہ تو اپنے باپ کی میراث پائے اور میں اپنے باپ کی میراث نہ پاؤں؟ (لقد جئت شیأ فریا)(٢)
یقینا اپنے پاس سے من گھڑت لائے ہو۔ کیا جان بوجھ کر کتاب خدا کو چھوڑ دیا ہے اور اس کو پس پشت ڈال دیا ہے کہ جس میں ارشاد ہے (وورث سلیمان داؤد)(٣)
سلیمان نے دائود سے میراث پائی ۔ اور یحی ابن زکریا کی خبر سنائی ہے لہذا ارشاد ہے (فھب لی من لدنک ولیا یرثنی و یرث من آل یعقوب) (٤)
زکریا نے کہا پروردگار مجھ کو اپنی جانب سے ولی و جانشین عطا فرما کہ جو میرا وارث ہو اور آل یعقوب سے میراث پائے۔
....

(١) سورہ مائدہ (٥) آیت ٥٠.
(٢) سورہ مریم (١٩) ،آیت ٢٧.
(٣) سورہ نمل (٢٧) ،آیت ١٦.
(٤) سورہ مریم (١٩) ،آیت ٥۔٦.

اور حکم الہی ہے (واولو ا الارحام بعضھم اولی ببعض فی کتاب اللہ) (١) خداوندعالم کی کتاب میں رشتہ دار ایک دوسرے کی بنسبت دوسروں سے زیادہ مستحق ہیں ۔
اور ارشاد ہے (یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین) (٢) ۔
خداوندعالم آپ کے بچوں کے بارے میں آپ کو وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا حق لڑکی کے حق سے دوبرابر ہے ۔
اور ارشاد ہے (ان ترک خیرالوصیة للوالدین والاقربین بالمعروف حقا علی المتقین) (٣) جس کوآثار موت نظر آنے لگیں اس پر لازم ہے کہ اگر صاحب مال ہے تو اپنے والدین و رشتہ داروں کے لیے وصیت کرے یہ متقی اور پرہیزگار وں پر حق ہے ۔
ان سب آیات کے باوجود آپ لوگوں کا خیال ہے کہ میرا کوئی حق نہیں ہے اور میں اپنے والد گرامی سے کوئی حق نہیں پاؤں گی اور ہمارے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے ؟۔
کیا خدا وندعالم نے آپ پر کوئی خاص آیت نازل کی ہے کہ جو میرے باپ پر نازل نہیں کی یا یہ کہ جو کہہ رہے ہو تو کیا میں اپنے والد کے دین پر نہیں ہوں ، دو دین والے آپس میں میراث نہیں پاتے تو کیا میرا اور میرے والد کا دین ایک نہیں ہے؟ کیا آپ لوگ قرآن کریم کے خاص و عام کو میرے والد اور ابن عم علی سے بہتر جانتے ہو؟۔
....

(١) سورہ انفال (٨) ،آیت ٧٥.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۲) سورہ نساء (٤) ،آیت ۱۱.
(۳) سورہ بقرہ (۲) ،آیت ۱۸۰.

اب فدک کو غصب کرلو لیکن روز حشر ایک دوسرے کا مقابلہ کرنا ہے ، خداوندعالم کیا ہی خوب حاکم ہے ، اور پیغمبراکرمؐ بہترین رہبر ہیں اور روز قیامت سب کے لیے وعدہ گاہ ہے ۔
قیامت کے دن جو لوگ باطل پر ہیں اپنے نقصان و خسارے کو دیکھیں گے اور وہ لوگ پشیمان و شرمندہ ہونگے لیکن اس وقت وہ شرمندگی کوئی فائدہ نہیں دے گی ۔
(وکل نبأ مستقر)(۱) اور ہر خبر کو واقع ہونا ہے ۔ (فسوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ و یحل علیہ عذاب مقیم) (۲) پس عنقریب جان لوگے کہ ذلیل و رسوا کرنے ولا عذاب آن پہنچا ہے اور ہمیشہ رہنے والا عقاب و عذاب سر پر منڈلارہا ہے (۳)۔

یہ عبارت بہت واضح اور روشن ہے اور زیادہ تحلیل و تفسیر کی ضرورت نہیں ہے ۔ فاطمہ صدیقہ اپنے اس کلام میں ابوبکر صدیق کی تکذیب کر رہی ہیں : اے ابوقحافہ کے بیٹے کیا خدا کی کتاب میں ہے کہ تو اپنے باپ سے میراث پائے اور میں اپنے والد کی میراث سے محروم رہوں ، یقینا یہ کیا من گھڑت چیز پیش کی ہے ۔
اور اس کلام میں بھی کہ ابوبکر اور اس کے طرفدار زمانہ جاہلیت کے رسم و رواج کو سامنے رکھتے ہوئے یہ خیال کرتے ہیں کہ فاطمہ اپنے باپ سے میراث نہیں پائے گی جب کہ یہ خیال قرآن کریم کی آیات وصیت و میراث کے متعلق عمومات کے خلاف ہے ۔
....

(۱) سورہ انعام (٦) ،آیت ٦۷.
(۲) سورہ ہود (۱۱) ،آیت ۳۹.و سورہ زمر(۳۹) ،آیت ۳۹۔٤۰.
(۳) احتجاج طبرسی :۱ ۱۳۸۔۱۳۹.

یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ابوبکر اپنے باپ سے میراث پائے اور فاطمہ اپنے والد سے میراث نہ پائیں! کیا خداوندعالم نے ان کے لیے کوئی خاص آیت بھیجی ہے کہ جس سے پیغمبراکرمؐ کو باہر و جدا کردیا گیا ہے یا یہ کہ ان کا نظریہ ہے کہ پیغمبرؐ اور فاطمہ کا دین جدا جدا ہے کہ ایک دوسرے سے میراث نہیں پاسکتے یایہ کہنا چاہتے ہیں کہ نعوذ باللہ فاطمہ ، رسول خداؐ کی بیٹی نہیں ہیں ۔
چونکہ یہ معقول نہیں ہے کہ پیغمبراکرمؐ ایک حکم الہٰی کو ان لوگوں سے بیان کریں کہ جو وارث نہیں ہیں اور جو وارث ہیں ان سے چھپائے رکھیں ۔
اس بات کو عقل کیسے قبول کرسکتی ہے کہ کتاب الہٰی کو ایک ایسی خبرواحد سے تخصیص دی جائے کہ جس کی علی و فاطمہ تصدیق نہ فرمائیں۔
یہ کس طرح ممکن ہے اور عقل کیسے قبول کرے کہ کتاب الہٰی کی تخصیص ایک ایسی خبر واحد سے ہوکہ جو ظاہر اور عمومات قرآن کے مخالف ہو چونکہ گذشتہ نبیوں کی سیرت اس کے خلاف ثابت ہے
جی ہاں ! حضرت فاطمہ زہرا اپنے اس کلام سے یہ واضح کرنا چاہتی ہیں کہ ان لوگوں نے کتاب خدا پر بھی عمل کرنا چھوڑدیا ہے ۔ چونکہ لفظ وارث عام ہے اور مال کی میراث پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ متعدد آیات سے واضح ہے اور کسی خاص قید سے مقید بھی نہیں ہوا ، لیکن انہوں نے میراث کو ، میراث حکمت و نبوت سے تعبیر کیا ہے نہ کہ اموال سے اور مجاز کو حقیقت پر مقدم رکھا ۔
جب کہ علم و حکمت اور نبوت کی میراث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مالی میراث ختم ہوجائے بلکہ میراث نبوت اور اموال ایک دوسرے کے لازم و ملزوم ہیں ، اور یہ وراثت پروردگار کے نزدیک روز ازل سے اس کے مستحقین کے لیے محفوظ و مخصوص ہے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ)(١) اور خداوندعالم بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کو کہاں رکھے۔
فخر رازی اپنی تفسیر میں رقمطراز ہے کہ دونوں جگہوں پر میراث سے مراد مالی میراث ہے ، اور یہ ابن عباس و حسن اور ضحاک کا قول ہے ۔(٢)
زمخشری نے تفسیر کشاف میں لکھا جناب سلیمان نے اپنے والد جناب داؤد سے ہزار گھوڑے میراث میں پائے ۔(٣) بغوی نے معالم التنزیل ،سورہ مریم کی چھٹی آیت کی تفسیر میں لکھا ہے حسن نے کہا کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ وہ میرے مال کا وارث ہو۔(٤)
ہم لوگ حضرت علی صدیق اور صدیقہ کبری حضرت فاطمہ زہرا و حضرت رسول اکرمؐ کے چچا جناب عباس کے استدلال پر ذرا غور کریں تو بالکل واضح ہوجائے گا کہ ابوبکر اپنے دعوی میں جھوٹے اور خطا کار ہیں چونکہ جو چیز خود ہی نے اپنے لیے لازم قرار دی تھی اب اسی کی مخالفت کررہے ہیں اس لیے کہ لوگوں کو پیغمبر اکرمؐ کی حدیث نقل کرنے سے منع کیا اور کہا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کتاب خدا کافی ہے ۔(٥)
....

(١) سورہ انعام(٦) ،آیت ١٢٤۔
(٢) تفسیر کبیر فخررازی : ٢١ ١٥٦۔
(٣) تفسیر کشاف :٤ ١٣۔
(٤) تفسیر بغوی (معالم التنزیل) : ٣ ١٨٩۔
(٥) تذکرۃ الخواص : ١ ٣۔ تو جیہ النظر (جزائری) :٦٠١۔

اور دوسری طرف ان حضرا ت نے ابوبکر کی خطا کاری پر میراث و وصیت کے بارے میں عموعات قرآن سے استدلال کیا ، لیکن ابوبکر نے اس چیز کاسہارا لیا کہ جس سے خود ہی نے لوگوں کو منع کیا تھایعنی قرآن کریم کے مقابلے حدیث کو سہارا بناتے ہوئے استدلال کیا لہٰذا یہ ابوبکر کی تناقض گوئی، ایک لمحہ فکریہ ہے !۔

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

دوسرا نمونہ :۔
حضرت فاطمہ زہرا نے عمومات قرآنی کے ذریعہ ابوبکر کے بیان اور مقصد کی تکذیب فرمائی کہ جو انہوں نے کہاتھا کہ" نحن معاشرالانبیاء لا نورث ماترکناہ صدقہ" ہم پیغمبروں کی میراث نہیں ہوتی اور جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے ۔
چونکہ اگر ابوبکر کا کلام صحیح ہوتا تو پھر کس طرح پیغمبراکرمؐ کا عصا ، گھوڑا اور نعلین مبارک حضرت علی کو دیدیا ۔(١)اور آپ کی ازواج کو گھر میں رہنے کی اجازت دی بالکل اسی طرح کہ جیسے مالک اپنے مال میں تصرف کرتا ہے یہاں تک کہ دفن کے لیے بھی عایشہ سے اس کے حجرے کی اجازت مانگی جبکہ اسی دور میں حضرت زہرا سے یہ کہکر کہ آپ مالک نہیں بن سکتیں فدک چھین لیا گیا۔
کیا پیغمبراکرمؐ کے لیے ممکن ہے کہ دنیا سے انتقال کرجائیں اور اپنی بیٹی و داماد کو ان کے حق کے متعلق کوئی خبر نہ دیں !؟۔
....

(١) شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید): ١٦ ٢١٤۔ اور دیکھیے صحیح بخاری :٥ ١١٤۔١١٥،کتاب المغازی ، حدیث بنی نضر . صحیح مسلم :٣ ١٣٧٧۔١٣٧٩، کتاب الجهاد و السیر، باب حکم الفن۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ وہ دوسروں کو بتائیں اور غیروں کو با خبر کریں لیکن جن کا حق ہے یعنی اپنی بیٹی و داماد کو اس حکم خاص سے آگاہ نہ فرمائیں ؟۔
اور اس کے علاوہ اگر ابوبکر کو اپنے کلام پر اعتماد تھا اور وہ اپنے دعوے میں سچے تھے تو پھر کیوں انہوں نے حضرت زہرا کے لیے فدک کے متعلق نامہ لکھا کہ جس کو بعد میں عمر نے پھاڑدیا !؟ ۔ یعنی اس نامے سے خود اپنے ہی کلام کی تکذیب کی اور اس کو نقض کردیا ۔(۱)
ابوبکر نے اپنے اس دعوی سے قانون الٰہی کہ جو پیغمبروں کے بارے میں میراث کے متعلق ہے رسول خداؐکی طرف توڑنے کی نسبت دی جبکہ یہ مطلب واقعیت کے خلاف ہے چونکہ پیغمبر اکرمؐ فرائض و تکالیف الٰہی میں عام لوگوں کی طرح مکلف ہیں اور آسمانی تعالیم آپ کے بارے میں بھی دوسروں کی طرح جاری ہیں اور یہ بات ثابت نہیں ہوئی کہ آپ کے مختصات و خصوصیات میں سے میراث کا نہ ہونا بھی ہے ۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت فاطمہ زہرا نے ابوبکر کی تکذیب کی اور جھوٹ کی نسبت دی۔

تیسرا نمونہ:۔
تیسرا نمونہ حضرت علی کی تکذیب اور آپ کو جھٹلانا ہے کہ جو ابوبکر کی طرف سے واقع ہوا اگر چہ بعض روایات میں عمر کی طرف نسبت دی گئی ہے ۔

....

(۱) شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید):۱۶ ۲۷۴۔ احتجاج طبرسی:۱ ۱۲۲۔ اور دیکھیے تہذیب الاحکام (شیخ طوسی) :٤ ۱٤۸۔ تفسیر قمی :۱۵۵۲۔ السیرۃ الحلبیہ:۳ ٤۸۸۔

اس وقت کہ جب ابوبکر کی بیعت نہ کرنے پر حضرت علی کو قتل کی دھمکی دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ کیا آپ لوگ بندہ ٔخدا اور رسول خداؐکے بھائی کو قتل کروگے ؟ عمر نے کہا: بندہ ٔخدا تو صحیح لیکن رسول خدا کا بھائی نہیں ۔(۱)
نہیں معلوم کس طرح پیغمبر اکرمؐ اور حضرت علی کے درمیان رشتہ اخوت سے انکار کردیا جب کہ یہ کام دو مرتبہ واقع ہوچکا تھا ایک مرتبہ مکہ میں ہجرت سے پہلے اور دوسری مرتبہ مدینے میں ہجرت کے پانچویں مہینے میں کہ جب پیغمبر اکرمؐ نے تمام انصار و مہاجرین کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور ایک دوسرے کے درمیان عقد اخوت پڑھا اور دونوں مقام پر اپنے لیے حضرت علی کا انتخاب فرمایا اور اپنے و علی کے درمیان عقد اخوت پڑھ کرفرمایا : اے علی آپ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو ۔(۲)
اور اس کے علاوہ یہی کافی ہے کہ نص آیت مباہلہ کے مطابق حضرت علی نفس رسول خداؐ ہیں، ارشاد ہے(وانفسنا و انفسکم)(۳) تم اپنے نفس و جان کو لاؤ اور ہم اپنے نفس و جان کو لاتے ہیں۔

....

(۱) الامامة والسیاسة:۱ ۲۰۰(تحقیق زینی)۔ احتجاج طبرسی :۱ ۱۰۹۔
(۲) سنن ترمذی :۵ ۳۳۰، حدیث ۳۸۰٤۔ اس میں مذکورہے کہ یہ حدیث حسن اور غریب ہے۔ مستدرک حاکم :۳ ۱٤۔
(۳) سورہ آل عمران(۳) ، آیت ٦۱۔

اور قضیہ تبوک میں آپؐ نے حضرت علی سے فرمایا:
" انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الاانہ لا نبی بعدی وانت اخی و وارثی" (۱) آپ کو مجھ سے وہی نسبت ہے کہ جو ہارون کو موسی سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور آپ میرے بھائی اور میرے وارث ہیں ۔
پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علی کو اس وقت کہ جب دعوت اسلام کا آغاز بھی نہ ہوا تھا اپنا بھائی قرار دیا جس وقت یہ آیت نازل ہوئی(وانذر عشیرتک الاقربین)(۲)
اپنے عزیز وخاندان والوں کو ڈراؤ تب پیغمبر اکرمؐ نے اپنے تمام رشتہ دارو خاندان والوں کی جناب ابو طالب کے گھر میں دعوت کی ۔ وہ تقریبا چالیس آدمی تھے تب پیغمبر اکرمؐ ان کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا :اے فرزندان عبدالمطلب ،خدا کی قسم میری نظرمیں عرب کا کوئی جوان بھی اپنی قوم کے لیے ایسا پیغام نہیں لایا کہ جیسا میں لایا ہوں ، میں آپ لوگوں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے لیے دنیا و آخر ت کی خیر و بھلائی لے کر آیا ہوں اور خداوندعالم نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ تمہیں اس کی طرف دعوت دوں پس آپ میں سے کون ہے کہ اس امر میں میری مدد کرے گا تاکہ تمہارے درمیان میرا بھائی ، وصی اور خلیفہ قرار پائے۔

....

(۱) صحیح مسلم :۷ ۱۲۰، کتاب فضل الصحابہ من فضائل علی . مسند ابی یعلی :۱ ۲۸٦، حدیث ٣٤٤. صحیح ابن حبان :۱۵ ۲۷۰-۲۷۱ ،باب مناقب علی ابن ابی طالب . الآحاد و المثانی :۵ ۱۷۰.، حدیث ۲۷۰۷. تاریخ مدینة دمشق : ۲۱ ٤۱۵ و جلد:٤۲ ۵۳.
(۲) سورہ شعراء (٦٦) ، آیت ۲۱٤.

اس وقت تمام اہل خاندان نے پیغمبر اکرمؐ کی یہ دعوت قبول کرنے سے انکار کیا سوائے حضرت علی کے کہ جو ان سب میں چھوٹے و کم سن تھے تب رسول خداؐ نے اپنا ہاتھ حضرت علی کے کاندھے پر رکھا اور فرمایا:بیشک یہ میرا بھائی ، وصی اور میرا خلیفہ ہے ، اس کی بات ماننا اور اطاعت کرنا .
وہ لوگ مذاق اڑاتے اور ہنستے تھے اور جناب ابوطالب سے کہتے کہ محمدؐ نے تجھ کو حکم دیا ہے کہ اپنے بیٹے کی بات ماننا اور اس کی اطاعت کرنا ۔(۱)
اور اس وقت بھی کہ جب زنان عالم کی سیدہ و سردار حضرت فاطمہ زہرا کی شادی حضرت علی سے ہونے لگی تو پیغمبراکرمؐ نے فرمایا: اے ام ایمن میرے بھائی کو بلائو ، ام ایمن نے کہا: وہ آپ کے بھائی ہیں جبکہ آپ اپنی بیٹی کی شادی ان سے کررہے ہیں ؟ آپ نے فرمایا: ہاں اے ام ایمن ، پس ام ایمن نے حضرت علی کو بلایا۔(۲)
پیغمبراکرمؐ نے متعدد مرتبہ حضرت علی کوبھائی کہکر خطاب کیا ہے .
ایک مرتبہ فرمایا:" انت اخی و صاحبی فی الجنة" (۳)
آپ جنت میں میرے بھائی اور ساتھی و ہمدم ہیں۔

....

(۱) تاریخ طبری :۲ ٦۳. السیرة النبوة (ابن کثیر) :۱ ٤۵۸-٤۵۹. کنزالعمال :۱۳ ۱۳۳، حدیث ۳٦٤۱۹. کہ یہ ابن اسحاق و ابن جریر اور ابن ابی حاتم سے نقل ہوئی ہے .
(۲) مستدرک حاکم : ۳ ۱۵۹. السنن الکبری (نسائی) : ۵ ۱٤۲، حدیث ۸۵۰۹.
(۳) تاریخ بغداد : ۱۲ ۲٦۳. تاریخ دمشق :٤۲ ٦۱. ان دونوں ماخذ میں مذکور ہے "یا علی انت اخی و صاحبی و رفیقی فی الجنة "اے علی آپ جنت میں میرے بھائی ، ہمدم اور میرے دوست ہو.

اور دوسرے مقام پر فرمایا:
"انت اخی ووزیری ، تقضی دینی و تنجز موعدی و تبری ذمتی "(۱)
اے علی آپ میرے بھائی اور میرے وزیر ہو آپ ہی میرا قرضہ اتاروگے اور میرے عہد وپیمان اور وعدوں کو پورا کروگے اور میرے ذمہ جو کچھ بھی ہے اس کو ادا کروگے .
تیسرے مقا م پر فرمایا :
"ھٰذا اخی وابن عمی و صھری و ابو ولدی "(۲)
یہ(علی) میرا بھائی، میرے چچا کا بیٹا ،میرا داماد اور میرے بچوں کا باپ ہے .

....

(۱) المعجم الکبیر: ۱۲ ۳۲۱. اور اسی سے نقل ہے مجمع الزوائد : ۹ ۱۲۱ و کنزالعمال :۱۱ ٦۱۱، حدیث ۳۲۹۵۵ میں . اور اسی ماخذ میں آیاہے کہ "فمن احبک فی حیاة منی فقد قضی نحبہ ومن احبک بعدی ولم یرک ختم اللہ لہ بالامن و امنہ یوم الفزع الاکبر ومن مات و ھو یبغضک یا علی مات میتة جاھلیة یحاسبہ اللہ بما عمل فی الاسلام " اے علی جو شخص بھی آپ کو میری زندگی میں دوست رکھے گا گویا اس نے اپنے عہد کو پورا کیا اور جو کوئی بھی میری زندگی کے بعد آپ کو دوست رکھے اور آپ کو نہ دیکھ پائے خداونداس کا خاتمہ بالخیر کرے گا اور روز قیامت اس کو امن و امان عطا کرے گا ، اور اے علی جو شخص بھی اس حالت میں مرے کہ تجھ سے حسد اور بغض اس کے دل میں ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے خداوندعالم اس کی زندگی کے دوران اسلام کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کارناموں کا محاسبہ کرے گا ۔
(۲) کنزالعمال : ۵ ۲۹۱، حدیث ۱۲۹۱۴ ۔ و جلد : ۱۱ ۶۰۹ ، حدیث ۳۲۹۴۷۔ اس کو شیرازی نے کتاب القاب میں اور ابن نجار نے ابن عمر سے نقل کیا ہے ۔ اور دیکھیے:۔ مسند احمد: ۵ ۲۰۴۔ مستدرک حاکم : ۳ ۲۱۷۔ المعجم الکبیر : ۱ ۱۶۰ ، حدیث ۳۷۸۔

۷۸

اور چوتھے مقام پر فرمایا:
میرے بھائی علی کو آواز دو پس حضرت علی کو بلایا گیا آپ پیغمبر اکرمؐ کے سرہانے آئے حضرت پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: اور قریب آئو ، آپ قریب آئے اور پیغمبر اکرمؐ کو اپنے زانو پر سہارا دے کر بٹھایا پیغمبر اکرمؐ علی پر تکیہ دیے رہے اور آپ سے محو گفتگو رہے یہاں تک کہ آپ کی روح مطہر آپ کے بدن مبارک سے پرواز کرگئی ۔(۱)
پانچویں مقام پر فرمایا:
"مکتوب علی باب الجنة ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ" (۲)
جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے ، خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ محمد، اللہ کے رسول ہیں اور علی رسول خداؐ کے بھائی ہیں ۔
اور چھٹے اور ساتویں مقامات پر اس وقت کہ جب حضرت علی بستر رسولؐ پر سورہے تھے خداوندعالم نے شب ہجرت جبرئیل و میکائیل کو وحی کی کہ میں نے تمہارے درمیاں عقد اخوت پڑھا اور آپ دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا اور ایک کو عمر طولانی دوسرے کو کم عمر عطا کی، آپ میں سے کون ہے کہ اپنی طولانی عمر کو اپنے بھائی پر نثار کرے کوئی ایک بھی حاضر نہ ہو ا ۔

....

(۱) طبقات ابن سعد : ۲ ۲۶۳۔
(۲) المعجم الاوسط :۵ ۴۳ ۱۳ ۔ تاریخ بغداد :۷ ۳۹۸۔ فیض القدیر :۴ ۴۶۸، حدیث ۵۵۸۹، ترجمہ الامام الحسین(ابن عساکر) ۱۸۶، حدیث ۱۶۷۔

۷۹

اوردونوں نے طولانی عمر اور حیات کو چاہا تب خدا وندعالم نے ان دونوں پر وحی کی کہ کیوں آپ علی ابن ابی طالب کی طرح نہیں ہو کہ میں نے علی اور محمدؐ کے درمیان بھائی چارگی ایجاد کی اور علی ، محمدؐ کے بستر پر سوگئے تاکہ اپنی جان محمدؐ پر فدا کردیں اور اپنی زندگی کو اس پر نثار کردیں ، پس زمین پر جاؤ اور اس کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھو ۔ پس دونوں زمین پر آگئے ۔(۱)
حضرت امام علی علیہ السلام نے اس مواخات (پیغمبر اکرمؐ سے بھائی چارگی) سے کئی مرتبہ استشہاد کیا ،مثلا روز شوری ، عثمان ، عبد الرحمن، سعد بن وقاص اور طلحہ و زبیر سے فرمایا: آپ کو میں خدا کی قسم دیتا ہوں آپ میں میرے علاوہ کوئی ہے جس کو رسول خداؐ نے اس دن جب مسلمانوں کے درمیان بھائی چارگی ایجاد کی ، بھائی بنایا ہو سب نے کہا نہیں خداکی قسم۔(۲)
روز بدر کہ جب ولید آپ کے مقابلے میں لڑنے کے لیے آیا تو آپ سے سوال کیا کہ آپ کون ہو؟ تب آپ نے فرمایا " انا عبداللہ و اخورسولہ " (۳) میں خدا کا بندہ اور اس کے رسولؐ کا بھائی ہوں۔
حضرت فاطمہ زہرا نے بھی اپنے مشہور خطبہ میں اس اخوت و بھائی چارگی کی طرف اشارہ فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد ہے :

....

(۱) اسد الغابہ :۴ ۲۵۔ جواہر المطالب : ۱ ۲۱۷۔ شواہد التنزیل : ۱ ۱۲۳، حدیث ۱۳۳۔
(۲) الاستیعاب :۳ ۱۰۹۸۔
(۳) طبقات ابن سعد : ۲ ۲۳۔ تاریخ مدینہ دمشق : ۴۲ ۶۰۔

۸۰

جب کبھی بھی شیطان سر اٹھاتا یا مشرکوں میںسے کوئی اژدھا منھ پھاڑتا تو رسول خداؐ اپنے بھائی کو اس کے حوالے کردیتے اور وہ جب تک کہ ان پر مسلط نہ ہوتے اور ان کی آگ کے شعلے اپنی تلوار سے خاموش نہ کرتے واپس نہیں آتے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تھے وہ راہ خدا میں ہر طرح کی سختیوں اور رنج وتکلیف کو برداشت کرلیتے تھے اور امر خدا کے احیاء میں ہرطرح کی کوشش کرتے وہ رسول خداؐ کے عزیز اور اولیاء الٰہی کے سردار تھے ، ہمیشہ راہ خدا میں ناصح، کوشا اور کمر ہمت باندھے ہوئے تھے اور آپ لوگ اس دور میں اسی کی وجہ سے عیش و آرام کی زندگی گذار رہے تھے اور ہر طرح کے حوادث کے ہم پر منتظر رہتے تھے اور فقط ادھر ادھر کی باتیں سنتے اور جنگوں میں جانے سے گریز کرتے اور اگر کسی جنگ میں پہنچ بھی جاتے تو وہاں سے بھاگ کھڑے ہوتے تھے "(۱)۔

ابوبکر نے جب حضرت فاطمہ زہرا کی حجت و دلائل کو سنا تو آپ کے بیان سے متأثر ہوئے اور آپ کا دل لبھاناچاہا اوراس اعتراف کے ساتھ کہ علی ہی رسول خدا کے بھائی ہیں نہ کہ کوئی اور، کہنے لگے:

اے دختر رسول خداؐ،آپ کے والد مؤمنوں پر مہربان تھے اور ان کے ساتھ مہر و محبت سے پیش آتے تھے اور بہت ہی کریم و دل سوز تھے اور کافروں کے حق میں درد ناک عذاب اور بہت سخت عقاب تھے ، اگر ان کے نسب کو دیکھیں تو وہ یقینا آپ کے والد و ماجد ہیں نہ کہ دوسری عورتوں کے اور آپ کے شوہر کے بھائی ہیں نہ کہ دوسرے اصحاب کے ۔

پیغمبراکرمؐ نے ان کو ہر ایک نزدیک ترین دوست سے بھی زیادہ عزیز رکھا اور وہ بھی پیغمبراکرمؐ کی ہر مشکل کام میں مدد فرماتے تھے۔

....

(۱) دیکھیے:۔ شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) : ۱۶ ۲۵۰۔ جواہر المطالب :۱ ۱۵۶۔

آپ لوگ وہ افراد ہو کہ جن کو صرف سعادتمند و خوشبخت ہی دوست رکھتا ہے اور آپ کو کوئی دشمن نہیں رکھتا سوائے بدبخت انسان کے آپ پیغمبراکرمؐ کی عترت و اہل بیت پاک و پاکیزہ ہو اور اللہ کے منتخب و بہترین بندے ہو ہمیں اچھی راہنمائی اور بھلائی دکھاتے ہواور جنت و آخر ت میں بھی ہمارے بہترین راہنما ہو۔

اور آپ اے عورتوں کی سیدہ و سردار اور بہترین پیغمبرؐ کی بیٹی آپ کا کلام حق اور سچا ہے اور آپ کی عقل کامل و پختہ ہے ، آپ کے حق کو کوئی نہیں روکے گا اور آپ کے صدق و صفائی سے کوئی مانع نہیں ہوگا ۔

خدا کی قسم میں نے پیغمبراکرمؐ سے تجاوز نہیں کیا ہے میں نے سنا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا :

"نحن معاشرالانبیاء لا نورث ذھبا و لا فضة ولا دارا ولا عقارا و انما نورث الکتاب و الحکمة والعلم والنبوة وما کان لنا من طعمة فلو لی الامر بعدنا ان یحکم فیہ بحکمہ"۔ ہم جماعت انبیاء سونا چاندی اور گھر و جنگل کو میراث میں نہیں چھوڑتے ہم فقط کتاب و حکمت اور علم و نبوت کو میراث میں چھوڑتے ہیں اور جو کچھ بھی مال و دولت میں سے ہمارے پاس بچتا ہے اس میں ہمارے بعد ولی امر اپنی مصلحت کے مطابق حکم کرتا ہے۔

آپ کا جو مقصد ہے ہم نے اس کو اسلحہ اور گھوڑے خریدنے کے لیے مخصوص و مہیا کردیا ہے تاکہ اس سے مسلمان جنگ کرسکیں اور کفار کا مقابلہ کرسکیں اور فاسقین کی سر کشی کوسرنگوں کیا جاسکے اور یہ کام مسلمانوں کے اجتماع و اتحاد اور رائے و مشورے سے وجود میں آیا ہے میں نے تنہا یہ کام انجام نہیں دیا ہے اور نہ اپنی رائے و نظر کو مقدم رکھا ہے ، میں اور میرا سارا مال و اسباب آپ کی خدمت میں حاضر ہے آپ سے کچھ مخفی نہیں کیا جائے گا ۔

اور یہ آپ کے علاوہ کسی اور کے لیے جمع نہیں کیا گیا ہے ۔ آپ اپنے والد گرامی کی امت کی شہزادی اور اپنی اولاد کے لیے پاک و پاکیزہ شجرہ ہیں اور جو فضل و کمال آپ کا ہے اس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اور آپ کی فرع و اصل میں سے کچھ کم نہیں کیا جا سکتا ، جو کچھ میرے اختیار میں ہے آپ کے حکم کی تعمیل کے لیے حاضر ہے ، لیکن کیا آپ حاضر ہیں کہ آپ کے والد گرامی کی مخالفت کروں!؟۔

حضرت فاطمہ زہرا نے فرمایا:

سبحان اللہ ، پیغمبراکرمؐ ، کتاب خدا سے روگردان نہ تھے اور اس کے احکام کی مخالفت نہیں کرتے تھے بلکہ اس کی پیروی فرماتے اور قرآن مجید کے سوروں کی رسیدگی کرتے ،کیا دھوکا دینے کے لیے جمع ہوئے ہو اور اس پر ظلم و ستم کرنے اور زور گوئی کہنے کے لیے اکھٹا ہوئے ہو ؟یہ کام ان کی وفات کے بعداسی کی مانند ہے کہ جیسے ان کی زندگی میں دھوکے اور مکاریاں کی جاتی رہیں اور یہ بھی انہیں کی زندگی میں پروپیگنڈ ا تیار ہوا ،یہ خدا کی کتاب عادل و حاکم ہے اور حق وحقانیت کو باطل و ناحق سے جدا کرنے کے لیے موجود ہے ۔ کہ جس میں ارشاد ہے (یرثنی و یرث من

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آل یعقوب)(۱) خدا یا مجھ کو فرزند عطا فرما کہ جو میرا اور آل یعقوب کا وارث قرار پائے ۔اور ارشاد ہوا(وورث سلیمان داؤد) (۲) سلیمان نے داؤد سے میراث پائی ۔

....

(۱) سورہ مریم(۱۹)، آیت ٦.
(۲) سورہ نمل(۲۷)، آیت ١٦.

خدا وندعالم نے سب کے حصوں کو تقسیم کرنے کے لیے اور فرائض کو نافذ کرنے کے لیے اور مرد و عورتوں کو ان کے حق کی ادائیگی کی خاطر تمام چیزوں کو آشکار و واضح کر دیا ہے تاکہ اہل باطل کی تاویلات کو ختم کیا جاسکے اور شبہات و بد گمانی کو دور کیا جاسکے ۔کیا ایسا نہیں ہے ؟(بل سولت لکم انفسکم امرا فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون)(۱) بلکہ تمہارے نفسوں نے تمہارے لیے یہ معمہ بنا کرکھڑا کیا ہے لہذا میں صبر کو بہترین راستہ سمجھتی ہوں خداوندمددگار ہے ہر اس چیز پر کہ جو بیان کرتے ہو۔

ابو بکر نے کہا:

خدا اور اس کا رسول سچ کہتے ہیں اور اس کی بیٹی بھی سچ کہتی ہے ۔ اے فاطمہ آپ معدن حکمت ہیں اور مقام ہدایت و رحمت اور آپ دین کی رکن اور عین حجت ہیں۔

میںآپ کے کلام حق کو بعید نہیں سمجھتا اور آپ کی فرمایش سے انکار نہیں کرتا یہ مسلمان کہ جو میرے اور آپ کے درمیان ہیں ان لوگوں نے یہ ذمہ داری میرے کاندھوں پر ڈالی ہے ۔ جوکچھ بھی انجام دیا گیا ہے وہ انہیں کے مشورے سے انجام پایا ہے نہ کہ میں نے کوئی زبردستی کی ہے اور نہ ہی اپنی رائے و نظر یہ کو مقدم رکھا اور یہ لوگ اس بات پر شاہد و گواہ ہیں ۔

حضرت فاطمہ زہرا نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا :

اے لوگو ! آپ نے باطل کے کلام کی طرف سبقت کی اور برے و نقصان دہ کام سے چشم پوشی کی ۔

....

(۱) سورہ یوسف(۱۲)، آیت ۱۸.

(وافلا تتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا)(۱) اورکیا قرآن کریم میں غور و فکر نہیں کرتے یاتمہارے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں کیا ایسا نہیں ہے ؟ بلکہ تمہارے برے اعمال نے تمہارے دلوں پر زنگ لگادیا ہے کہ جس سے تمہارے کان اور آنکھیں بند ہوگئی ہیں ، کس قدر بری تأویل کی ہے اور جو کچھ آپ لوگوں نے انجام دیا بہت برا ہے ، اور وہ کہ جس کا بدلہ چاہتے ہوبہت خطرناک ہے۔

خدا کی قسم یہ بہت سنگین و بھاری بوجھ ہے اور اس کا نتیجہ بہت برا اور وبال جان ہے وہ وقت کہ جب حقیقت کے پردے آپ کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹیں گے اوراس کے بعد تمہاری بدبختی و پریشانی تمہارے سامنے آشکار ہوگی ۔

(وبدا لکم من ربکم مالم تکونوا تحتسبون)(۲)

آپ کے پروردگار کی جانب سے کہ جو تم شمار بھی نہ کرتے تھے آشکار ہوگیا ۔

(وخسر ھنالک المبطلون)(۳)

یہی وہ مقام ہے کہ اہل باطل ، خسارہ و نقصا ن دیکھیں گے ۔(٤)

....

(۱) سورہ محمد(٤۷)، آیت ۲٤میں آیا ہے (افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا) .
(۲) سورہ زمر(۳۹)، آیت ٤۷میں آیا ہے (وبدا لکم من اللہ مالم تکونوا تحتسبون).
(۳) سورہ مؤمن (٤۰)، آیت ۷۸.
(٤) احتجاج طبرسی :۱ ١٤١. اور اسی سے نقل ہوا ہے بحار الانوار :۲۹ ۲۳۲-۲۳۳ میں .

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خدائے سبحان کا ارشاد ہے :
(تلک آیات اللہ نتلوھا علیک بالحق فبای حدیث بعد اللہ و آیاتہ یومنون * ویل لکل افاک اثیم * یسمع آیات اللہ تتلی علیہ ثم یصر مستکبرا کأن لم یسمعھا فبشرہ بعذاب الیم)(١)
یہ خداوندعالم کی آیات ہیں کہ جو ہم آپ پرحق کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں ، پس خدا اور اس کی آیات کے بعد کون سا کلام ہے کہ اس پر ایمان لائو گے ۔وائے ہو جھوٹے گناہکار پر کہ اس پرآیات الہٰی کی تلاوت ہوتی ہے تو سنتا ہے اور پھر تکبر سے منھ پھیر لیتا ہے گویااس نے سنا ہی نہ ہو تو آپ اس کو جہنم اور سخت عذاب کی بشارت دیں ۔
....

(١) سورہ جاثیہ (٤٥) ، آیات ٦۔٧۔٨۔

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

چوتھا نمونہ :۔
حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے وارث ہونے کے سلسلے میں ابوبکر کا مشکوک ہونا اور ان کے اس کلام کا اعتبار ، خود ایک ایسا دعوی ہے کہ جس پر دلیل کی ضرورت ہے ، جب کہ ان کو اچھی طرح معلوم تھا کہ آیہ تطہیر کی مصداق حضرت زہرا ہیں کہ جس میں حضرت کی پاکیزگی ،جھوٹ و خیانت اور ہر طرح کی پلیدگی و رجس سے دوری آشکار و واضح ہے ۔
یہ فاطمہ وہ خاتون ہیں کہ جن کے بارے میں پیغمبرؐصادق و امین کہ جو اپنی خواہشات نفس سے گفتگو نہیں کرتے بلکہ وہی کہتے ہیں کہ جو وحی ہوتی ہے فرماتے ہیں :

"ان اللہ لیغضب لغضب فاطمة و یرضی لرضاھا"
بیشک خداوندعالم حضرت فاطمہ کے غضب ناک ہونے سے غضب ناک ہوتا ہے اور ان کے راضی ہونے سے راضی ہوتا ہے ۔
اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ حضرت فاطمہ خطا و خواہشات نفس سے پاک و معصوم ہیں چونکہ یہ معقول نہیں ہے کہ خداوندعالم کا غضب اور خوشنودی کسی غیر معصوم کے غضب و خوشنودی سے مربوط ہو۔
پیغمبر اکرمؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ فاطمہ خدا کے لیے غضبناک اور اسی کے لیے خوشنود ہوتی ہیں بلکہ فرمایا ہے کہ خداوندعالم فاطمہ کے غصے میں غصہ اور خوشنودی میں خوشنود ہوتا ہے ۔ اس جملہ میں بہت عظیم معانی پوشیدہ ہینکہ جس کو صاحب بصیرت لوگ ہی درک کرسکتے ہیں ۔
چونکہ جو انسان بھی کمال عبادت اور معرفت تک پہنچنا چاہتا ہے کوشش کرتا ہے کہ رضایت الہٰی کو حاصل کرلے جبکہ یہاں مسئلہ برعکس اور مختلف ہے چونکہ رضائے خداونداور اس کا غضب ، رضا و غضب فاطمہ ہے ، یہی وہ مقام ہے کہ عقل حیران ہوجاتی ہے اور سوائے کامل افراد کے، ممکن نہیں ہے کہ کوئی اس کلام کی حقیقت و کنہ تک پہنچ جائے ۔
لہٰذا اب دیکھتے ہیں کہ ابوبکر نے حضرت فاطمہ زہرا سے کیا برتاؤ کیا ۔

حماد بن عثمان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپ نے فرمایا :
جب ابوبکرکی بیعت ہوچکی اور ان کا تمام مہاجرین و انصار پر تسلط ہوگیا تب کچھ افراد کو سرزمین فدک بھیجا تاکہ وہاں سے حضرت فاطمہ زہرا کے وکیل کو باہر نکال دیں ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت فاطمہ زہرا ابوبکر کے پاس آئیں اور فرمایا: کیوں مجھ کو میرے والد پیغمبراکرمؐ کی میراث سے محروم کیا ہے؟ اور میرے وکیل کووہاں سے باہر کیا جبکہ رسول خداؐنے خدا وندعالم کے حکم سے وہ مجھ کو عطا فرمایا تھا ۔ابوبکر نے کہا اپنے اس کلام پر میرے لیے گواہ لے کر آؤ !۔

حضرت فاطمہ زہرا جناب ام ایمن کو لائیں اور آپ نے کہا اے ابوبکر میں گواہی نہیں دونگی جب تک کہ آپ سے جو کچھ پیغمبراکرمؐ نے میرے بارے میں فرمایا ہے اعتراف نہ کرالوں آپ کو خدا کی قسم دیتی ہوں کیا آپ نہیں جانتے کہ پیغمبراکرمؐ نے فرمایا کہ ام ایمن اہل بہشت ہے ابوبکر نے کہا : جی ہاں ۔ تب ام ایمن نے کہا: میں گواہی دیتی ہوں کہ خداوندعالم نے اپنے رسول پر وحی نازل کی کہ (وآت ذالقربی حقہ) (۱) اپنے قرابت داروں کا حق ادا کردو۔ لہذا رسول خدا نے خداوندعالم کے حکم سے فدک فاطمہ زہرا کو عطا فرمایا ۔

اور پھر علی علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے بھی اسی طرح گواہی پیش کی ۔

ان گواہیوں کے بعد ابوبکر نے حضرت فاطمہ کے لیے ایک نامہ تحریر کیا اور آپ کو دیا اسی وقت عمر آئے اور پوچھا یہ نامہ کیسا ہے؟ ابوبکر نے جواب دیا : فاطمہ زہرا نے فدک کا ادعی کیا اور اس پر ام ایمن و علی نے گواہی دی لہذا میں نے یہ فاطمہ زہرا کے لیے لکھا ہے ۔

عمر نے نامہ لیا اس پر تھوکا اور پھاڑدیا ۔

حضرت فاطمہ زہرا روتی ہوئی وہاں سے باہر تشریف لائیں ۔

....

(۱) سورہ روم(۳۰) ، آیت ۳۸.

۸۸

اس کے بعد حضرت علی ابوبکر کے پاس آئے اس وقت کہ جب وہ مسجدمیں تھے اور مہاجرین و انصار اردگرد جمع تھے ۔ حضرت نے فرمایا اے ابوبکر کس دلیل پر فاطمہ کو ان کے والد پیغمبراکرمؐ کی میراث سے منع کیا ہے ؟ جبکہ وہ پیغمبراکرمؐ ہی کی زندگی میں اس کی مالک تھیں۔

ابوبکر نے جواب دیا یہ فدک (فئ) تمام مسلمانوں کا حق ہے اگر وہ گواہ لے آئیں کہ پیغمبراکرمؐ نے ان کو عطا کردیا تھا تو ان کا حق ہے ورنہ اس میں ان کا کوئی حق نہیں ہے ۔

امیرالمؤمنین نے فرمایا : اے ابوبکر ہمارے درمیان خداوندعالم کے حکم کے خلاف عمل کررہے ہو ! ابوبکر نے جواب دیا: نہیں ۔

تب آپ نے فرمایا: اگر کسی مسلمان کے پاس کوئی چیز ہو کہ وہ اس کا مالک ہو اس وقت میں یہ دعوی کروں کہ وہ مال میرا ہے تو کس سے بینہ و گواہ مانگوگے ؟ ابوبکر نے جواب دیا : آپ سے ۔

آپ نے فرمایا : تو پھر کیوں فاطمہ سے گواہ طلب کیے جب کہ فدک ان کے پاس تھا اور وہ پیغمبراکرمؐ کی زندگی میں بھی اوربعد میں بھی بعنوان مالک اس میں تصرف کررہی تھیں ۔اور کیوں مسلمانوں سے ان کے دعوی کے مطابق گوا ہ طلب نہیں کیے ؟ جیسا کہ میں نے دعوی کیا تھا تو مجھ سے گواہ مانگے ۔

ابوبکر خاموش ہوگئے ، عمر نے کہا اے علی یہ باتیں نہ کریں ہم آپ کے مقابلے میں گفتگو اور بحث کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ، اگر دو عادل گواہ لے آئیں تو صحیح ورنہ یہ تمام مسلمانوں کا مال ہے اور اس میں نہ آپ کا کوئی حق ہے اور نہ فاطمہ کا ۔

حضرت امیرنے فرمایا: اے ابوبکر کتاب خدا کی تلاوت کرتے ہو؟ کہا :ہاں ۔

۸۹

آپ نے فرمایا : تو یہ بتاؤ کہ یہ آیت الہٰی(انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا) (۱) کن کی شأن میں نازل ہوئی ، ہماری یا کسی اور کی ؟ابوبکر نے کہا : ہاں آپ حضرات کی شأن میں نازل ہوئی ہے۔

حضرت نے فرمایا: اگر مسلمان یہ گواہی دیں کہ فاطمہ زہرا کسی غلط فعل کی مرتکب ہوئی ہیں تو آپ ان کے ساتھ کیا برتاؤ کریں گے ؟ ابوبکر نے کہا : عام مسلمان عورتوں کی طرح ان پر بھی حد جاری کروں گا !۔ آپ نے فرمایا : اس صورت میں آپ خداوندعالم کے نزدیک کافروں میں سے ہوں گے ۔ ابوبکر نے کہا: وہ کیسے ؟

آپ نے فرمایا : چونکہ حضرت فاطمہ زہرا کی پاکیزگی و طہارت پر خداوندعالم کی گواہی کو رد کردیا اور ان کے خلاف مسلمانوں کی گواہی کو قبول کرلیا ۔ اسی طرح خداوندعالم اور رسول خداؐ کے حکم کو فدک کے سلسلے میں رد کردیا ہے جب کہ وہ پیغمبراکرمؐ ہی کی زندگی میں اس کی مالک تھیں اور ایک عرب کہ جو کھڑے کھڑے پیشاب کرتا ہے (۲) اس کی گواہی کو فاطمہ کے خلاف فدک کے سلسلے میں قبول کرلیا ہے اور فدک کو فاطمہ سے چھین کریہ سمجھتے ہو کہ یہ تمام مسلمانوں کا حق ہے۔

....

(۱) سورہ احزاب (۳۳) ، آیت ۳۳. (اے اہل بیت اللہ کاارادہ یہ ہے کہ آپ کو ہر طرح کے رجس سے پاک رکھے جو پاک رکھنے کا حق ہے)۔

(۲) یہ جملہ اشارہ ہے مالک بن اوس بن حدثان نضری کہ جو پیغمبراکرمؐ کا صحابی بھی نہیں ہے لیکن پھر بھی بہت سی روایات پیغمبراکرمؐ سے نقل کی ہیں !...بقیہ اگلے صفحہ پر. . .

رسول خداؐ نے فرمایا ہے "البینۃ علی المدعی والیمین علی المدعیٰ علیہ " مدعی پر ہے کہ وہ دلیل و گواہ لے کر آئے ورنہ مدعی علیہ قسم کھائے تاکہ فیصلہ تمام ہوجائے جبکہ آپ نے اس حکم میں پیغمبراکرمؐ کی مخالفت کی ہے اور فاطمہ سے گواہ مانگے ہیں ، جب کہ وہ مدعی نہیں بلکہ مدعیٰ علیہ ہیں اور مسلمانوں سے گواہ نہیں مانگے جب کہ وہ مدعی ہیں ۔

اس کلام کے بعد لوگوں میں چہ می گوئیاں ہونے لگیں اور ابوبکر کی بات کو ناپسند کیا جانے لگا وہ لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے اور کہتے کہ خداکی قسم علی سچ کہہ رہے ہیں ۔

اورحضرت امیر المؤمنین اپنے گھر تشریف لے آئے۔(۱)

ان عبارات میں کچھ تناقض ہے کہ جس پر توقف اور تفکر کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ کیا فدک پیغمبراکرمؐ کی میراث ہے یا نحلہ و ہدیہ کہ جو پیغمبراکرمؐ نے حضرت فاطمہ زہرا کو عطا کیا ؟۔

اگر فدک، میراث ہے تو میراث کے مطالبہ کے لیے گواہ کی ضرورت نہیں ہے مگر یہ کہ نعوذ باللہ حضرت فاطمہ زہرا کے پیغمبراکرمؐ کی بیٹی ہونے میں شک ہو۔

....

... پچھلے صفحہ کا بقیہ .

ابن خراش نے اس روایت "نحن معاشرالانبیاء لانورث ماترکناہ صدقہ" کو من گھڑت اور جعلی قرار دیا ہے . دیکھیے :۔ تاریخ بخاری :۷ ۳۰۵. الجرح والتعدیل :۸ ۲۰۳. الثقات (ابن حبان) : ۳ ۱۱. و جلد: ۵ ۳۸۲. کمال الدین و تمام النعمۃ :۲ ۴۰۱. تاریخ دمشق : ۵۶ ۳۶۰. ۳۷۲. الکامل (ابن عدی): ٤ ۳۲۱.

(۱) احتجاج طبرسی :۱ ۱۱۹. تفسیر قمی :۲ ۱۵۵. (عثمان بن عیسی و حماد بن عثمان نے حضرت امام جعفر صادق سے نقل کیا ہے ۔)

اوراگر فدک نحلہ و ہدیہ ہے جیسا کہ ابوبکر کے گواہ مانگنے سے ظاہر ہے تو یہ ان کے ادعی سے باہر کی بات ہے اور یہ ان کے کلام پر منطبق نہیں ہے چونکہ ان کا کہنا ہے " نحن معاشرالانبیاء لا نورث " چونکہ اس صورت میں ہدیہ ، پیغمبراکرمؐ کی ملکیت سے نکل چکا ہے اور اب حضرت فاطمہ زہرا کی ملکیت ہے۔

اوراگریہ کلام صحیح ہو کہ انبیاء اپنا وارث نہیں بناتے تو پھر کس طرح پیغمبراکرمؐ کی ازواج کو میراث ملی اور بیٹی کو محروم کردیا گیا ؟!۔

اور اگر پیغمبراکرمؐ کا مال اعم از گھر و فدک ، سب ہدیہ ہے تو کیوں ابو بکر نے آپ کی بیویوں سے گواہ نہ مانگے اور صرف دعوی پر ہی ان کو دے دیا گیا اور حضرت زہرا سے آیہ تطہیر کی نص کے باوجود کہ جو ان کی پاکیزگی و عصمت پر دلالت کرتی ہے گواہ طلب کیے اور وہ گواہ بھی لے کر آئیں تب بھی رد کردی گئیں ! اورپھر کس طرح ابوبکر نے وصیت کی کہ اس کو پیغمبراکرمؐ کے پہلو میں دفن کیا جائے جبکہ وہ اس خبر کے پیغمبراکرمؐ سے ہونے پریقین رکھتے تھے کہ" نحن معاشرالانبیاء لانورث " ہم گروہ انبیاء وارث نہیں بناتے ۔

اب ابوبکر سے سوال کیا جائے کہ پیغمبراکرمؐ کا گھر آپؐ کا خصوصی مال تھا یا آپؐ کی میراث کا حصہ ؟

اگر آپؐ کا خصوصی مال تھا تو یہ صدقہ ہے اور تمام مسلمانوں کا برابر حق ہے جیسا کہ ابوبکر کا عقیدہ ہے کہ انبیاء جو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے ۔ لہذا یہ جائز نہیں ہے کہ یہ مال کسی ایک شخص کو دیدیا جائے اور دوسروں کو اس حق سے محروم کردیا جائے ۔

اوراگر آپؐ کی میراث کا حصہ ہے کہ پیغمبراکرمؐ بھی عام مسلمانوں کی طرح میراث چھوڑتے ہیں اور وارث بناتے ہیں تو ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ ابوبکر و عمر پیغمبراکرمؐ کے وارث نہیں ہیں۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ حصہ کہ جس میں ابوبکر و عمر دفن ہوئے ہیں یہ عایشہ و حفصہ کا حصہ ہے کہ جو ان کوپیغمبراکرمؐ کی میراث سے ملا ہے ۔

تو اس بات کا جواب یہ ہے کہ ان دونوں کا حصہ پیغمبر اکرمؐ کی میراث میں سے ایک چڑیا کے گھونسلے کے برابر بھی نہیں نکلتا چونکہ پیغمبراکرمؐ نے بوقت وفات نو(۹) بیویاں اور ایک بیٹی چھوڑی ہے کہ اس صورت میں ہر بیوی کا حصہ یک نہم از یک ہشتم (آٹھویں میں سے نواں حصہ) ۔

اس لیے کہ اولاد کی صورت میں بیوی کا آٹھواں حصہ ہے اور یہ آٹھوانحصہ نو(۹) بیویوں میں تقسیم ہوناہے توکیا ملے گا؟

اور پھر کس دلیل پر عایشہ کو میراث مل گئی ؟جب کہ حضرت فاطمہ زہرا کو کہ جو صلبی بیٹی ہیں میراث سے محروم کردیا گیا ؟!۔

اور اگر ابوبکر اس حدیث کے صحیح ہونے اور جو کچھ انجام دیا اس پر اعتماد رکھتے تھے تو پھر کیوں حضرت فاطمہ زہرا کی رضایت حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے ؟ اور پھر کیوں آخر عمرمیں افسوس کرتے تھے کہ کاش میں حضرت فاطمہ زہرا کے گھر کی حرمت کو پامال نہ کرتا۔(۱)

....

(۱) المعجم الکبیر:۱ ٦۲، حدیث ٤۳. تاریخ طبری :۲ ٦۱۹. تاریخ دمشق :۳۰ ٤۱۸-٤۲۰. خصال صدوق ۱۷۲، حدیث ۲۲۸.

اوراگر ابوبکر کا کلام کہ انبیاء میراث نہیں چھوڑتے درست ہوتا تو یہ بات آسمانی ادیان اور دیگر امتوں میں مشہورہوتی ا ور گذشتہ انبیاء کے پیروکاربھی اس سے واقف ہوتے ۔

اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ فدک کسی جنگ و جدال سے حاصل نہیں ہوا تھا بلکہ لشکر و قدرت اسلام سے ڈر کر پیغمبراکرمؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا لہذا فدک شیعہ و سنی علماء کے اتفاق رائے کے مطابق خصوصی پیغمبراکرمؐ کا حصہ ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے ۔

(وماافاء اللہ علی رسولہ منھم فما اوجفتم علیہ من خیل و لا رکاب ولکن اللہ یسلط رسلہ علی من یشاء واللہ علی کل شی ء قدیر)(۱)

وہ مال کہ جس کو حاصل کرنے میں آپ کو گھوڑے نہیں دوڑانے پڑے اور جنگ نہیں کرنی پڑی اس کو خدا وندعالم اپنے رسول کی ملکیت میں قرار دیتا ہے لیکن خداوندعالم جس چیز پر چاہے اپنے رسولوں کو مسلط کردے اور خداہر چیزپر قادر ہے ۔

ابن ابی الحدید کہتا ہے :

اگر مسلمان فدک کو چھوڑنے پر تیار نہ تھے تو پیغمبراکرمؐ کی آبرو و حرمت کی رعایت کی خاطر اور ان کے عہد کے حفظ کے لیے مناسب یہ تھا کہ فدک کے بدلے آپؐکی بیٹی کو کچھ اور چیز دے دیتے تاکہ وہ راضی ہوجاتیں ۔ اور امام کو اس طرح کے کاموں میں خود کو اختیار ہے دیگر مسلمانوں کی اجازت و مشورہ کی ضرورت نہیں ہے ۔(۲)

....

(۱) سورہ حشر(۵۹) ، آیت ٦۔
(۲) شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) : ۱٦ ۲۸٦.

یہ بیان، قضیہ کے ایک طرف کا حصہ ہے جب کہ قضیہ کی دوسری طرف توجہ ضروری ہے وہ یہ کہ حضرت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امیرالمؤمنین و صدیقہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا نے ابوبکر پر "قاعدہ ٔید " سے استدلال فرمایا جیسا کہ قبلا بھی گذرچکا ہے لہذا ابوبکر مدعی ہے اور بینہ و دلیل اس کو خود کو لانا چاہیے اورمنکر و مدعی علیہ پر بینہ و دلیل نہ ہونے کی صورت میں قسم کھانا ہے ۔

اس سے پہلے گذرچکا ہے کہ حضرت علی نے ابوبکر پر احتجاج کیااور فرمایا:
اگر کسی مسلمان کے پاس کوئی چیز ہو کہ وہ اس کا مالک ہو اس وقت میں یہ دعوی کروں کہ وہ مال میرا ہے تو کس سے بینہ و گواہ مانگوگے ؟ ابوبکر نے جواب دیا : آپ سے ۔
آپ نے فرمایا : تو پھر کیوں فاطمہ سے گواہ طلب کیے جب کہ فدک ان کے پاس تھا اور وہ پیغمبراکرمؐ کی زندگی میں بھی اوربعد میں بھی بعنوان مالک اس میں تصرف کررہی تھیں ۔اور کیوں مسلمانوں سے ان کے دعوی کے مطابق گوا ہ طلب نہیں کیے ؟ جیسا کہ میں نے دعوی کیا تھا تو مجھ سے گواہ مانگے ۔ ابوبکر خاموش ہوگئے ، عمر نے کہا اے علی یہ باتیں نہ کریں ہم آپ کے مقابلے میں گفتگو اور بحث کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ، اگر دو عادل گواہ لے آئیں تو صحیح ورنہ یہ تمام مسلمانوں کا مال ہے اور اس میں نہ آپ کا کوئی حق ہے اور نہ فاطمہ کا ۔
حضرت علی اور صدیقہ طاہرہ حضرت زہرا کے استدلال اور محکم و مضبوط حجت پر خوب غور و فکر کیجیے اور پھردوسری طرف عمر کے اس جملہ کو بھی دیکھیے کہ جو اس نے کہا : دعنا من کلامک فانا لا نقوی علی حجتک "ہم سے اس طرح کا کلام نہ کیجیے ہم میں آپ کی حجت و دلیل کامقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے ۔

جب انصار نے حضرت فاطمہ کی حجت و دلیل کو اس سلسلے میں کہ علی خلیفہ اور پیغمبراکرمؐ کے جانشین ہیں سنا تو کہنے لگے اے رسول کی بیٹی ہم نے اس مرد کے ہاتھ پر بیعت کرلی ہے اگر آپ کے شوہر اور ابن عم علی اس سے پہلے ہماری طرف آتے تو ہم ان کے طرف دار ہوتے ۔(۱)
دوسری جگہ پر مذکور ہے کہ اگر ہم نے آپ کی حجت و دلیل کو سنا ہوتا تو آپ سے کبھی بھی عدول و منحرف نہ ہوتے (۲)۔
کس طرح علی کی گواہی مورد قطع ویقین واقع نہ ہوئی جب کہ ایک اور گواہی ان کے ساتھ تھی اور کیوں صدیقہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا کو ایک عام عورت کی طرح مانا گیا، ان کے دعوے پر ان سے دلیل و بینہ کا مطالبہ کیا گیا ۔ جبکہ ہم یہ جانتے ہیں کہ بینہ ایک ظنی راستہ ہے کہ جو کسی احتمال کو ثابت کرنے کے لیے بنایا گیا ہے ۔ جب کہ حضرت فاطمہ زہرا کے کلام سے قطع و یقین کے بعد کہ جن کو خداوندعالم نے پاک و پاکیزہ قرار دیا اور پیغمبراکرمؐ نے اپنا ٹکڑا قرار دیا ، اصلاً ظنی راستہ کی کوئی ضرورت نہیں ہونی چاہیے تھی اس لیے کہ راہ یقین کے بعد راہ ظنی کا کوئی وجود و فائدہ نہیں ہے ۔

....

(۱) احتجاج طبرسی :۱ ۱۲۲۔ تفسیر قمی :۲ ۱۵٦۔ وسائل الشیعہ : ۲۷ ۲۹۳، حدیث ۳۳۷۸۱۔ اسی طرح کا کلام جنگ جمل سے پہلے عایشہ کی زبان پر بھی جاری ہوا ہے جس وقت امیرالمؤمنین نے اس پر احتجاج کیا تو عایشہ نے آپ کے نامہ کے جواب میں کہ جو عبداللہ ابن عباس اور زید بن صوحان لے کر گئے تھے ان سے کہا کہ میں آپ کی کسی بات کو رد نہیں کروں گی چونکہ مجھ کو معلوم ہے کہ میں علی ابن ابی طالب کے احتجاج کے جواب کی طاقت نہیں رکھتی ۔ الفتوح (ابن اعثم):۱ ٤۷۱۔
(۲) الامامۃ والسیاسۃ :۱ ۱۹۔ شرح نہج البلاغہ : ۱۳٦۔ بحار الانوار : ۲۸ ۱۸٦۔ و ۲۵۲۔ و ۳۵۵۔

اور اسی طرح جناب خزیمہ (ذوالشہادتین)کی گواہی کے واقعہ میں آنحضرتؐ کا اس اعرابی سے اختلاف کے سلسلے میں خزیمہ کی گواہی بغیر کسی کو شامل کیے ،قبول کرلی گئی جب کہ خزیمہ کی گواہی قول رسولؐ کی تائید و تصدیق ہی تھی اور آپؐ کے دعوی سے بڑھ کر کوئی اور بات نہ تھی ۔
ابوبکر اور تمام مسلمانوں پر لازم تھا کہ حضرت فاطمہ زہرا کی طرف سے گواہی دیتے چونکہ خداوندعالم نے ان کو پا ک و پاکیزہ قرار دیا ہے اور وہ سب آپ ہی کی تصدیق کرتے چونکہ خداوندعالم نے آپ کی تصدیق کی ہے جیسا کہ خزیمہ نے رسول اکرمؐ کے ساتھ کیا اور پھر رسول اکرمؐ نے خزیمہ کے فعل کی تائید فرمائی ۔(۱)
سید مرتضی نے قاضی القضات عبدالجبار ہمدانی کی رد میں تحریر فرمایا ہے کہ بینہ سے مراد مدعی کے گمان و ظن کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سچے ہونے کو ثابت کرنا ہے چونکہ عدالت میں کسی مدعیٰ کو بھی ثابت کرنے کے لیے ایک معتبر شہادت مانگی جاتی ہے اور اسی ظن و گمان کو تسلیم کرلیا جاتا ہے ، یہی وجہ ہے کہ حاکم کے لیے جائز ہے کہ گواہی کے بغیربھی اگر علم ہوجائے تو اپنے علم کے مطابق عمل کرے بلکہ اس کا علم ، گواہی سے قوی تر و بہتر ہے ، اور اسی وجہ سے اقرار ، بینہ سے زیادہ قوی ہے چونکہ اقرار اس گمان و ظن کو قوی کرنے اور مقام اثبات میں بہتر ہے ۔ اور جب اقرار ، قوت ظن کے اعتبا رسے حاکم کے نزدیک گواہی پر مقدم ہے تو علم بدرجہ اولی مقدم ہونا چاہیے ۔ چونکہ اقرار کی موجودگی میں گواہی کی ضرورت نہیں ہوتی اس لیے کہ قوی دلیل کی موجودگی میں ضعیف دلیل ساقط ہوجاتی ہے ۔

....

(۱) دلائل الصدق :۲ ۳۹.

۹۷

اسی طرح علم کی موجودگی میں کسی بھی چیز کی کہ جو ظن میں مؤثر ہو جیسے بینہ و شہادت وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔(۱)

لہٰذا حق ، علی ابن ابی طالب اور حضرت فاطمہ زہرا کے ساتھ ہے اور سب اس مسئلے سے واقف ہیں لیکن ان کی خواہشات نفسانی نے ان کو ابھارا کہ ایک ایسی چیز کا دعوی کریں کہ جو قرآن کریم ، سنت رسولؐ اور عقل سلیم کے مخالف ہو ۔

آپ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ مامون عباسی کے حضور میں بہت سے علماء جمع تھے کہ مسئلہ فدک اور پیغمبراکرمؐ کی میراث کا مسئلہ چھڑگیا، مامون نے سب کو لاجواب کردیا اس طرح کہ مامون نے حضرت علی کے فضائل کے بارے میں علماء سے سوال کیاان لوگوں نے آپ کے متعدد و نایاب فضائل بیان کیے اور پھر حضرت فاطمہ زہرا کے متعلق پوچھا تو آپ کے بارے میں بہت زیادہ فضائل کہ جو آپ کے والد گرامی سے مروی تھے نقل کیے ۔ پھر ام ایمن اور اسماء بنت عمیس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے پیغمبراکرمؐ سے روایت نقل کی کہ وہ دونوں اہل بہشت ہیں ۔

تب مامون نے کہا کیا جائز ہے کہ یہ کلام یا اعتقاد کہ علی ابن ابی طالب اتنے زہد و تقوی کے باوجود ناحق فاطمہ کی طرف سے گواہی دیں جب کہ خداوندعالم اور رسول خداؐنے اتنے زیادہ فضائل کی ان کے متعلق گواہی دی ہے ۔

....

(۱) الشافی فی الامامة : ٤ ۹٦۔ ۹۷. اسی سے نقل ہوا ہے شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) : ۱٦ ۲۷۳۔ ۲۷٤.

۹۸

کیا یہ جائز ہے کہ آنحضرتؐکے اتنے علم و فضل کے باوجود یہ کہا جائے کہ فاطمہ معصوم ہونے کے باوجود اور یہ کہ وہ عالمین کی عورتوں کی سردار اور اہل بہشت کی عورتوں کی سردار ہیں جیسا کہ آپ حضرات نے روایت کی ہے ایک ایسی چیز کا مطالبہ کریں کہ جو ان کی نہ ہو!۔اور اس کے ذریعہ تمام مسلمانوں کے حق میں ظلم کریں اور اس حق پر خدوندیکتا کی قسم کھائیں ۔

کیا جائز ہے کہ یہ کہا جائے کہ ام ایمن و اسماء نے ناحق گواہی دی ہے جبکہ وہ دونوں اہل بہشت ہیں ؟۔

بیشک حضرت فاطمہ زہرا اور ان کے گواہوں پر طعنہ زنی گویا کتاب خدا پر طعنہ اور دین خدا سے کفر ہے ۔ خداکی پناہ کہ یہ کلام صحیح ہو ۔(۱)

نہیں معلوم کہ کیسے ابوبکر نے علی کی گواہی کورد کیا جب کہ علی کامقام و مرتبہ خزیمہ بن ثابت ذوالشہادتین سے کم نہ تھا (۲) بلکہ علی ان سے بہت بلند و بالا ہیں ، وہ ہر عیب و رجس سے پاک ہیں ، وہ رسول خداؐکے بھائی ہیں بلکہ وہ رسول خداؐکے نفس و جان ہیں ۔

اوراگر اس کلام سے غض نظر کی جائے اور تسلیم کرلیا جائے کہ امام کی گواہی ایک عام مسلمان عادل کی گواہی سے زیادہ نہیں ہے تو بھی ابوبکر ایک شاہد کی جگہ پر حضرت فاطمہ زہرا کو قسم دے سکتے تھے آپ قسم کھاتیں اور مسئلہ حل ہوجاتا جبکہ یہ کام ابوبکر نے نہیں کیا ! کیوں؟ ۔

بلکہ ابوبکر نے صرف علی کی گواہی اور ام ایمن و اسماء کی گواہی کو رد کیا ۔

....

(۱) الطرائف ۲۵۰.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۲) یعنی ان کی گواہی دو گواہوں کی گواہیوں کے برابر ہے ۔

خدا کی قسم یہ مصیبت ہے بلکہ فتنہ ہے کہ جس سے بہت سے مقدسات آلودہ ہوگئے ہیں ، اور رسول خداؐکے نا م سے احکام خدا میں تغیر اور دین خدا کو تبدیل کیا گیا ہے ۔

حضرت فاطمہ زہرا بتول حق بجانب ہیں کہ یہ کہیں :

(الافی الفتنة سقطوا وان جهنم لمحيطة بالكافرين)(۱)

آگاہ ہوجاؤ کہ وہ لوگ فتنے میں جاپڑے ہیں اور بیشک جہنم کافروں کو گھیرے ہوئے ہے (۲)

مناسب ہے کہ ہم یہاں علی بن فارقی(کہ جو ابن ابی الحدید کے استادوں میں سے ہے)کا کلام پیش کریں جس وقت ابن ابی الحدید نے اس سے سوال کیا کہ کیا حضرت فاطمہ زہرا اپنے اس دعوی میں کہ فدک نحلہ و ہدیہ ہے کہ جو پیغمبراکرمؐ نے ان کو اپنی زندگی ہی میں عطا کردیا تھا ، سچی تھیں؟

فارقی نے جواب دیا: جی ہاں ۔

ابن ابی الحدید نے کہا: پس کیوں ابوبکر نے اس علم کے باوجود کہ حضرت فاطمہ زہرا سچی ہیں فدک ان کو واپس نہیں کیا ؟

فارقی مسکرایا اور بہت لطیف جواب دیا کہ جو اس کی شخصیت اور مزاج و مزاح کے مطابق تھا وہ یہ کہ اگر ابوبکر آج صرف حضرت فاطمہ زہرا کے سچی ہونے کی بنیاد پر ان کے دعوی کی تصدیق کرتے اور فدک ان کو واپس کردیتے تو کل کو وہ اپنے شوہر کے لیے خلافت کا دعوی کرتیں ۔

....

(۱) سورہ توبہ (۹)، آیت ۴۹.
(۲) یہ آیت حضرت فاطمہ زہرا کے خطبہ کا حصہ ہے کہ جس کا کچھ حصہ قبلا بھی گذر چکا ہے ۔

تو اب ابوبکر کے پاس کوئی جواب نہ تھا ۔ چونکہ جس بناء پر کل حضرت فاطمہ زہرا کی تصدیق کی تھی وہی بناء آج بھی موجود ہے کہ بغیر گواہی وبینہ حضرت فاطمہ زہرا، صدیقہ و سچی ہیں ۔(۱)

اب ہم پلٹتے ہیں اور سوال کرتے ہیں۔

کیا معقول ہے کہ جو چیز فاطمہ کا حق نہ ہو وہ اس کا مطالبہ فرمائیں، جب کہ وہ عالمین کی عورتوں کی سردار اور بہشت کی خواتین کی سردار ہیں ، اور ان کی طہارت و پاکیزگی و عصمت کے علاوہ خداوندعالم نے اپنی رضایت و غضب کو ان کی رضایت و غضب پر موقوف کردیا ہے ۔

کیاحضرت فاطمہ زہرا اس کا م سے مسلمانوں پر ظلم کرنا چاہتی تھیں اور ان کے مال کو غصب کرناچاہتی تھیں نعوذباللہ ۔

کیا حضرت علی کے لیے مناسب ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا کے حق میں ناحق گواہی دیں ؟ اور کیا ہوسکتا ہے کہ علی کی مخالفت کو حق بجانب فرض کیا جائے؟ جب کہ رسول خداؐکا ارشاد گرامی ہے : " علی حق کے ساتھ ہے اور حق علی کے ساتھ ہے ، پروردگار حق کو ادھر ادھر موڑ جدھر جدھر علی مڑے "۔

اور کیا جائز ہے کہ ام ایمن کہ جن کے لیے جنت کی بشارت ہو وہ جھوٹی گواہی دیں؟

جی ہاں ہمارے بس کی بات نہیں ہے کہ ابوبکر اور حضرت فاطمہ زہرا دونوں کو پاک و پاکیزہ اور جھوٹ سے بری مانیں ، چونکہ اگر ابوبکر کو اپنے دعوی میں کہ جو قطعا جھوٹے ہیں سچا مانیں اور ان کی تصدیق کریں تو اس کے مقابل کے دعوی کی تکذیب کرنا ہوگی اور اگران کو جھوٹا مانیں جیسا کہ حق بھی یہی ہے۔تو حضرت فاطمہ زہرا سچی و صدیقہ ہیں ۔

....

(۱) شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) :۱۶ ۲۸۴.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پس یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم صدیقیت کو جمع کریں اور دونوں کو صدیق مانیں چونکہ یہ کام تناقض گوئی ہے۔
اور مندرجہ ذیل احادیث کے سلسلے میں بھی امر یہی ہے ۔
"من خرج علی امام زمانہ " جو شخص اپنے زمانے کے امام کے خلاف قیام کرے ۔ یا
"من مات ولیس فی عنقہ بیعة" جو شخص مرجائے اور اس کی گردن پر کسی امام کی بیعت نہ ہو ۔یا

"من لم یعرف امام زمانہ " جو شخص اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانتا ہو ۔ یا
"من خرج من طاعة السلطان شبرا " جو شخص اپنے زمانے کے امام کی نافرمانی میں ایک بالشت بھی دورہو " مات میتة جاھلیة " تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے ۔
اگرفرضاً ہم یہ قبول کرلیں کہ یہ احادیث مذکورہ ابوبکر کے امام زمان ہونے پر دلالت کرتی ہیں تو مطلب یہ ہوگا کہ حضرت فاطمہ زہرا کہ جو نص قرآنی اور حدیث رسولؐکے اعتبار سے پاک و پاکیزہ اور طیب و طاہر ، عالمین کی عورتوں کی سردار، خواتین بہشت کی سردارہیں، ان کی موت جاہلیت کی موت ہوگی ۔نعوذ باللہ من ذالک۔
لیکن اگر ابوبکر کے امام زمان ہونے میں شک کریں ، دلیل نہ ہونے کی وجہ سے اور ان کے یہاں امام ہونے کی صلاحیت و لیاقت نہ ہونے کی وجہ سے اور بزرگان صحابہ کی مخالفت کی وجہ سے جیسے علی ، عباس ، و افراد بنی ہاشم وزبیر ، مقداد اور سعد بن عبادہ وغیرہ ،تب حضرت فاطمہ زہرا کا خروج ابوبکر کے خلاف مناسب و جائز ہے اور آپ کا اعتقاد کہ ابوبکر منحرف ہوگئے ہیں صحیح ہے ۔
لہذا ممکن نہیں ہے کہ دونوں نظریوں کو ایک جگہ جمع کیا جائے اور دونوں کو صحیح مانا جائے ۔

کس طرح ابوبکر و عمر ، حضرت علی کی گواہی کو ردکرتے ہیناور کہتے ہیں کہ علی نے اپنے حق میں گواہی دی ! جبکہ آنحضرت نہ دنیا کے طالب تھے اور نہ اس میں رغبت رکھتے تھے جیسا کہ کوئی بھی انسان ان کی سیرت یا کلام کہ جونہج البلاغہ میں مذکور ہے، کا مطالعہ کرے تو بخوبی اس حقیقت کودرک کرلے گا ۔ اور اسی سلسلے میں حضرت کا نامہ کہ جوعثمان بن حنیف والی بصرہ کو تحریر فرمایا ، موجود ہے کہ "وما اصنع بفدک و غیر فدک ، والنفس مظانھا فی غد جدث"(۱)
مجھے فدک و غیر فدک سے کیا مطلب جب کہ جان آدمی کا مقام قبر ہے ۔
ابوبکر نے حضرت علی کی گواہی کو قبول نہیں کیا اس لیے کہ وہ ان کے فائدے میں تھی تو پھر رسول اکرمؐ نے خزیمہ بن ثابت کی گواہی کوکیوں قبول فرمالیا جب کہ وہ بھی آنحضرتؐکے فائدے میں تھی ، بلکہ اس کی گواہی کو دوگواہیوں کے مقابلے کا مقا م عطا فرمایا ؟!۔
اس شخص کی گواہی سے کس طرح یقین حاصل نہ ہوا کہ جس کے بارے میں پیغمبراکرمؐ نے فرمایا ہے :" علی حق کے ساتھ ہے اور حق علی کے ساتھ اور حق علی پر موقوف ہے" ۔(۲)
جبکہ ابوبکر کو یہ علم تھا کہ علی ، ثقلین ، یعنی دو گرانبہا چیزوں میں سے ایک ہے ، قرآن کریم کے مقابل ایک ثقل اور گرانبہا حصہ ہے ، وہ ایسا گواہ ہے کہ جس کی گواہی رسول خداؐ کے حق میں خداوندعالم نے قبول کی ہے اور اس کو رسالت کا گواہ اور تصدیق کرنے والا قراردیا ہے ۔
....

(۱) نہج البلاغہ :۳ ۷۱، خط ۴۵.
(۲)شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) : ۲ ۲۹۷. الفصول المختارہ ۹۷، حدیث ۹۷. التعجب (کراجکی)۱۵.

لہذا ارشادہے ۔(افمن کان علی بینة من ربہ و یتلوہ شاہدمنہ)(۱)
کیا وہ شخص کہ جو اپنے پروردگار کی جانب سے روشن دلیل پر ہے اور اس کا گواہ بھی اس کی پیروی کرتا ہے (نامناسب بات کہہ سکتاہے)۔
اگر ان لوگوں کا استدلال کامل اور صحیح ہو کہ فدک کے مسئلے میں گواہی اپنے حدنصاب کو نہ پہنچ سکی چونکہ علی تنہا تھے اور ایک ام ایمن ۔ تو کیا خلفاء و حکام کی سیرت یہ نہیں رہی کہ ایک گواہ کی صورت میں دوسرے گواہ کی جگہ پر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قسم کھلاتے اور قضیہ کو حل کردیتے تھے ۔
کتاب الشہادات کنزالعمال میں مذکور ہے کہ بیشک رسول خداﷺ، ابوبکر ، عمر اور عثمان ایک گواہ کی صورت میں ایک قسم کھلاتے اور فیصلے کرتے تھے ۔(۲) دارقطنی نے علی سے روایت نقل کی ہے کہ ابوبکر و عمر اور عثمان ایک قسم اور ایک شاہد پر فیصلے کرتے تھے ۔(۳)
نیز حضرت علی سے روایت ہے کہ جبرئیل ، رسول خداﷺ پر نازل ہوئے یہ حکم الٰہی لے کر کہ ایک گواہ کی صورت میں ایک قسم لے کر فیصلہ کرو۔(٤)
ابن عباس سے منقول ہے کہ رسول خداﷺایک گواہ اور ایک قسم سے حکم صادر فرماتے تھے ۔(۵)
....

(۱) سورہ ہود(۱۱) ، آیت ۱۷. اور دیکھیے :۔ الدرالمنثور :۳ ۳۲٤.
(۲) کنزالعمال : ۷ ۲٦ ، حدیث ۱۷۷۸٦. دارقطنی سے منقول ہے ۔
(۳) سنن دارقطنی : ٤ ۱۳۷. السنن الکبری (بیہقی) : ۱۰ ۱۷۳.
(٤) کنزالعمال : ۵ ۸۲٦، حدیث ۱٤٤۹۸. الدرالمنثور : ٦ ۱۳۵.
(۵) صحیح مسلم :۵ ۱۲۸، کتاب الاقضیہ ،باب القضاء بالیمین و الشاہد.

۱۰٤
نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں تحریر کیا ہے کہ جمہور علماء اسلام ، صحابہ و تابعین سے لیکر آج تک تمام بلاد اسلامی میں ایک گواہ اور ایک قسم کے ساتھ مالی امور میں فیصلے ہوتے ہیں اور اسی کے قائل ہیں ابوبکر، علی ، عمر بن عبد العزیز اور مالک بن انس ، شافعی ، احمد اور مدینہ کے فقہا ء ،علماء حجاز اور دیگر شہروں کے بڑے بڑے علماء و مفتی ، ان کی دلیل وہ روایات ہیں کہ جو اس سلسلے میں بہت زیادہ مذکور ہیں ۔(۱)
کتاب شرح التلویح علی التوضیح میں مذکورہے کہ امام علی سے روایت ہے کہ پیغمبراکرمﷺ ، ابوبکر و عمر اور عثمان ایک گواہی اور ایک قسم کے ساتھ حکم صادر کرتے تھے ۔(۲)
ہم اگر ان نصوص و روایات کو جمع کریں ابوبکر کے اس کلام و قضاوت کے ساتھ کہ جو انہوں نے حضرت فاطمہ زہرا کے ساتھ انجام دی اور آپ سے کہا کہ" اے فاطمہ آپ اپنے قول مینسچی ہو اور عقل میں پختہ و کامل ہو آپ کا حق مارا نہیں جائے گا اور آپ کی سچائی و حقانیت سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی "اور آخر میں کہا " خداوندسچ کہتا ہے اور اس کے رسول نے سچ کہا اور اس کی بیٹی نے سچ کہا "تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ ابوبکر جھوٹے ہیں اور اپنے کلام میں سچے و صادق نہیں ہیں ۔
اگر ابوبکر جو کچھ کہہ رہے تھے اپنے اس کلام میں سچے تھے تو پھر کیوں فدک حضرت فاطمہ زہرا کو واپس نہیں کیا ؟. اس لیے کہ حق کا یقین حاصل ہونے کے بعد حاکم کے پاس اور کوئی راستہ باقی ہی نہیں رہتا کہ قضیہ کے حل کے لیے کسی اور طریقے کی تلاش و جستجو کرے۔
....

(۱) شرح نووی علی مسلم۱۲ ٤.
(۲) شرح التلویح علی التوضیح :۲ ۱۷.

۱۰۵
سنن ابی داؤد میں وارد ہے کہ حاکم کے لیے اگر ثابت ہوجائے کہ ایک گواہ بھی حق بجانب ہے اور سچا ہے تو اس کو چاہیے کہ اس پر اعتماد کرتے ہوئے فیصلہ کردے ۔(۱)
ترمذی نے اپنی اسناد کے ساتھ ابی جحیفہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے پیغمبراکرمﷺ کو دیکھا کہ آخر عمر میں گندمی چہرے کے ساتھ حکم کیا کہ ہم کو تیرہ (۱۳)جوان ناقے عطا کریں گے ہم اس خیال میں چلے گئے کہ ان کو بعد میں لے لیں گے ،وقت کے ساتھ ساتھ آنحضرتﷺ بھی دنیا سے رخصت ہوگئے اور ہم کو کچھ نہ ملا ،پس جس وقت ابوبکر حاکم ہوئے اور کہا کہ جو کوئی بھی کہ جس کو رسول خداﷺنے وعدہ دیا ہو وہ آئے میں اس کو پورا کروں گا میں ان کے پاس گیا اور ماجرے کو نقل کیا تو انہوں نے حکم دیا کہ ناقے عطا کیے جائیں ۔(۲)
صحیح بخاری کی کتب الکفالۃ ،باب من یکفل عن میت دینا میں روایت نقل ہوئی ہے کہ جابر بن عبداللہ انصاری نے زمان ابوبکر میں دعوی کیا کہ پیغمبراکرمﷺ نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ اس کو مال بحرین میں سے کچھ حصہ عطا کریں گے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پس ابوبکر نے بغیر اس کے کہ اس سے کوئی دلیل طلب کرتے اس کو بیت المال سے پندرہ سو دینار دیئے ۔(۳)

....

(۱) سنن ابی داوٗد :۲ ۱٦٦.
(۲) سنن ترمذی :٤ ۲۱۰، حدیث ۲۹۸۳. المعجم الکبیر: ۲۲ ۱۲۸.
(۳) دیکھیے :۔صحیح بخاری :۳ ۵۸، کتاب الاجارہ ، باب الکفالة فی القرض و الدیون ۔ و ۱۳۷ کتاب المظالم ،باب من لم یقبل الهدیة لعلة ۔

۱۰٦

ابن حجر نے فتح باری باب من یکفل عن میت دیناً میں اس حدیث کی شرح میں کہا ہے کہ ا س کا مطلب یہ ہوا کہ صحابہ کی خبر واحد عادل بھی قابل قبول ہے چاہے وہ اس کے نفع و فائدے ہی میں کیوں نہ ہو۔(۱)
یہاں پر یہ سوال کرنا مناسب و معقول ہے کہ کیا ابوبکر کے نزدیک ابو جحیفہ اور جابر بن عبداللہ انصاری حضرت فاطمہ زہرا سے زیادہ سچے تھے ؟ خصوصا آپ کے شوہر صدیق کی گواہی کے باوجود بھی کہ جو نفس پیغمبرؐاور ان کے وصی ہیں نیز ام ایمن و اسماء کی گواہی کے باوجود کہ وہ دونوں اہل بہشت ہیں ، یا یہ کہ مسئلہ ایک سیاسی و حکومتی اور دنیوی تھا ۔
اس تمام گفتگو کے بعد بھی کیا ایجی کی ابوبکر کی جانب سے عذرتراشی آپ کو قانع کرسکتی ہے کہ جو اس نے تحریر کی ہے کہ۔
اگر یہ کہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا نے ادعی کیا کہ فدک نحلہ ہے اور اس پر علی و حسن و حسین اور ام کلثوم نے گواہی دی تو پھر ابوبکر نے کیوں قبول نہ کیا اور ان کی گواہیوں کو رد کردیا ؟۔
تو اس کا جواب یہ ہے کہ حسن و حسین کی گواہی فرعیت کی وجہ سے (مدعی کے بیٹے ہونے کی وجہ سے رد ہوئی) اور علی و ام کلثوم کی گواہی بینہ و شہادت کے حد نصا ب تک نہیں پہنچی تھی ۔ اور شاید ابوبکرکے نزدیک گوا ہ اور ایک قسم کا رواج نہ تھا چونکہ یہ بہت سے علماء کا نظریہ ہے ۔(۲)

....

(۱) فتح الباری :٤ ۳۸۹.
(۲) المواقف (ایجی) :۳ ۵۹۸، مقصد چہارم.

۱۰۷

اس کلام کو پڑھیے اور تعجب کیجیے اور خود ہی قضاوت و فیصلہ کیجیے چونکہ آپ ابوبکر کے نظریہ سے واقف ہوچکے ہیں کہ وہ ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرتے تھے ، بلکہ یہ بھی واضح ہوچکا ہے کہ وہ بغیر گواہی کے صرف ادعی پر بھی حکم کردیتے تھے اور مدعی کو مال دیتے تھے ۔

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

طرفین کے نزدیک جھوٹ بولنے کے اسباب
ا ب ذرا غور و فکر کرنے کے بعد آئیں دیکھیں کہ کیا ابوبکر واقعا سچے اور صدیق ہیں یا صدیق حضرت علی ابن ابی طالب ہیں ؟۔
حضرت امیر المؤمنین علی نے اپنے کلام میں اپنی اس مظلومیت کی طرف اشارہ فرمایا ہے :
" مازلت مذ قبض رسول اللہ مظلوما و لقد بلغنی انکم تقولون علی یکذب قاتلکم اللہ فعلی من اکذب أ علی اللہ فانا اول من آمن بہ ام علی نبیہ فانا اول من صدقہ "(۱)

جب سے پیغمبر اکرمؐ کی رحلت ہوئی ہے تب ہی سے میں مظلوم ہوں اور مجھ کو خبر ملی ہے کہ آپ لوگ کہتے ہو کہ علی جھوٹ بولتے ہیں ،خدا آپ کو ہلاک کرے میں کس پر جھوٹ بولتا ہوں ؟ کیا میں خدا پر جھوٹ بولتا ہوں جب کہ سب سے پہلے اس پر میں ایمان لایا ہوں یا اس کے نبی پر جھوٹ بولتا ہوں ؟ جب کہ سب سے پہلے میں نے آپؐ کی تصدیق کی ہے ۔

....

(۱) نہج البلاغہ: ۱ ۱۱۹، حظبہ ۷۱. خصائص الائمہ(سید رضی) ۹۹. الارشاد:۱ ۲۷۹. بحار الانوار :۳۹ ۳۵۲. ینابیع المودۃ :۳ ۴۳۶.

۱۱۰

امام کی اس فرمایش میں بہت دقیق اور بہت خوبصورت معانی اور ایک عظیم احتجاج و مناظرہ پوشیدہ ہے ۔ چونکہ حقیقت میں کیا دلیل و توجیہ پیش کی جاسکتی ہے اس بات پر کہ علی خدا پر جھوٹ بولیں جب کہ علی وہ شخص ہیں کہ جن کے بارے میں اور آپ کے خاندان کے بارے میں قرآن کریم کی متعدد اور بہت زیادہ آیات نازل ہوئی ہیں جیسے آیہ تطہیر ، آیہ مباہلہ ، آیہ مودت، سورہ دہر اور مذکورہ ذیل آیات کہ جن میں خداوندعالم کا ارشادگرامی ہے :

۱۔ (واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا)(۱)

اور سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو۔

تفسیر عیاشی میں مذکور ہے کہ علی ابن ابی طالب ، خداوندعالم کی مضبوط رسی ہے ۔(۲)

۲۔ (کونو امع الصادقین)(۳)سچوں کے ساتھ ہوجاؤ۔

روایت میں آیاہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو جناب سلمان نے پوچھا کہ اے پیغمبرخداؐکیا یہ آیت عام ہے یا خاص ؟ آنحضرتؐنے فرمایا تمام مومنوں کو حکم ہوا ہے کہ سچوں کے ساتھ ہوجائیں لیکن صادقین سے مراد خاص افراد ہیں میرے بھائی علی اور ان کے بعد اوصیاء قیامت تک۔(۴)

....

(۱) سورہ آل عمران(۳) ، آیت ۱۰۳.
(۲) تفسیر عیاشی :۱ ۱۹۴، حدیث ۱۲۲.
(۳) سورہ توبہ (۹)، آیت ۱۱۹.
(۴)کمال الدین و تمام النعمۃ ۲۷۸، باب ۲۴، حدیث ۲۵.

۱۱۱

۳ ۔ (ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ)(۱)

بیشک یہ میرا سیدھا راستہ ہے پس اس کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تم کو سیدھے راستے سے جدا کردیں گے ۔

روضۃ الواعظین میں مذکورہے کہ پیغمبراکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے خدا وندعالم سے چاہا کہ اس آیت کو علی کے بارے میں قرار د ے خداوندکریم نے قبول فرمایا اور ایسا ہی کیا ۔(۲)

اور یہ بھی پیغمبراکرمؐ سے مروی ہے کہ آپؐنے فرمایا : میں وہی صراط مستقیم ہوں کہ جس کی پیروی کا خداوندعالم نے تم کو حکم دیا ہے اور میرے بعد علی ،صر اط مستقیم ہے اور اس کے بعد علی کی نسل میں سے میرے بیٹے خدا کی طرف سے سیدھا راستہ ہیں ۔(۳)

۴۔ (یا ایھاالذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعو ا الرسول و اولی الامر منکم)(۴)

اے ایمان لانے والو خدا کی اطاعت کرو اورر سول اور اولی الامر کی اطاعت کر و کہ جو تم ہی میں سے ہے ۔

....

(۱) سورہ انعام (۷)، آیت ۱۵۳.
(۲) روضۃ الواعظین :۱ ۱۰۶.
(۳) احتجاج طبرسی :۱ ۷۸-۷۹، حدیث الغدیر.
(۴) سورہ نساء (۴)، آیت ۵۹.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱۱۲

جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی میں نے رسول خداؐسے سوال کیا : یارسول اللہ ہم نے اللہ اور رسول کو تو پہچان لیا لیکن یہ اولی الامر کون ہے ؟کہ جس کی اطاعت آپ کی اطاعت کے ساتھ ساتھ ہم پر واجب کی گئی ہے ، پیغمبراکرمؐ نے فرمایا: اے جابر وہ میرے خلفاء اور مسلمانوں کے امام ہیں میرے بعد کہ ان میں سے اول علی ابن ابی طالب اور ان کے بعد حسن پھر حسین ہیں۔(۱)

۵۔ (فاسئلو ا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون)(۲) آپ اگر نہیں جانتے تو اہل ذکر سے سوال کرو ۔ روایات میں آیاہے کہ ذکر سے مراد پیغمبراکرمؐ اور اہل ذکر سے آنحضرتؐ کے اہل بیت مراد ہیں ۔ (۳)

۶۔ (ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی و یتبع غیرسبیل المؤمنین نولہ ما تو لی و نصلہ جھنم و سائت مصیرا)(٤) راہ حق و ہدایت روشن ہونے کے بعد بھی جو شخص پیغمبراکرمؐسے اختلاف کرے اور مؤمنین کے راستے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ اختیار کرے تو اس کو اسی راستے پر چھوڑدیں گے کہ جو اس نے اختیار کیا ہے اور اس کو جہنم تک پہنچادیں گے ،کہ جو بہت برا راستہ ہے ۔

....

(۱) ۱ کمال الدین و تمام النعمۃ ۲۵۳،باب ۲۳۔ حدیث ۳۔
(۲) سورہ نحل (۱٦)، آیت ٤۳۔
(۳) دیکھیے :۔ اصول کافی :۱ ۲۱۰، حدیث ۱۔۳۔ تفسیر قمی :۲ ٦۸۔ تفسیر عیا شی :۲ ۲٦۰،حدیث ۳۲۔ بصائر الدرجات ٦۰،باب ۱۹، حدیث ۱۰و۱۳۔ (٤) سورہ نسائ(٤)، آیت ۱۱۵۔

۱۱۳

۷۔ (انما انت منذر و لکل قوم ھاد)(۱)

بیشک آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے ۔

تفسیر مجمع البیان میں مذکورہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول خداؐنے فرمایا : میں ڈرانے والاہوں اور میرے بعد علی ہادی ہے اے علی ہدایت پانے والے آپ سے ہدایت پائیں گے ۔(۲)

۸۔ (انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویوتون الزکاۃ و ھم راکعون)(۳)

آپ کا ولی اور سر پرست صرف خدا ہے اور اس کا رسول اور وہ مومنین کہ جو نماز قائم کرتے اور حالت رکوع میں زکات دیتے ہیں (اور جو شخص بھی خدااور اس کے رسول اور ان مومنین کو اپنا ولی قراردے و ہ حزب اللہ کے دائرے میں ہے اور بیشک وہ افراد کہ جو حزب اللہ کے زمرے میں ہیں کامیاب ہیں)

کتاب کافی میں حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ والذین آمنوا سے مراد علی اور قیامت تک آپ کی اولاد آئمہ ہیں ۔(٤)

....

(۱) سورہ رعد(۱۳)، آیت ۷۔
(۲) مجمع البیان :۵و٦ ۲۸۷۔
(۳) سورہ مائدہ (۵)، آیت ۵۵و ۵٦۔
(٤) اصول کافی :۱ ۲۸۸،حدیث ۳۔

۱۱٤

حضرت امام محمد باقر سے روایت ہے کہ یہودیوں میں سے ایک گروہ نے اسلام قبول کیا اور پیغمبراکرمؐ کے پاس آئے اور آپؐسے سوال کیا کہ آپ کا وصی اور جانشین کون ہے ، آپ کے بعد ہمارا ولی و سرپرست کون ہے ؟ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (انما ولیکم اللہ و رسولہ ---) پیغمبراکرمؐنے ان لوگوں سے فرمایا اٹھیے اور مسجد کی طرف چلیے وہ سب کے سب مسجد کی طرف چل پڑے اسی دوران ایک فقیر کو دیکھا کہ جو مسجد سے باہر نکل رہا تھا پیغمبراکرمؐ نے سوال کیا: اے سائل کیا تجھ کو کسی نے کچھ دیا ؟ اس نے کہا؟ جی ہاں یہ انگوٹھی ، پیغمبراکرمؐ نے معلوم کیا : کس شخص نے یہ انگوٹھی تجھے دی ؟ فقیر نے کہا : اس شخص نے کہ جو نماز پڑھ رہا ہے ۔ آپ نے معلوم کیا : کس حالت میں یہ انگوٹھی تجھ کو دی ؟ اس نے کہا : حالت رکوع میں ۔

پیغمبراکرمؐ نے یہ سن کر تکبیر کہی اور تمام اہل مسجد نے تکبیر کہی پھر پیغمبراکرمؐ نے فرمایا: علی ابن ابی طالب آپ کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ولی و سرپرست ہے۔ سب نے کہا ہم راضی ہیں کہ اللہ ہمارا پروردگار، محمد ہمارا رسول ہے اور علی ابن ابی طالب ہمارے ولی و سرپرست ہیں ، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (ومن یتول اللہ و رسولہ)(۱)
اور ان کے علاوہ بہت سی دوسری آیات کہ جو اس سلسلے میں نازل ہوئی ہیں اور تفاسیر و دوسری کتابوں میں ان باتونکی طرف اشارہ ہوا ہے ۔

....

(۱) امالی (شیخ صدوق) ۱۰۷-۱۰۸، مجلس ۲۶،حدیث ٤.

۱۱۵

پیغمبراسلامؐپر جھوٹ بولنا چاپلوسی ،چمچے اور تملق مزاج لوگوں کا کام ہے اور وہ یہ حرکت کرتے ہیں کہ جو خواہشات نفس کے پیروکار ہیں یا وہ افراد کہ جو حقیقت میں اسلام کے دشمن ہیں لیکن اپنے آپ کو مسلمانوں کی صفوں میں کھڑا کرلیا ہے ۔یا وہ لوگ کہ جنہوں نے اپنی قلعی و حقیقت کھلنے کے خوف سے پیغمبراکرمؐ کو ستایا اور آپ پر جھوٹ کا الزام لگایا ہے یہ وہی لوگ ہیں کہ جو پیغمبراکرمؐ کے اوپر کوڑا پھینکتے تھے اور آپ کے راستے میں کانٹے بچھاتے تھے ۔
جبکہ حضرت امام علی ابن ابی طالب آپ کے چچا زاد بھائی ہیں اور وہ ہیں کہ جنہوننے اپنی جان اور خون سے پیغمبراکرمؐ کی محافظت کی، آپؐ سے دفاع کیا اور آپ پہلے فرد ہیں کہ جنہوں نے پیغمبراکرمؐ کی نبوت و رسالت کو قبول کیا ، اور آپ سے خطرات کو ٹالنے کے لیے آپ کے بستر پر سوئے ، جو شخص اس طرح کا ہو اوراس طرح کے امتیازات رکھتاہو کیا یہ معقول ہے کہ وہ پیغمبراکرمؐ پر جھوٹ بولے ؟.

یہ کس طرح ممکن ہے کہ علی پیغمبراکرمؐ پر جھوٹ کی تہمت لگائیں جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ سیکڑوں حدیثین حضرت علی کے مدح میں پیغمبر اکرمؐ سے مروی ہیں ، مذکورہ ذیل روایات صرف نمونے کے طور پر پیش خدمت ہیں کہ جو پیغمبراکرمؐ نے حضرت علی کے بارے میں فرمایا :
* "امام المتقین وقائد الغر المحجلین"(۱)
علی متقین اور پرہیزگاروں کے امام اور سفید و نورانی پیشانی والوں کے قائد ہیں۔

....

(۱) اس حدیث کے منابع و مصادر سے آشنائی کے لیے دیکھیے :۔ المراجعات (شرف الدین) ۳٤۰، مراجعہ ٤۸.

۱۱٦

* " ھذا امیر البررة وقاتل الفجرة منصورمن نصرہ مخذول من خذلہ"(۱)
یہ علی، نیک وصالحین کے امیر ،فاسقین و فاجرین کے قاتل اور جو اس کی مدد کرے وہ کامیاب ہے اور جو اس کو پست و خوار سمجھے وہ خود ذلیل ہے ۔
* " انا مدینة العلم و علی بابھا فمن اراد العلم فلیات الباب "(۲)
میں علم کا شہرہوں اورعلی اس کے دروازہ ہیں پس جس کو علم چاہیے وہ دروازے سے داخل ہو۔
* " انت تبین لامتی ما اختلفوافیہ من بعدی"(۳)
آپ اے علی میرے بعد میری امت کے لیے وضاحت کرینگے جن مسائل میں وہ اختلاف کریں۔

....

(۱) مستدرک حاکم :۳ ۱۲۹. حاکم کا بیان ہے کہ اس حدیث کے اسناد صحیح ہیں اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا ہے . تاریخ بغداد : ٤ ٤٤۱، ترجمہ ۲۲۳۱.
(۲) المعجم الکبیر : ۱۱ ٥٥(بہ نقل از ابن عباس). مستدرک حاکم :۳ ۱۲٦(حاکم کا بیان ہے کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا ہے) اور ۱۲۷ صفحہ پر اس حدیث کو جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل کیا ہے . فیض القدیر :۱ ٤۹. اسد الغابہ : ٤ ۲۲.
(۳) مستدرک حاکم:۳ ۱۲۲ .حاکم کا بیان ہے کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا ہے . تاریخ دمشق : ٤۲ ۳۸۷.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

١١٧

* " اناالمنذر و علی الھادی و بک یا علی یھتدی المھتدون من بعدی"(١)

میں ڈرانے والاہوں اور علی ہادی ہیں ، اور اے علی میرے بعدہدایت پانے والے آپ سے ہدایت پائیں گے ۔

* " ان الامۃ ستغدربک بعدی وانت تعیش علی امتی و تقتل علی سنتی من احبک احبنی ومن ابغضک ابغضنی و ان ھذہ ستخضب من ھذا (یعنی لحیتہ من راسہ)"(٢) اے علی میرے بعد میری امت آپ سے خیانت کرے گی جب کہ آپ کی زندگی میرے آئین و روش پر ہوگی اور میری سنت کے احیاء میں قتل کردیے جاؤ گے اور جو آپ کو دوست رکھے وہ مجھ کو دوست رکھتا ہے اور جوآپ سے بغض رکھے وہ مجھ سے بغض، اور میر ا دشمن ہے ۔اور عنقریب آپ کی ڈاڑھی آپ کے سر کے خون سے رنگین ہوگی ۔

....

(١) تفسیر طبری :١٣ ١٤٢(بہ نقل از ابن عباس) ۔ فتح الباری : ٨ ٢٨٥(ابن حجر کا بیان ہے کہ اس حدیث کے اسناد حسن ہیں) ۔ الدر المنثور : ٤ ٤٥.(اس ماخذ میں وارد ہے کہ اس حدیث کو ابن حجر ، ابن مردویہ اور ابونعیم نے المعرفت میں اور دیلمی ، ابن عساکر ، ابن نجار اور اسی طرح حاکم نے عباد بن عبداللہ اسدی سے کہ اس نے علی سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور بخاری و مسلم نے نقل نہیں کیا ہے) دیکھیے:۔ مستدرک حاکم :٣ ١٣٠.

(٢) اس حدیث کو حاکم نے مستدرک :٣ ١٤٢ میں نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ذہبی نے اس کو اپنی تلخیص میں صحیح جانا ہے ۔ کنزالعمال :١١ ٢٩٧، حدیث ١٣٥٦٢.اسی طرح کی روایت شیعہ طرق سے بھی نقل ہوئی ہے جیسا کہ عیون اخبار الرضا :١ ٧٢، حدیث ٣٠٦، میں وارد ہے ۔

١١٨

عمر بن خطاب سے منقول ہے انہوں نے کہا: علی کو تین ایسی خصلتیں ملیں کہ اگر مجھ کو ان میں سے ایک بھی مل جاتی تو اس سے کہیں زیادہ بہتر تھی کہ مجھ کو لال بالوں والے اونٹ دیئے جائیں ۔

لوگوں نے معلوم کیا کہ وہ علی کی کیا خصوصیتیں ہیں؟تو کہا : علی کی فاطمہ دختر رسول خداؐسے شادی ہونا ، اور آپ کا پیغمبر اکرمؐ کے ساتھ مسجدمیں سونا اور ہر وہ چیز کہ جو پیغمبر اکرمؐ کے لیے مسجد میں حلال تھی آپ کے لیے بھی حلال تھی اور آپ کو روزخیبر علم کا دیا جانا ۔(١)

مسلم نے سعد بن وقاص سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے ۔(٢)

اور اسی طرح کے مضمون کی روایت ابن عباس سے نقل ہوئی ہے ۔(٣)

جس کے حصے اور نصیب میں خدا اور رسول سے اس قدر فضائل و کمالات ہوں تو کیا اس کے لیے یہ تصور کرنا ممکن ہے کہ وہ خدا اور رسول پر جھوٹ بولے ۔

صدیق اکبرحضرت علی اور صدیقہ کبری حضرت فاطمہ زہرا کی تصدیق نہ کرنا یا ان کی بات رد کرنا ۔ ان دونوں کی فضیلت میں اتنی زیادہ احادیث صحیحہ و متواترہ ہونے کے باوجود ۔ گویا رسول خداؐ کی تکذیب کرنا ہے خصوصاًان روایات میں کہ جن کے صحیح ہونے پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے ۔

....

(١) مصنف ابن ابی شیبہ :٧ ٥٠٠، حدیث ٣٦. مستدرک حاکم :٣ ١٢٥.(حاکم کا بیان ہے کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا ہے) ۔ مجمع الزوائد :٩ ١٢٠.

(٢) صحیح مسلم ١٢٠ کتاب فضائل الصحابہ ، فضائل علی ۔ سنن ترمذی :٥ ٣٠١، حدیث ٣٨٠٨.

(٣) المعجم الاوسط : ٨ ٢١٢ ۔ مجمع الزوائد : ٩ ١٢٠. مستدرک حاکم :٣٠ ١١١. تاریخ دمشق :٤٢ ٧٢. شواہد التنزیل : ١ ٢٢.

١١٩

وہ لوگ کہ جو تاریخ اسلام کا حقیقت مندانہ مطالعہ کرتے ہیں وہ اچھی طرح درک کرلیتے ہیں کہ خدا اور رسول پر ان لوگوں نے جھوٹ بولا ہے کہ جن کے یہاں زمانہ جاہلیت کی طرف تمایل اور تعصب تھا ، یا خواہشات نفس کے تابع تھے ، یا حکومت و جاہ طلب، اور یا پھر فکری اعتبار سے پست تھے اور یہ لوگ عموماً وہ تھے کہ جو مسلمانوں کی تلوار کے خوف سے ایمان لائے تھے، اپنی جان کے خوف میں جہاد پر بھی نہ گئے اور اگر گئے بھی تو مسلمانوں کی صفوں میں رخنہ و تفرقہ ڈالا ۔ جیسے فتح مکہ کے دن اسلام قبو ل کرنے والے اور اس کے بعد والے یا منافق افراد وغیرہ۔

یہ تمام اسباب ۔ کہ جن کی سزا اور بھگتان بہت سنگین ہے ۔ حضرت علی ابن ابی طالب ، حضرت فاطمہ زہرا ، جناب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خدیجہ اور تمام ہی اہل بیت علیہم السلام کے حق میں کہ جن کو خداوندعالم نے پاک و پاکیزہ رکھا ہے ، منتفی ہیں ، اور یہی وجہ ہے کہ صدیق اکبر حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کا ارشاد گرامی ہے :
" ما کذبت ولا کذبت "(۱)
نہ میں نے کبھی جھوٹ بولا اور نہ مجھ پر(رسول خداؐکی جانب سے) کبھی جھوٹ بولا گیا ۔
اور یہ اسباب ، اہل بیت علیہم السلام کے پیرو وتابع حضرات جیسے سلمان ، مقداد ، ابوذر ، عمار ، ابن عباس ، حذیفہ بن یمان اور خزیمہ بن ثابت ذوالشہادتین وغیرہ کے یہاں بھی منتفی و محال ہیں
....

(۱) مسند احمد : ۱ ۱۳۹۔۱٤۱۔ مستدرک حاکم:۲ ١٥٤۔ (حاکم کا بیان ہے کہ یہ حدیث بہ شرط شیخین صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا ہے) ۔ السنن الکبری (بیہقی) :۲ ۳۷۱۔ مسند ابی داوٗد ۲٤۔ المصنف(عبد الرزاق) :۳ ۳٥۸، حدیث ٥۹٦۲۔

۱۲۰

اس لیے کہ ان حضرات کی صدق وصفائی اور فضائل میں خود رسول اکرمؐ سے روایات وارد ہیں اور یہ لوگ صدق و صفائی میں مشہور ہیں ان پر سیاسی حوادث اور خواہشات نفس کا غلبہ نہیں ہوا اور ان میں سے کوئی ایک بھی حدیث کے جعل و گھڑنے اور جھوٹ سے متہم نہیں ہوا ہے ۔ ان کے بر خلاف حاکم اور ان کے پیروکاروں کے یہاں جعل حدیث اور جھوٹ کا بازار گرم ہے جیسے کعب الاحبار ، وھب بن منبہ ، سمرہ بن جندب اور ابوھریرہ وغیرہ ۔
جی ہاں ! حضرت فاطمہ زہرا کی سچائی اور راست گوئی کی تصدیق ہوئی ہے ۔ اور بیشک آپ اور آپ کے شوہرحضرت امیرالمؤمنین سیاسی امور وشخصی معاملات میں جھٹلائے گئے حضرت فاطمہ زہرا بیت الشرف سے باہر تشریف لائیں تاکہ لوگوں کو یہ تاکید کرسکیں کہ وہ رسول خداؐ کی بیٹی ہیں اور وہ اپنے قول و فعل میں سچی ہیں ، پس جو کچھ بھی فرمائیں وہ غلط و جھوٹ نہیں ہے اور جوکام بھی انجام دیں وہ کسی کے حق میں ظلم و زیادتی نہیں ہے ۔
اے لوگو! یہ جان لو کہ میں فاطمہ اور میرے باپ محمدؐ ہیں ، میرا اول و آخر کلام یہ ہے کہ میں کوئی غلط بات نہیں کہتی اور جو کام کرتی ہوں اس میں کسی پر ظلم و ستم نہیں کرتی ۔
(لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم)(۱) خدا کی قسم آپ ہی میں سے آپ کے درمیان پیغمبرآئے کہ جس پر آپ کے رنج و تکلیف دشوار تھی اور جو آپ لوگوں کی کامیابی و سعادت کے لیے حرص و طمع کرتے اور مومنین کے متعلق بہت مہربان و دل سوز تھے ۔
....

(۱) سورہ توبہ(۹)، آیت ۱۲۸۔

۱۲۱

اگر ان کے نسب کو دیکھنا ہے اور ان کو پہچاننا ہے تو دیکھوگے کہ وہ میرے باپ ہیں نہ کہ آپ کی عورتوں کے باپ ۔
اور میر ے ابن عم علی کے بھائی ہیں نہ کہ تم مردوں کے ، اور یہ کتنی نیک نسبت ہے کہ جومجھے ان سے ہے ۔
انہوں نے اپنی الٰہی رسالت کو انجام دیا اور خداوندعالم کی جانب سے عذاب کے اسباب و علل کو پہچنوادیا ہے ---(۱)
ابوبکر اور ان کے پیرو کار و طرف دار حضرت فاطمہ زہرا کے اسلام میں مقام و منزلت سے اچھی طرح واقف تھے اور جان بوجھ کر آپ کی منزلت و شان میں تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے تھے اور اپنے آپ کو نادانی میں ڈالے ہوئے تھے اور جہاں کہیں بھی حضرت فاطمہ زہرا کے مقا م کا اعتراف کیا وہ از راہ اکراہ تھا، حقیقت مندانہ نہیں تھا بلکہ اپنے نئے نئے حربوں سے آپ کو آپ کے مقام سے اوروہ منزلت کہ جو آپ کو خدا نے عطا فرمائی تھی گرانے کی کوشش کرتے تھے ۔
اگر ان لوگوں کے افعال کی بہترین توجیہ و تاویل کی جائے تو یہ ہوگی کہ وہ لوگ مقام رسالت و حقائق الٰہی سے ناآشنا تھے اور معرفت نام کی ان کے پاس کوئی چیز نہ تھی اگر امیر المؤمنین کے احتجاج پرکہ جو آپ نے ابوبکر پر کیا ، غور کریں تو معلوم ہوجائے گا کہ ابوبکر حقیقت وحی و رسالت کی کما حقہ معرفت نہیں رکھتے تھے ، چونکہ جب امیرالمؤمنین نے ان کی زبان سے یہ کہلوالیا کہ آیت تطہیر ان حضرا ت کی شان میں نازل ہوئی ہے تب فرمایا :
....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۱) شرح الاخبار :۳ ۳٤. احتجاج طبرسی :۱ ۱۳٤. شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) :۱٦ ۲۱۲.

اگر مسلمان یہ گواہی دیں کہ فاطمہ زہرا کسی غلط فعل کی مرتکب ہوئی ہیں تو آپ ان کے ساتھ کیا برتاؤ کریں گے ؟ ابوبکر نے کہا : عام مسلمان عورتوں کی طرح ان پر بھی حد جاری کروں گا !۔ آپ نے فرمایا : اس صورت میں آپ خداوندعالم کے نزدیک کافروں میں سے ہوں گے ۔ ابوبکر نے کہا: وہ کیسے ؟

آپ نے فرمایا : چونکہ حضرت فاطمہ زہرا کی پاکیزگی و طہارت پر خداوندعالم کی گواہی کو رد کردیا اور ان کے خلاف مسلمانوں کی گواہی کو قبول کرلیا ۔ اسی طرح خداوندعالم اور رسول خداؐ کے حکم کو فدک کے سلسلے میں کہ جو آپ کے لیے قرار دیا تھا اورآپ پیغمبراکرمؐ کی زندگی ہی میں اس کی مالک تھیں، رد کردیا ہے ۔

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

عالم غیب اور عالم مادہ

یہ واضح ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ اور مشرکین عرب اپنی سطحی فکر پر زندگی گذار رہے تھے ، اگر ان کے حالات پر غور کریں تو روشن ہوجائے گا کہ وہ حقیقت رسالت کودرک نہ کرنے کی وجہ سے جو کچھ بھی پیغمبراکرمؐ لائے تھے اس پر اعتراض کرتے اور کہتے تھے کہ کیوں پیغمبراکرمؐ ایک عظیم بادشاہ کی طرح نہیں ہیں ؟آپ کے پاس کیوں مال و دولت کے انبار نہیں ہیں ؟ ۔

کس طرح خد اوندعالم مردوں کو زندہ کرے گا ؟ کس طرح لوگ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جائیں گے ؟۔

اور اس طرح کے ہزاروں سوال ۔

یہ تمام سوالات مشرکین کی جانب سے ہیں کہ جن میں سے زیادہ تر مادی اور امور حسی سے مربوط ہیں کہ جن کا عالم غیب سے کوئی تعلق نہیں ہے جب کہ خداوندعالم نے مؤمنین سے غیب پر ایمان لانے کی فرمائش کی ہے کہ تمام حوادث کو ایک مادی نگاہ سے نہ دیکھا جائے بلکہ عالم غیب پر ایمان رکھا جائے ۔

حدیثی منابع و مصادر میں ابوبکر کے متعلق نقل ہوا ہے کہ وہ جنگ حنین میں بعض غیبی حوادث کے متعلق مادی نظر رکھتے تھے اسی لیے کہا کہ ہم آج قلت افراد کی وجہ سے اصلاًکامیاب نہیں ہوسکتے!

خدا اور اس کے رسول نے اس مادی فکر کو پسند نہ فرمایا چونکہ ان کا مقصد ایمان اور غیبی مدد پر یقین کو تقویت دینا تھا ، لہٰذا ارشاد فرمایا :

(ویوم حنین اذاعجبتکم کثرتکم)(۱)

اور روز حنین ان کی زیادتی نے تم کو تعجب میں ڈا ل دیا۔

بہت سے مسلمان اسی سطحی فکر پر ایمان لائے ہوئے تھے اور ان کی نظر اکثر امور کے متعلق مادی ہوا کرتی تھی ، ہر چیز کو اس کے ظاہری اعتبار سے دیکھتے اور اس کو معیار قرار دیتے تھے ،انبیاء و اولیا ء اور اللہ کے نیک بندوں کے مقامات اور ان کی معنوی شأن و منزلت کے متعلق شک و شبہہ کرتے اور یہ دعوی کرتے کہ ان حضرات کے بدن مٹی میں ملنے اور خاک ہوجانے کے باوجود کیسے یہ لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے ؟ جب کہ یہ فکرظاہری ، حیات مادی اور دنیوی خیال کی وجہ سے ہے کہ جو زمانہ جاہلیت سے سرچشمہ لے رہی ہے اور اسی کی دین ہے ۔

اگر یہ لوگ خداوندعالم کے اس فرمان کو کہ جس میں ارشاد ہے (کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ واللہ مع الصابرین) (۲) چہ بسا تھوڑے لوگ ، خدا وندعالم کے اذن سے زیادہ لوگوں پر غالب آجاتے ہیں اور خداوندعالم صبر کرنے والونکے ساتھ ہے ۔حقیقت میں درک کرتے تو انبیاء اور اوصیاء کے مقامات کو کہ جو خداوندعالم نے ان کو عطا فرمائے ہیں خوب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سمجھ لیتے اور پھر کبھی شک نہ کرتے اور بے اساس و بے بنیاد اور بیہودہ باتیں نہ کرتے ۔

....

(١) سورہ توبہ (٩) ، آیت ٢٥۔
(٢) سورہ بقرہ(٢)، آیت٢٤٩۔

ابلیس اپنی تمام خباثتوں کے ساتھ خداوندعالم سے مخاطب ہے کہ اپنی تمام تر کوششوں سے اولاد آدم کو بہکائے گا اور راہ حق سے گمراہ کرے گا لیکن ان افراد کے علاوہ کہ جن کو گمراہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ۔

(لا حتنکن ذریتہ الا قلیلا)(١)

میں یقینا آدم کی اولاد کے لگام ڈالونگا اور ان پر مسلط ہوجائوں گا مگر کچھ افراد کے علاوہ ۔یا اس کا یہ کلام کہ:(فبعزتک لاغوینھم اجمعین الاعبادک منھم المخلصین)(٢)

تیری عزت کی قسم میں ان سب کو گمراہ کر وں گا مگر سوائے تیرے مخلص بندوں کے ۔(٣)

....

(١) سورہ اسراء (١٧)، آیت٦٢۔
(٢) سورہ ص(٣٨)، آیت٨٢۔٨٣۔
(٣) مخلص ،(زبر کے ساتھ) ، مخلص ،(زیر کے ساتھ)سے جدا اور ممتاز ہے ۔

مخلص، (زیر کے ساتھ)وہ شخص ہے کہ جو اپنے اعمال میں اخلاص سے کام لے اور یہ کوشش کرے کہ اس کی ہر حرکت ورفتار و گفتار صرف خدا کے لیے ہواور ریاکاری ، نفاق اور ہر وہ شئ کہ جس کو خدا وند پسند نہیں فرماتا اس کے عمل میننہ پائی جائے ، اس اعتبار سے ہر انسان باایمان اور مخلص ، اخلاص کی راہ پر گامزن ہے اور خطروں سے بچا ہوا نہیں ہے ، اخلاص کے مراتب و مقامات ہیں کہ ہر شخص مخلص کے اخلاص کا درجہ جدا جدا ہے۔

لیکن مخلص، (زبر کے ساتھ) وہ شخص ہے کہ جو پیغمبروں کی توصیف میں آیا ہے اور ان کی ممتاز خصوصیتوں میں سے ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ خدا وندعالم کی جانب سے کسی بندے کا انتخاب یعنی اخلاص کے تمام مراحل کو طے کرکے خطاء و غلطی سے مصونیت و معصومیت کے درجہ پر فائز ہوگیا ہے ۔ اس حیثیت سے کہ اپنے نفس کی باگ ڈور سنبھالے ہوئے ہے اور جن و انس اور شیطان کوئی بھی اس کو دھوکا نہیں دے سکتے .. بقیہ اگلے صفحہ پر . . .

اسی بناء پر عالم غیب کے اسرار و رموز سے آگا ہی ہمارے لیے امکان فراہم کرتی ہے کہ ہم تمام امور میں جس مقام و حیثیت میں ہیں اس سے زیادہ حقیقت بینی سے کام لیں اور ان کو کما حقہ درک کرنے کی کشش کریں ۔

حق یہ ہے کہ کہاجائے کہ ہم پیغمبراکرمؐ ، حضرت فاطمہ زہرا اور آئمہ معصومین علیہم السلام کے مقامات کو درک نہیں کرپاتے چونکہ ان کا عالم غیبی و معنوی ہمارے سطحی عالم سے کہیں بلند و بالاہے اور ہمارے یہاں ان کے مقام کو درک کرنے اورسمجھنے کی صلاحیت نہیں ہے ۔

اسی وجہ سے وہ لوگ کہ جو مادی و سطحی فکر رکھتے ہیں جیسے عصر حاضر میں فرقہ وہابیت وہ لوگ اصلاً اس بات کو درک نہیں کرسکتے کہ پیغمبر اکرمؐ چودہ صدیوں کے بعد آج بھی ہم پر گواہ و شاہد ہیں جب کہ یہ گواہی وشہادت خداوندمتعال کے کلام پاک میں موجود ہے۔

....

. . پچھلے صفحہ کا بقیہ. . .

دوسر ے لفظوں میں یہ کہا جائے کہ مخلص (زبر کے ساتھ) وہ شخص ہے کہ جو توفیق الٰہی کے ساتھ تمام تر آزمائشات و امتحانات سے سربلند و کامیاب نکلا ہو اور کسی بھی فتنے میناس کے قدم نہ ڈگمگائے ہوں ۔

جی ہاں ! اخلاص ایک وظیفہ ہے کہ جو ہر مخلص مرد و عورت اپنا شیوہ بناتا ہے ۔ اور مخلص (زبر کے ساتھ) خداوندعالم کی جانب سے ایک رتبہ اور مقام ہے اور ایک ایسی منزلت ہے کہ جو مسلسل علمی وعملی جہاد اور کوششوں کے بعد اور ایمان کے آخری درجہ پر فائز ہونے کے بعد ، خدا کے بعض بندوں کو نصیب ہوتی ہے اور ان کو خدا کا منتخب بندہ بناتی ہے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(وکذالک جعلنا کم امة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس و یکون الرسول علیکم شهیدا)(۱) اور اسی طرح آپ کو درمیانی امت قرار دیا تاکہ آپ لوگوں پر گواہ رہیں اوررسول آپ پر گواہ ہو ۔
اسی طرح یہ دوسری آیت : (وقل اعملو فسیراللہ عملکم و رسولہ والمؤمنون و ستردون الی عالم الغیب والشهادة فینبٔکم بما کنتم تعملون)(۲)
اے رسول کہدو کہ جوتمہارا دل چاہے انجام دو ، جبکہ اللہ تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے اور اس کا رسول اور مؤمنین آپ کے اعمال کو دیکھتے ہیں اور عنقریب آپ عالم غیب و شہادت کی طرف پلٹادیئے جائوگے تاکہ جو کام انجام دیتے ہو ان سے تم کو باخبر کردیا جائے ۔
اور خداوندعالم کا یہ ارشادگرامی :
(قل کفٰی باللہ شہیدا بینی و بینکم ومن عنده علم الکتاب)(۳)
اے رسو ل کہدو، میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے خدا کافی ہے اور وہ کہ جس کے پاس تمام کتاب کا علم ہے ۔
اب سوال یہ ہے کہ کیا گواہی و شہادت اور پیغمبراکرمؐ کا دوسروں کے اعمال کو دیکھنا صرف انپے ہم عصر اور صحابہ تک مخصوص ہے یا ہر زمانے اور مکان اور تمام نسلوں کوشامل ہے ۔

....

(۱) سورہ بقرہ (۲)، آیت ۱٤۳.
(۲) سورہ توبہ(۹)، آیت ۱۰۵.
(۳) سورہ رعد(۱۳) ، آیت ٤۳.

اور پھر اس آیت کے کیا معنی ہینکہ خداوندعالم کا ارشاد گرامی ہے :
(ولو انهم اذظلموا انفسهم جائوک فاستغفروا اللہ واستغفرلهم الرسول لو جدوا اللہ توابا رحیما)(۱)
اے رسول ، اگر یہ لوگ اپنے اوپر ظلم و ستم کریں اور پھر آپ کے پاس آئیں کہ خود بھی خداوندعالم کے حضور استغفار کریں اور پیغمبر بھی ان کے لیے مغفرت کی دعا کرے تو خداوندعالم کو توبہ قبول کرنے والا اور رحیم پائیں گے۔
کیا یہ کلام صرف عصر رسول سے مخصوص ہے ؟ یا یہ کہ دوسرے زمانوں کو بھی شامل ہے ۔اور اگر یہ صرف عصر رسول سے مخصوص ہے تو کیا یہ آئندہ نسلوں پر ظلم و ستم نہیں ہے ؟۔
اور اس کے علاوہ گذشتہ آیت میں گواہی و شہادت کے کیا معنی ہیں ؟ اور کس طرح مادی قوانین و ضوابط کی بنیاد پر کہ جو ہمارے یہاں پائے جاتے ہیں یہ تصور کیا جاسکتاہے کہ پیغمبراکرمؐ انسانوں پر گواہ ہیں جبکہ وہ رحلت فرماچکے ہیں اور ظاہراً فوت ہوچکے ہیں ۔
یہ امور سب کے سب عالم غیب سے مربوط ہیں اور ان باتوں پر ایمان رکھنا لازم ہے اگرچہ ان کی حقیقت اور تفصیلی کیفیت سے ہم ناواقف ہوں چونکہ غیب پر ایمان ، خداوندعالم کی اس آیت (الذین یؤمنون بالغیب) (وہ لوگ کہ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں)اور فرمان کے مطابق ہر مسلمان پر واجب ہے ۔ جی ہاں! غیب کے معنوی معانی و مفاہیم ہماری اسلامی زندگی میں بہت زیادہ پائے جاتے ہیں کہ جن کی معرفت ہم پر لازم ہے ۔

....

(۱) سورہ نساء (٤) ، آیت ٦٤.

میرے عقیدے میں ، اس روش کو تو جہ کا مرکز قرار دینا بہت زیادہ ضروری ہے اس لیے کہ یہ روش اعتقادی مسائل کے۔ کہ جن کی گہرائی تک دوسرے نہیں پہنچ سکتے حل ہونے کا سبب ہے ۔ چونکہ تمام امور کو مادی و سطحی نظر سے دیکھنا وہابیت و مارکسیستی نظریہ ہے ،کہ جو اسلامی نظریہ سے بہت دور ہے ، یہ نظریہ آخری دوصدیوں میں مسلمانوں کے ایمان اورا نبیاء و صالحین کے مقامات و منزلت میں تغافل و بے تو جھی کی وجہ سے وجود میں آیا ہے ۔
غیب پر ایمان ، تقریباً خداوندعالم کے لیے تمام موجودات کے تسبیح کرنے کی طرح ہے کہ جس کو ہم درک نہیں کرپاتے یا جس طرح خداوندعالم ،ماہ مبارک رمضان میں اپنے بندوں کی مہمان نوازی کرتا ہے ، لیکن یہ میزبانی عام انسانوں کی ایک دوسر ے کی میزبانی کی طرح نہیں ہے چونکہ اکل و کھانے کا مفہوم خداکے نزدیک ہمارے یہاں کے مفہوم سے جدا و

متفاوت ہے ، اسی طرح مفہوم شہادت و شہود ہیں اور دیگر اصطلاحات کہ جن کا دوسری جہت اور معنوی اعتبار سے اسلام کے اصل افکار میں لحاظ رکھا گیا ہے ، ان کو سطحی فکر اورپست خیالی سے درک نہیں کیا جاسکتا۔ ان امور کو صحیح اور کامل صرف پیغمبر اکرمؐ سمجھ سکتے ہیں اور وہ افراد کہ جن کے پاس علم کتاب ہے ۔

پس اس تمام گفتگو کے بعد عرض کرتے ہیں کہ امت اسلامی کے بہت سے افراد ، پیغمبر اکرمؐ کے زمانے یا ان کے بعد ، حقیقت رسالت اور رسول خداؐ کے معنوی مقام کو درک نہیں کرتے تھے یا نہیں چاہتے تھے کہ کما حقہ درک کریں ۔

اسی بناء پر آنحضرت سے ایک آدمی و معمولی انسان کی طرح ملتے اور ارتباط رکھتے اور یہ اعتقادرکھتے کہ ان کے یہاں امکان خطاء و صواب ہے اور وہ غصے میں وہ بات بھی کہہ سکتے ہیں کہ جو رضایت و خوشنودی میں کبھی بھی زبان پر نہیں لاسکتے ۔

۱۳۱

امیرالمؤمنین یہی چاہتے تھے کہ ابوبکر کے لیے یہ واضح کردیں کہ وہ اسلامی عقیدہ کی گہرائی تک نہیں پہنچے اور اپنے کاموں میں قرآن کریم کے خلاف عمل کررہے ہیں اور تمام امور میں سطحی فکر رکھتے ہیں اور سادہ لوحی و پست خیالی سے کام لے رہے ہیں جبکہ اس کے بر خلاف امیر المؤمنین اپنی ہر گفتار و رفتار اور ہر احتجاج و مقام پر باآواز بلند یہ آشکار فرمارہے ہیں کہ وہ تمام وجود سے شأن رسالت اور اس کی گہرائی کو خوب سمجھتے ہیں اور پیغمبر اکرمؐ کے حکم کو نماز سے بھی زیادہ مہم جانتے ہیں ۔

یہی وجہ ہے کہ پیغمبرا کرمؐ پر وحی نازل ہوتے وقت کہ جب پیغمبر اکرمؐ کا سرمبارک علی کی آغوش میں ہے خدااوررسول کی اطاعت اور امتثال امر کی خاطر نماز کے لیے نہیں اٹھتے یہاں تک کہ سورج غروب ہوجاتا ہے اور نماز کی فضیلت کا وقت ختم ہوجاتا ہے ۔

لیکن علی کی یہ اطاعت شعاری خداوندمتعال کو اتنی پسند آئی ہے کہ آپ کے لیے سورج کو دوبارہ پلٹاتا ہے ۔(۱)

....

(۱) فتح الباری : ۶ ۱۵۵۔

ابن حجر کا بیان ہے کہ طحاوی نے شرح معانی الآثار :۱ ۴۶ اور طبرانی نے المعجم الکبیر :۲۴ ۱۵۱، حدیث ۳۹۰۔ اور حاکم و بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اسماء بنت عمیس سے روایت نقل کی ہے ۔ پیغمبر اکرمؐ نے اپنے سرمبارک کو علی کے زانو پر رکھا اور سوگئے ان کی نماز عصر کا وقت نکل گیا تو آنحضرت نے دعافرمائی پس سورج دوبارہ پلٹا اور علی نے نماز عصر ادا کی پھر سورج غروب ہوا ۔

اور اس کے بعد کہتا ہے کہ ابن جوزی نے اس حدیث کو اپنی کتاب موضوعا ت (گھڑی ہوئی حدیثیں) میں نقل کیا ہے جب کہ یہ خطاء و اشتباہ ہے اور ابن تیمیہ نے اپنی کتاب الرد علی الروافض میں بھی نقل کیا ہے ۔

۱۳۲

اسی کے بالکل برعکس ابو سعید بن معلی انصاری کی حالت ہے کہ جو تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ وہ نماز میں مشغول تھا کہ رسول خداؐ نے اس کو طلب فرمایا ، ابوسعید نے آنے میں تاخیر کی اور نماز کو پورے آرام و اطمئنان کے ساتھ انجام دیا پھر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ، رسول اکرمؐ نے اس سستی و تاخیرپر اعتراض کیااور اس کو نصیحت فرمائی اس طرح کہ کیا نہیں سنا کہ خداوندعالم کا ارشادگرامی ہے ۔(۱)

(یا ایھا الذین آمنوا استجیبوللہ و للرسول اذا دعا کم لما یحییکم)(۲)اے ایمان دارو جب کبھی خدا اور اس کا رسول تم کو بلائے اس کا جواب دو تاکہ تمہیں زندگی عطا ہو ۔

حدیث و تاریخ کی کتابوں میں مذکورہے کہ رسول خداؐ نے سواد بن قیس محاربی سے ایک گھوڑا خریدا اور اس نے بیچنے کے بعد انکار کردیا ، خزیمہ بن ثابت نے رسول خداؐ کی طرف سے گواہی دی ، رسول خداؐ نے خزیمہ سے سوال کیا : آپ جب کہ ہمارے درمیان نہیں تھے تو آپ کس وجہ سے گواہی دے رہے ہو ، خزیمہ نے کہا آپ کی بات کی تصدیق کرتاہونچونکہ میرا عقیدہ ہے کہ آپ حق کے علاوہ کچھ نہیں کہتے ، پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(١) صحیح بخاری : ٥ ١٤٦ و ١٩٩ و ٢٢٢، کتاب التفسیر ـ و جلد: ٦ ١٠٣، کتاب فضائل القرآن ـ مسند احمد :٣ ٤٥٠. وجلد: ٤ ٢١١. سنن ابی داوٗد :١ ٣٢٨، حدیث ١٤٥٨. سنن نسائی (المجتبیٰ):٢ ١٣٩. صحیح ابن حبان :٣ ٥٦. المعجم الکبیر :٢٢ ٣٠٣ ـ سنن ترمذی :٤ ٢٣١، حدیث ٣٠٣٦. مستدرک حاکم :١ ٥٥٨. السنن الکبری (البیہقی) :٢ ٢٧٦.
(٢) سورہ انفال (٨)، آیت ٢٧٦.

خزیمہ کی گواہی تنہا ہی کافی ہے اور کسی بھی معاملے میں ان کے ساتھ دوسرے گواہ کی ضرورت نہیں ہے ۔(١)
آخر کلا م میں آپ کے لیے ایک روایت اور پیش کرتا ہوں کہ جو جابر بن عبداللہ انصاری سے منقول ہے کہ ایک اعرابی (دیہاتی عرب) کومیں نے دیکھا کہ وہ حضرت فاطمہ زہرا کے خانہ اقدس کے دروازے پر کھڑا کچھ مانگ رہا ہے کہ اپنا پیٹ بھر سکے ، بھوک کو مٹاسکے اور اپنے بدن کو چھپا سکے ۔ حضرت فاطمہ زہرا نے ہرن کی کھا ل اور درخت سلم کے پتے کہ جن پر حضرات حسنین سویا کرتے تھے لاکر دیے ۔ اوراس سے کہا : اے سائل اس کو لے لو امید ہے کہ خداونداس سے بہتر آپ کو عطا کرے گا کہ خوشحال ہوجائوگے۔
اعرابی نے کہا اے محمد کی بیٹی میں نے آپ سے بھوک کی شکایت کی تھی اور آپ ہرن کی کھا ل مجھے دے رہی ہیں، میں اس بھوک کی حالت میں اس کا کیا کرو ں گا ؟ حضرت فاطمہ زہرا نے جیسے ہی اس کی یہ باتیں سنیں اپنے گلے سے گردن بند کو کھولا اور سائل کودیدیا ۔ یہ گردن بند آپ کی چچا زاد پھوپی فاطمہ بنت حمزہ بن عبد المطلب نے آپ کو ہدیہ دیا تھا ۔ اور فرمایا اس کو لے لو اور بیچ دو ، امید ہے کہ خداوند اس کے بدلے میں آپ کو کوئی اچھی چیز عطا فرمائے ۔

اعرابی نے گردن بند کو لیا ،مسجد رسول میں حاضر ہوا ، دیکھا کہ پیغمبر اکرمؐ اصحاب کے درمیان تشریف فرماہیں ، اس نے کہا اے رسول خداؐ یہ گردن بند فاطمہ نے مجھے دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کو بیچ دو تاکہ خداوندعالم آپ کے لیے کوئی بہترین اسباب فراہم کرے ۔
....

(١) الآحاد والمثانی :٤ ١١٥. المعجم الکبیر :٤ ٨٧. مستدرک حاکم : ٢ ١٨٢.

پیغمبر اکرمؐ گریہ فرمانے لگے اور ارشاد فرمایا کس طرح خداوندعالم تیرے لیے اچھے حالات نہ لائے جب کہ یہ گردن بند فاطمہ بنت محمدؐ اور سارے عالم کی شہزادی نے تجھے عطا فرمایا ہے ۔
تب عمار یاسر کھڑے ہوئے اور عرض کی اے رسول خداؐ کیا مجھ کو اجازت ہے کہ میں یہ گردن بند خرید لوں ؟۔
پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا : اے عمار اس کو خرید لو اگر جن و انس مل کر اس کو خرید نے میں آپ کے شریک ہوں تو خداوندعالم ان سب سے عذاب جہنم کو ختم کردے گا ۔
عمار نے کہا : اے اعرابی اس گردن بند کو کتنی قیمت میں بیچوگے ؟
اعرابی نے کہا : ایک پیٹ بھر نے کے قابل روٹی اور گوشت ، ایک بردیمانی کہ جس کو اوڑھ کر میں اپنے آپ کو چھپا سکوں اور اس میں اپنے پروردگار کی نماز و عبادت انجام دے سکوں اور ایک سواری و مرکب تاکہ میں اس کے ذریعہ اپنے اہل و عیال تک پہنچ سکوں ۔
عمار نے کہ جو فتح خیبر سے ملا ہوا اپنا حصہ بیچ چکے تھے ،کہا: تیرے اس گردن بند کو ٢٠ دینا ر ایک چادر یمانی اور ایک سواری کہ جو تجھ کو تیرے اہل و عیال تک پہنچادے اور ایک وقت کا کھانا روٹی و گوشت کے ساتھ خرید تا ہوں ۔
اعرابی نے کہا : اے مرد اس مال کی بخشش میں کس قدر سخاوت مند ہو!۔
عمار جلدی سے اس کو اپنے ساتھ لے گئے اور جو کچھ اس سے طے پایا تھا بطور کامل ادا کیا ۔
اعرابی اس کے بعد پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ، رسول اکرمؐ نے معلوم کیا کہ کیا سیر ہوگئے اور پہننے کو بھی مل گیا ؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اعرابی نے جواب دیا : اے رسول خداؐمیں اور میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں بے نیاز ہوگیا ۔(۱)
جناب عمار ، اہل بیت علیہم السلام کی منزلت اور مقا م کی معرفت رکھنے کی وجہ سے اس ہدیہ کی قدر وقیمت جانتے تھے ، لیکن اعرابی اپنے پیٹ بھر نے اور بدن چھپانے کے علاوہ کچھ اور اس کی نظر میں اس گردن بند کی قیمت نہ تھی ۔ لہٰذا عمار نے جو کچھ بھی اس سے وعد ہ کیا اس کو عطا کیا وہ خوشحال ہوگیا ۔جب کہ اس کویہ نہیں معلوم کہ اس نے کیا گھاٹا و نقصان اٹھایا ہے اور دوسر ے کو کیا فائدہ پہنچایا ہے ۔
یہ ہے معرفت اہل بیت اور اس معرفت کے لیے اور اس مقام تک پہنچنے کے لیے عمار جیسے ہی کافی ہیں ۔
بنابراین ،مقام معنوی کی معرفت اور مفاہیم الٰہی کو کما حقہ سمجھنے کو ہمارے لیے بہت زیادہ راستے اور دریچے کھلتے ہیں کہ جن کی شعاؤں میں ہم معانی معراج واسراء کو درک کرسکتے ہیں ۔
حضرت موسی کا خداوندعالم سے کلام کرنا سمجھ میں آسکتا ہے ۔ پیغمبر اکرمؐ کا اس صاحب قبر سے کلام اور جواب دینا کہ جب اس نے آپ پر سلام کیا ، درک کرسکتے ہیں ہم جب آئمہ کو مخاطب کرتے ہیں اور ان کو بلاتے ہیں مدد کو پکارتے ہیں اور وہ ہماراجواب دیتے ہیں یہ باتیں سمجھ میں آسکتی ہیں ۔ اس لیے کہ الہٰی نقطہ نظر سے موت ، حیات جاودانی ہے نہ کہ فناء و نابودی ، وجود و ہستی ہے نہ کہ عدم و نیستی ۔ ....

(۱) بشارۃ المصطفیؐ ۲۱۹۔ اور اس سے منقول ہے بحارالانوار:۴۳ ۵۷ میں۔

اسی لیے خداوندعالم نے موت و حیات کو ایک ساتھ خلق فرمایا ہے یعنی دونوں مخلوق و موجود ہیں ۔ جیسا کہ ارشادہے ۔

(تبارک الذی بیدہ الملک وھو علی کل شیٔ قدیر الذی خلق الموت و الحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا)(۱)
مبارک ہے وہ ذات کہ جس کے قبضہ قدرت میں حکومت وفرمانروائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ وہ ہی ہے کہ جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا تاکہ آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل انجام دیتا ہے ۔ لیکن اگر موت ، زندگی ہے تو پھر اس دنیوی زندگی سے اس کی وجہ شباہت کیا ہے؟۔ اور کیا معقول ہے کہ ایک شخص بغیر کچھ کھائے پئے اور بات کیے زندہ رہ سکتا ہے ؟۔
لازم ہے کہ یہ امور و مسائل بیان ہوں اور ان کے متعلق بحث کی جائے ،لیکن واقعا بہت زیادہ افسوس کا مقام ہے کہ امت اسلامی کے بہت سے افراد وفرقے اس فکر کی گہرائی تک نہیں پہنچتے اور اس کو خوب درک نہیں کرتے اور پیغمبراکرمؐ و آئمہ طاہرین کے بارے میں عام و عادی انسان کی طرح فکر کرتے ہیں اور ان کے معنوی مقام ، الہٰی موہبات و ملکوتی درجات کو نظرانداز کردیتے ہیں ۔
یہی سبب ہے کہ آپ دیکھتے ہیں کہ ابوبکر ، آیہ تطہیر کی حقیقت کو درک نہیں کرتے اور ایک عام مسلمان عورت کی طرح حضرت فاطمہ زہرا سے سلوک روا رکھتے ہیں جب کہ ابوبکر کا یہ عمل قرآن کریم اور شریعت رسول اکرمؐ کے بالکل خلاف ہے ۔
....

(۱) سورہ ملک (٦٧)، آیت ۱۔۲۔

جی ہاں ! کبھی کبھی الہٰی مقامات کی معرفت نہ ہونا اور مخلص (زبر کے ساتھ) بندوں کو نہ سمجھنا سبب بنتا ہے کہ ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جائے اور کبھی کبھی شخصی مفاد و مادی غرض سبب ہوتا ہے کہ ان بزرگواروں کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے ۔ اگر چہ جو کچھ بھی واقع ہوا ہے وہ دوسرے سبب سے زیادہ نزدیک ہے ۔

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

صدیقیت کے کچھ معیار
گذشتہ گفتگو سے آپ پر روشن ہوگیا ہے کہ سچا اور صادق کو ن ہے اور جھوٹا و کاذب کون؟ ۔
اب ہم چاہتے ہیں کہ یہ واضح کریں کہ الہٰی نظام میں صدیقیت کیا ہے اور صدیق و صدیقہ کون ہیں ؟ چونکہ صدیق و صدیقہ کا مرتبہ صادق و صادقہ سے کہیں بلند و بالاہے ، اس لیے کہ وہ مبالغہ کا صیغہ ہے اور قرآن کریم میں انبیاء کی صفت کے طور پر واقع ہوا ہے ۔
جیسا کہ خداوندعالم کا ارشاد گرامی ہے حضرت یوسف کے بارے میں :
(یوسف ایهاالصدیق)(۱) یوسف اے صدیق اور بہت زیادہ سچے ۔
اور حضرت ابراہیم کے لیے ارشاد ہوا:(واذکر فی الکتاب ابراهیم انہ کان صدیقا نبیا)(۲) اور کتاب میں یاد کرو ابراہیم کو کہ وہ صدیق نبی تھے ۔
اور حضرت ادریس کے متعلق مذکورہے:
(واذکر فی الکتاب ادریس انہ کان صدیقا نبیا)(۳) اور کتاب میں یاد کرو ادریس کو کہ وہ صدیق نبی تھے ۔
....

(۱) سورہ یوسف(۱۲)، آیت ٤٦.
(۲) سورہ مریم (۱۹)، آیت ٤١.
(۳) سورہ مریم (۱۹)، آیت ٥٦.

قرآن کریم میں یہ القاب و اصاف کسی عام اور غیر معصوم کو عطا نہیں کیے گئے ، لہذا صدیقیت انبیاء و اوصیاء کی صفت ہے اور اگر اس کے معنی ، مفہوم اور مدلو ل کو وسعت سے دیکھیں تو ممکن ہے کہ نیک و صالح بندوں کو بھی شامل ہوجائے کہ جو انسان کامل ہیں اور خدا وندعالم اور اس کے رسول پر دل سے ایمان اور عقیدہ رکھتے ہیں نہ کہ وہ افراد کہ جو صرف زبان سے اظہار ایمان کرتے ہیں اور مصلحتاً ایمان لائے ہیں
اس موضوع کو اور زیادہ روشن کرنے کے لیے اور جس کا جو مقام ہے اس کو وہ مقام دینے کے لیے ضروری ہے کہ صدیقیت کے کچھ معیار اور مشخصات کو بیان کیا جائے چونکہ معیار و مشخصات، انسانی زندگی کی ارتقاء اور ارزش میں ایک عمدہ و عالی مقام رکھتے ہیں اور اس کے بعد اس موضوع کے افراد پر تطبیق کریں گے۔

اولـ صدق و سچائی
صدیقیت کی سب سے پہلی خصوصیت یہ ہے کہ صدیق اپنے کلام و گفتگو میں صادق و سچا ہو چونکہ خداوندمتعال نے جھوٹے و کاذب شخص کو اپنے اوپر ظلم کرنے والا قراردیا ہے لہٰذا ارشاد ہے :
۱ ۔ (ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ)
(۱) اور اس سے زیادہ ظلم کرنے والا کون ہے کہ جو خدا پر جھوٹ بولے اور اس کی آیات کی تکذیب کرے اور جھٹلائے ۔
....

(۱) سورہ انعام (٦)، آیت ۲۱. سورہ اعراف (۷) ،آیت۳۷. سورہ یونس (۱۰)، آیت ۱۷.

۲۔ (ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بالحق لما جائہ)(۱) اور اس سے زیادہ ظلم کرنے والا کون ہے کہ جو خدا پر جھوٹ بولے اور اس کی آیات کی تکذیب کرے کہ جب وہ حق کے ساتھ آئے ۔
۳۔ (فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا لیضل الناس بغیرعلم)(۲) پس اس سے زیادہ ظلم کرنے والا کون ہے کہ جو خدا پر جھوٹ بولے تاکہ لوگوں کو بغیر علم و معرفت کے گمراہ کرے۔
٤۔ (ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا اولٰئک یعرضون علی ربهم)(۳) اور اس سے زیادہ ظلم کرنے والا کون ہے کہ جو خدا پر جھوٹ بولے ،یہ ظالم افراد خدا کے حضور پیش کیے جائیں گے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۵۔ (فمن افتری علی اللہ الکذب من بعد ذالک فاولئک ھم الظالمون)(٤) پس اس کے بعد جو بھی اللہ پر جھوٹ بولے پس وہ ہی افراد ظالم ہیں ۔
یوسف صدیق نے عزیز مصر سے کہا :

....

(١) سورہ عنکبوت (٢٩)، آیت ٦٨.
(٢) سورہ انعام(٦)، آیت ١٤٤.
(٣) سورہ ہود (١١)، آیت ١٨.
(٤) سورہ آل عمران (٣)، آیت ٩٤.

(قال ھی راودتنی عن نفسی ، شھد شاھد من اھلھا ان کان قمیصہ قد من قبل فصدقت وھو من الکاذبین و ان کان قمیصہ قد من دبر فکذبت وھو من الصادقین فلما رائ قمیصہ قد من دبر قال انہ من کیدکن ان کیدکن عظیم)(١)
یوسف نے کہا : یہ زلیخا چاہتی ہے کہ مجھ کو اپنے نفس کی طرف کھیچے اور اس کے گھرانے کے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اگر یوسف کی قمیص آگے سے پھٹی ہوتو یہ سچی ہے اور یوسف جھوٹے ہیں اور اگر دامن پیچھے سے پھٹا ہوتو یہ جھوٹی اور یوسف سچے ہیں ، تو جب قمیص کو دیکھا گیا تو اس کا دامن پیچھے سے پھٹا تھا ، تو عزیز مصر نے زلیخا سے کہا یہ تمہاری چلتر بازی ہے اور تم عورتوں کی چلتر بازیاں بہت عظیم ہیں ۔
اسی بنیاد پر حضرت امیر المؤمنین نے خداوندعالم کے اس قول (فمن اظلم ممن کذب علی اللہ و کذبا لصدق اذ جا ئہ)(٢)کے بارے میں فرمایا : صدق سے مراد ہم اہل بیت کی ولایت ہے ۔(٣)
جیسا کہ اس سے پہلے بھی بیان ہوچکا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا نے اپنے مشہور خطبہ میں ابوبکر کے تمام دعوں کوجھوٹ قرار دیا اور فرمایا :

....

(١) سورہ یوسف(١٢)، آیا ت ٢٦۔٢٨.
(٢) سورہ زمر (٣٩)، آیت ٣٢.
(٣) مناقب ابن شہر آشوب :٣ ٩٢ ۔ امالی طوسی ٣٦٤، مجلس ١٣، حدیث ١٧.

کیا تم لوگ قرآن کریم کے خاص وعام کو میرے باپ اور ابن عم علی سے زیادہ جانتے ہو تو لو یہ فدک اپنے پاس رکھو کہ روزقیامت ایک دوسرے کا آمنا سامناکروگے کہ خدا بہترین حاکم اور محمد بہترین رہبر و قائد اور بہترین وعدہ گاہ قیامت ہے ۔ اور روز قیامت اہل باطل نقصان و خسارے کو دیکھیں گے اوراگر پشیمان و شرمندہ ہو ئے تو یہ شرمندگی تم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا ئے گی۔
اور ہر خبر کے لیے اس کا واقع ہونے کا وقت معین ہے (١) ۔ اور بہت جلدی جان لو گے کہ کس پر ذلیل کرنے والا عذاب آنے والا ہے اور اس کو ہمیشہ کے عقاب اور دردناک عذاب میں مبتلا و غرق کرنے والا ہے۔(٢) اور پھر خداوندمتعال کے اس کلام کی طرف اشارہ فرمایا :
(ومامحمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل أفان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضراللہ شیأ و سیجزی اللہ الشاکرین)(٣)
اور محمد کچھ نہیں ہیں سوائے رسول کے کہ ان سے پہلے بھی رسول آئے ہیں ، کیااگر وہ مرجائیں یا قتل کردیے جائیں آپ اپنے گذشتہ (آداب و رسوم اور جاہلیت) کی طرف پلٹ جائو گے اور جو بھی اپنے گذشتہ اور پیچھے کی طرف پلٹے تووہ خدا کو کوئی ضرر و نقصان نہیں پہنچائے گا اور بہت جلدی خداوند اپنے شکر گذار بندوں کو جزادینے والا ہے ۔

....

(١) سورہ انعام (٦)، آیت ٦٧.
(٢) اس کلام کا مضمون سورہ ہو د (١١) ، آیت ٣٩۔میں آیا ہے صرف اس فرق کے ساتھ کہ سوف کے بجائے فسوف ہے اور عذاب عظیم کی جگہ عذاب مقیم آیا ہے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۳) سورہ آل عمران (۳) ، آیت ۱۴۴.

۱۴۴

ابوبکر نے حضرت فاطمہ زہرا کو جواب دیا کہ میں نے پیغمبراکرمؐ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا : ہم صنف انبیاء سونا چاندی اور گھر و جنگل میراث نہیں چھوڑتے بلکہ صرف کتاب و حکمت اورعلم و نبوت کو میراث میں چھوڑتے ہیں ۔

حضرت فاطمہ زہرا نے فرمایا:

سبحان اللہ ، پیغمبراکرمؐ ، کتاب خدا سے روگردان نہ تھے اور اس کے احکام کی مخالفت نہیں کرتے تھے بلکہ اس کی پیروی فرماتے اور قرآن مجید کے سوروں کی رسیدگی کرتے ،کیا دھوکا دینے کے لیے جمع ہوئے ہو اور اس پر ظلم و ستم کرنے اور زور گوئی کرنے کے لیے اکھٹا ہوئے ہو ؟یہ کام ان کی وفات کے بعداسی کی مانند ہے کہ جیسے ان کی زندگی میں دھوکے اور مکاریاں کی جاتی رہیں اور یہ بھی انہیں کی زندگی میں پروپیگنڈ ا تیار ہوا ۔

یہ خدا کی کتاب عادل و حاکم ہے اور حق وحقانیت کو باطل و ناحق سے جدا کرنے کے لیے موجود ہے ۔ کہ جس میں ارشاد ہے (یرثنی و یرث من آل یعقوب)(۱) خدا یا مجھ کو فرزند عطا فرما کہ جو میرا اور آل یعقوب کا وارث قرار پائے ۔ اور ارشاد ہوا(وورث سلیمان داؤد) (۲) سلیمان نے داؤد سے میراث پائی ۔ خدا وندعالم نے سب کے حصوں کو تقسیم کرنے کے لیے ، فرائض کو نافذ کرنے کے لیے اور مرد وں عورتوں کو ان کے حق کی ادائیگی کی خاطر تمام چیزوں کو آشکار و واضح کر دیا ہے تاکہ اہل باطل کی تاویلات کو ختم کیا جاسکے اور شبہات و بد گمانی کو دور کیا جاسکے ۔

....

(۱) سورہ مریم (۱۹)، آیت ٦.
(۲) سورہ نمل (۲۷)، آیت ١٦.

۱٤٥

(بل سولت لکم انفسکم امراً فصبر جمیل و اللہ المستعان علی ما تصفون)(۱) بلکہ تمہارے نفسوں نے تمہارے لیے یہ معمہ بنا کرکھڑا کیا ہے لہذا میں صبر کو بہترین راستہ سمجھتی ہوں خداوندمددگار ہے ۔

پس ابوبکر نے کہا خدا سچ کہتا ہے اور اس کا رسول سچ کہتا ہے اور اس کی بیٹی سچ کہتی ہیں،آپ معدن حکمت ، مقام و مرکز ہدایت و رحمت ، رکن دین اور عین حجت ہیں آپ کے سچے و صادق کلام کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور آپ کے بیان سے انکار نہیں کرسکتا ۔(۲)

اب یہاں دیکھ رہے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا نے ابوبکر کی تکذیب کی جبکہ ابوبکر کو حضرت فاطمہ زہرا کی تکذیب پر جرأت نہیں ہوئی بلکہ آپ کے کلام کے صحیح ہونے کی تائید کی ۔اور آپ کی حق بیانی کا اعتراف کیا ۔

اس سے پہلے ، عمر کا کلام گذرچکا ہے کہ اس نے امیر المؤمنین سے کہا کہ ہم آپ کے مقابلے میں گفتگو کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ۔جب کہ اس دوران دیکھتے ہیں کہ ابوبکر سقیفہ میں انصار سے کہتے ہیں کہ ہم امراء اور آپ وزراء ہو ، اورپھر ان کا فعل و عمل ان کے قول کی تصدیق نہیں کرتا ، چونکہ انصار کو ہر طرح کی ذمہ داری اور منصب سے دور رکھا جاتا ہے چہ جائیکہ وزارت سونپی جائے ۔

اور ادھر قرآن و سنت کی تصریحات کو دیکھتے ہیں کہ حضرت علی کا تعارف ہوتا ہے کہ علی وہ شخص ہیں کہ جن کے متعلق کلمہ صادقین آیا ہے۔

....

(۱) سورہ یوسف (۱۲) ، آیت ۱۸.
(۲) احتجاج طبرسی :۱ ۱٤٤.

۱٤٦

اور علی ہی کی مکمل زندگی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ صدیق اکبر ہیں اورآپ ہی سچوں کے امام ہیں ۔

شیخ طبرسی مجمع البیان میں آیہ (یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ و کونو مع الصادقین)(۱) کی تفسیر میں کہتے ہیں :

" قرائت " مصحف عبداللہ اور قرائت ابن عباس میں ہے " من الصادقین" اوریہ قرائت ابو عبداللہ امام صادق سے روایت ہے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"لغت " صادق ، سچ اور حق بولنے والے کو کہتے ہیں کہ جو حق پر عمل کرتا ہے چونکہ صادق، صفت مدح ہے اور اس صفت کو بطور مطلق اس وقت بیان کیا جاسکتا ہے کہ موصوف کی سچائی ، مدح و ستائش کے قابل و شائستہ ہو۔
" معنی" خداوندعالم نے مومنین کو کہ جو خدائے متعال کی وحدانیت اور رسول مکرم کی رسالت پر ایمان لاچکے اور تصدیق کرچکے ہیں ، ان سے فرمایا ہے "یا ایھا الذین آمنوا اتقوااللہ" یعنی خدا کی نافرمانی و معصیت سے اجتناب کرو "وکونوا مع الصادقین" اور سچوں کے ساتھ ہوجائو ۔یعنی وہ لوگ کہ جو اپنے قول وعمل میں سچے ہیں اور کبھی جھوٹ نہیں بولتے ۔ اس کے معنی یہ ہیں اے مومنوں ایسے افراد کے مذہب کو اختیار کرو کہ جن کے قول ان کے افعال کے مطابق اور اپنے قول و فعل میں صادق و سچے ہیں ، ان کے ساتھ ہمراہی کرو۔ جیسا کہ آپ کا قول کہ میں اس مسئلے میں فلاں کے ساتھ ہوں یعنی اس مسئلے میں اس کی اقتداء وپیروی کرتا ہوں۔
....

(۱) سورہ توبہ(۹)، آیت ۱۱۹. (اے ایمان لانے والو ، خدا سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہوجائو)

۱٤۷

خداوندعالم نے سورہ بقرہ میں صادقین (سچوں) کی اس طرح توصیف فرمائی ہے ۔
(ولٰکن البر من آمن باللہ والیوم الآ خر ــ اولٰئک الذین صدقوا و اولٰئک ھم المتقون)(۱)
اور لیکن نیک وہ افراد ہیں کہ جو روز قیامت پر ایمان لائے ہیں ، وہی لوگ سچے اور وہی لوگ پرہیز گار ہیں ۔
اسی وجہ سے خداوندعالم نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ تقوی و پرہیزگاری اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ ہوجائو۔
کہا جاتا ہے کہ صادقین سے مراد وہی افراد ہیں کہ جن کا تذکرہ خداوندعالم نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے ، اور وہ آیت یہ ہے (من المؤمنین رجال صدقوا ماعاھدو ا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ)(۲) یعنی حمزہ بن عبد المطلب و جعفر بن ابی طالب (ومنھم من ینتظر)(۳) یعنی علی ابن ابی طالب ۔
کلبی نے ابی صالح سے اور اس نے ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ "کونوا مع الصادقین" یعنی علی اور ان کے اصحاب کے ساتھ ہوجائو۔
....

(۱) سورہ بقرہ (۱)، آیت ۱۷۷.
(۲) سورہ احزاب (۳۳) ، آیت ۲۳.
(۳) اسی آیت کا ادامہ ،سورہ احزاب (۳۳) ، آیت ۲۳.

۱٤۸

اور جابر نے ابی جعفر امام محمد باقر سے روایت نقل کی ہے کہ خدا وندعالم کے اس کلام "کونوا مع الصادقین" کے بارے میں فرمایا کہ آل محمدؐکے ساتھ ہوجاؤ۔
اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بہشت میں پیغمبروں اور صدیقین کے ساتھ رہو۔
اور کہا جاتا ہے کہ یہاں پر "مع " "من "کے معنی میں ہے گویا خداوندعالم نے حکم دیا ہے کہ مومنین سچوں میں سے ہوجائیں ۔ اور جس نے اس کی من کے ساتھ قرائت کی ہے تو اس معنی کو تقویت ملتی ہے اگر چہ دونوں معنی یہاں پر ایک دوسرے کے نزدیک اور ملتے جلتے ہیں چونکہ " مع " مصاحبت کے لیے ہے اور" من" تبعیض کے لیے ،پس جس وقت وہ شخص خود صادقین و سچوں میں سے ہو تو ان ہی کے ساتھ ہے اور انہی میں سے شمار ہوتا ہے ۔
ابن مسعود کہتے ہیں کہ جھوٹ بولنا مناسب نہیں ہے نہ حقیقتا اور نہ ہنسی مذاق میں اور نہ تم میں سے کوئی اپنے بچوں سے وعدہ کرے اور پھر اس کو پورا نہ کرے ، جس طرح بھی چاہو اس آیت کی قرائت کرو، تو کیا جھوٹ میں چھٹکارہ دیکھتے ہو؟۔(۱)
ابن اذینہ نے برید بن معاویہ عجلی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے خداوندعالم کے اس فرمان "اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین" کے متعلق حضرت امام محمد باقر سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ صادقین سے مراد ہم اہل بیت ہیں۔(۲)
....

(۱) دیکھیے :۔ مجمع البیان۔ سورہ توبہ تفسیر آیت ۱۱۹.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(2) بصائر الدرجات ۵۱، حدیث ۱. اصول کافی : ۱ ۲۰۸، حدیث ۱.

صفار نے حسین بن محمد اور اس نے معلی بن محمد اوراس نے حسن اور اس نے احمد بن محمد سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے حضر ت امام رضا سے خداوندعالم کے اس فرمان "اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین" کے متعلق سوال کیا تو امام نے فرمایا: صادقین سے مراد آئمہ ہیں کہ جو اطاعت و عبادت میں صدیق ہیں ۔(۱)
حدیث مناشدہ میں مذکور ہے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا : آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ یہ آیت نازل ہوئی (یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونو مع الصادقین) تب سلمان نے سوال کیا :اے رسول خدا یہ دستور عام ہے یا خاص ؟ پیغمبراکرمؐ نے فرمایا : خطاب کی طرف تو تمام مؤمنین مراد ہیں کہ جن کو اس کام کا حکم دیا گیا ہے لیکن صادقین سے مخصوص میرے بھائی علی اور روز قیامت تک اس کے بعد کے اوصیاء ہیں ، تب سب نے کہا ہاں خدا کی قسم یہی درست ہے ۔(۲)
ابن شہر آشوب نے تفسیر ابویوسف سے روایت کی ہے کہ یعقوب بن سفیان نے ہم سے کہا کہ مالک بن انس نے نافع سے اور اس نے ابن عمر سے کہ ابن عمر نے اس آیت کے بارے میں کہ (یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ) کہا کہ خدا وندعالم نے صحابہ کو حکم دیا کہ خدا سے ڈرو اور پھر فرمایا (و کونو مع الصادقین) یعنی محمد اور ان کے اہل بیت کے ساتھ ہوجائو۔(۳)
....

(۱) بصائر الدرجات ۵۱، حدیث ۱. اور اسی سے منقول ہے بحار الانوار :۲۴ ۳۱ میں .
(۲) کتاب سلیم بن قیس ۲۰۱. التحصین ۶۳۵. ینابیع المودة :۱ ۳۴۴.
(۳) مناقب ابن شہر آشوب :۲ ۲۸۸. ینابیع المودة : ۱ ۳۵۸، باب ۳۹، حدیث ۱۵، کہ اس میں موفق بن احمد خوارزمی سے منقول ہے . فضائل ابن شاذان ۱۳۸.

حضرت امام موسیٰ کاظم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا : کہتے ہیں کہ ہم علی کے شیعہ ہیں ، علی کا شیعہ وہ ہے کہ جس کا عمل اس کے قول کی تصدیق کرے ۔(۱)
حضرات معصومین کی امامت و صدیقیت کے اثبات میں شیعوں کے درمیان اس آیت سے استدلال و تمسک معروف ہے اور محقق طوسی نے کتاب تجرید الاعتقاد میں اس کو ذکر کیا ہے ۔(۲)

علامہ مجلسی کہتے ہیں کہ اس آیت سے وجہ استدلال یہ ہے کہ خداوندعالم نے تمام مؤمنین کو صادقین کے ساتھ ہونے کا حکم دیاہے اور اس کا ظاہری مطلب یہ ہے کہ ان کے بدن کے ساتھ رہنا مقصود نہیں ہے بلکہ ان کی روش کی پیروی و ملازمت اور ان کے عقائد و اقوال و افعال کی اتباع مراد ہے ، اور یہ واضح ہے کہ خداوندعالم کسی بھی ایسے شخص کی اتباع و پیروی کا حکم نہیں دیتا کہ جس کے بارے میں جانتاہو کہ اس سے فسق و فجور اور گناہ صادر ہوتے رہتے ہیں ، بلکہ ایسے افراد کی ہمراہی سے منع فرمایا ہے .
پس لازم ہے کہ صادقین ، معصوم ہوں کہ جو کسی بھی خطا و غلطی کے مرتکب نہ ہوں تاکہ ان کی اتباع اور پیروی تمام امور میں واجب ہوسکے .نیز یہ حکم کسی خاص زمانے سے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر زمانے کے لیے عام ہے ،پس ان صادقین میں سے کوئی ایک معصوم ہرزمانے میں موجود ہو تاہے تاکہ ہرزمانے کے مومنین کے لیے ان کی اتباع کا حکم صحیح ہوسکے ۔(۳)
....

(۱) روضہ کافی :۸ ۲۲۸،حدیث ۲۹۰.
(۲) تجرید الاعتقاد ۲۳۷، مقصد خامس فی الامامة . کشف المراد (علامہ حلی) ۳۷۱.
(۳) بحار الانوار : ۲۴ ۳۳۔۳۴.

شاعر کہتا ہے:
اذا کذبت اسماء قوم علیھم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فاسمک صدیق لہ شاھد عدل(۱)

جب تمام اقوام عالم کے نام ان کے اوپر جھوٹ ثابت ہوں اور کوئی نام مطابقت نہ رکھتا ہوتو تیر ا نام صدیق و سچا ہے ، اور اس بات پر شاہد عادل گوا ہ ہے ۔
ان تمام مطالب کے بعد آپ کے لیے واضح ہوگیا کہ صدیق کون ہے اور صدیقہ کون؟

....

(۱) مناقب ابن شہر آشوب :۲ ۲۸۷.

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

دوم : عصمت
صدیقیت کی دوسری صفت عصمت ہے یعنی صفت صدیقیت کے معنی یہ ہیں کہ صدیق مرتبہٴ کمال اور عصمت تک پہنچ جائے چونکہ وہ خداوندعالم کی طرف سے منتخب ہوتا ہے اور یہ صفت ، "صادقیت "سچ بولنے سے زیادہ بلند و بالا ہے ۔ صدق و سچائی کادارومدار خود انسان پر ہے لیکن صدیقیت کا تعلق خداوند سے ہے ، معصوم نہ صرف صادق بلکہ صدیق ہوتا ہے اور نہ فقط طاہر بلکہ مطہر ہوتا ہے ،پس جو کوئی خداوندعالم کی جانب سے منتخب اور چنا ہوا ہو اس کے لیے واجب ہے کہ اپنی رفتار و گفتار میں بغیر کسی کمی و زیادتی کے راہ حق کو اپنائے جیساکہ یہ خصوصیت حضرت مریم بنت عمران میں نظر آتی ہے لہذا خدا وندعالم کا ارشادگرامی ہے ۔
۱۵۲
(ماالمسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقہ)(۱)
مسیح ابن مریم کچھ نہیں ہیں سوائے رسول کے کہ ان سے پہلے بھی رسول آئے اور چلے گئے اور ان کی مادر گرامی صدیقہ ہیں ۔ اور ان ہی کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے :
(واذقالت الملائکة یا مریم ان اللہ اصطفاک و طھر ک واصطفاک علی نساء العالمین * یا مریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین*ذالک من انباء الغیب نوحیہ الیک وما کنت لدیھم اذ یلقون اقلامھم ایھم یکفل مریم وما کنت لدیھم اذ یختصمون)(۲)
اور جب فرشتوں نے کہا : اے مریم خداوندعالم نے آپ کو منتخب کیا اور پاک و پاکیزہ رکھا اور آپ کو عالمین کی عورتوں پر فضیلت بخشی ۔ اے مریم اپنے پروردگار کے سامنے خاضع اور خاشع رہو، سجدہ کرنے والو ں کے ساتھ سجدہ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ یہ غیبی خبریں ہیں کہ جن کی ہم نے آپ پر وحی کی اورآپ اس وقت ان کے پاس نہیں تھے کہ جب ان کے درمیان اس سلسلے میں قرعہ ڈالے گئے کہ مریم کی پرورش کون کرے ؟ اورآپ ان کے درمیان نہیں تھے کہ جب وہ آپس میں اختلاف کررہے تھے ۔
اور جب اس قوم نے مریم سے کہا (یا مریم لقد جئت شیأ فریا)(۳)
....

(۱) سورہ مائدہ(۵)، آیت ۷۵.
(۲) سورہ آل عمران (۳)، آیت ۴۲۔۴۴.
(۳) سورہ مریم (۱۹)، آیات ۲۷۔ ۳۰.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یعنی اے مریم آپ ایک دھوکے کی چیز لائی ہو کہ جو برائی کا سرچشمہ ہے (یا اخت ھارون ماکان ابوک امرء سوء وما کانت امک بغیا) اے ہارون کی بہن آپ کا باپ کوئی برا آدمی نہ تھا اور نہ آپ کی ماں کوئی بدکار عورت تھی ۔
مریم نے عیسیٰ کی طرف اشارہ کیا کہ جو گہوارے میں تھے اور لوگوں سے چاہا کہ اس ماجرے کی شرح وتفصیل اس بچے سے معلوم کریں ، ان لوگوں نے کہا (کیف نکلم من کان فی المھد صبیا) ہم کس طرح اس بچے سے گفتگو کریں کہ جو ابھی گہوارے میں ہے ، اس وقت خداوندعالم نے حضرت عیسی کو قوت گویائی عطا فرمائی ۔ پس آپ نے کہا (قال انی عبد اللہ آتانی الکتاب و جعلنی نبیا،و جعلنی مبارکا این ما کنت و اوصانی بالصلوۃ والزکوۃ مادمت حیا ، وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا ، والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا)
بیشک میں خدا کا بندہ ہوں کہ جس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے،مجھے نبی بنایا،مجھے جہاں کہیں بھی رہوں بابرکت قرار دیا،جب تک زندہ ہوں نماز اور زکوۃ کی وصیت فرمائی اور مجھے وصیت فرمائی کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ نیکی کروں اس نے مجھے جبار و شقی نہیںبنایا پس مجھ پر سلام ہو اس دن کہ جب میں پید ا ہوا اور اس روز کہ جب مروں اور اس روز کہ جب دوبارہ زندہ کیا جاؤں ۔
اس بناء پر حضرت مریم قرآن کریم کی نص کے اعتبار سے صدیقہ ہیں۔ ان کے اور حضرت فاطمہ زہرا کے درمیان بہت زیادہ چیزیں مشترک ہیں ، مثلا یہ کہ دونوں نبوت کے سلالہ اور نسل سے ہیں اور نبوت ایک ایسا سلالہ و رشتہ ہے کہ جو بھی اس سلسلے سے ہو گا وہ آپس ہی میں ایک دوسرے کی نسل سے ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے ۔

(ان اللہ اصطفی آدم و نوحا و آل ابراہیم و آل عمران علی العالمین ۔ ذریۃ بعضھا من بعض واللہ سمیع علیم ۔ اذاقالت امراۃ عمران رب انی نذرت لک مافی بطنی محررا فتقبل منی انک انت السمیع العلیم)(١)
خداوندعالم نے آدم ، نوح اور آل ابراہیم و آل عمران کو چنا اور عالمین پر فضیلت بخشی کہ جو ایک دوسرے کی نسل و ذریت ہیں اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے ۔ جب عمران کی زوجہ نے کہا : پروردگارا جو بچہ میرے شکم میں ہے اس کے لیے میںنے نذر مانی ہے کہ تیری راہ میں آزاد کروں اور تیری خدمت کے لیے مخصوص کردوں ، پس خداوندا مجھ سے اس کو قبول فرمالے کہ تو سننے اور جاننے والا ہے۔
مریم ایک نبی کی بیٹی اور فاطمہ خاتم الانبیاء کی بیٹی ہیں ، مریم ایک نبی کی ماں ۔ فاطمہ ام ابیھا ، اپنے باپ کی ماں، دو وصیوں کی ماں ، بلکہ مادر اوصیاء ہیں۔
مریم کے یہاں بغیر شوہر کے بچے کی ولادت ہوئی معجزے کے ذریعہ چونکہ اس دور میںان کا کوئی کفو اور مقابل نہ تھا اور فاطمہ کے لیے علی جیسی عظیم شخصیت شوہر قرارپائے اور ان سے حسن و حسین جیسے فرزندوں کی ولادت ہوئی ، اور اگر علی نہ ہوتے تو فاطمہ کے برابر و کفو کوئی نہ ہوتا اور ان دونوں کی تربیت و پرورش پیغمبرؐنے کی ، مریم کی کفالت و پرورش زکریا نبی نے کی، فاطمہ کی پرورش وکفالت سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیؐنے فرمائی۔

....

(١) سورہ آل عمران(٣)، آیات ٣٣۔٣٥۔

حضرت امام رضا سے روایت ہے کہ آپ نے ابن ابی سعید مکاری کے جواب میں فرمایا : خدا وندعالم نے جناب عمران پر وحی نازل کی کہ میں نے تجھ کو بیٹا عطا کیا اور پھر مریم ان کے یہاں پیدا ہوئیں اور مریم کو عیسی عطا ہوئے پس عیسی ، مریم سے ہیں اورمریم ، عیسی سے اور عیسی و مریم دونوں ایک چیز ہیں اور میں اپنے باپ سے ہوں اور میرے والد گرامی مجھ سے اور ہم دونوں ایک چیز ہیں۔(١)

شیعہ اور اہل سنت دونوں نے نقل کیا ہے کہ ایک رات امیر المؤمنین حضرت علی بھوکے سوگئے اور صبح کو اٹھ کر حضرت فاطمہ سے کھانا طلب فرمایا حضرت فاطمہ زہرا نے فرمایا : اس خدا کی قسم کہ جس نے میرے باپ کو مبعوث بہ رسالت کیا اور آپ کو ان کا وصی قرار دیا میرے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے اور دو دن سے گھر میں کچھ بھی نہیں ، حتی کہ بچوں حسن و حسین کے کھانے کے لیے بھی کچھ نہیں ہے ۔
حضرت علی نے فرمایا :آپ نے ان بچوں کے لیے بھی کچھ نہ رکھااور مجھے بھی خبر دار نہ کیا تاکہ آپ کے لیے اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بچوں کے لیے کچھ انتظام کرتا ۔
حضرت فاطمہ زہرا نے فرمایا : اے ابو الحسن مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ کسی ایسی چیز کے لیے آپ سے کہوں کہ آپ کے پاس بھی نہ ہو ۔
حضرت علی ، خداپر بھروسہ و توکل کرکے گھر سے باہر نکلے ایک دینار پیغمبراکرمؐسے قرض لیا اور چل پڑے تاکہ اس سے کچھ خرید کر لائیں اچانک مقداد سے ملاقات ہوئی ۔
....

(۱) بحارالانوار :۲۵ ۱. بنقل از معانی الاخبار ۶۵.

دیکھا کہ مقداد جلتی ہوئی دھوپ میں باہر گھوم رہے ہیں حضرت علی مقداد کی یہ حالت دیکھ کر تاب نہ لاسکے اورفرمایا:
اے مقداد آپ کو ایسی گرمی میں کس چیز نے باہر نکالا ہے ؟ اورکیونپریشان پھر رہے ہو؟۔
مقداد نے کہا : اے ابو الحسن مجھ کو میرے حال پرچھوڑدو اور میری زندگی کے راز کو نہ کھلواؤ ۔
آپ نے فرمایا: میں بغیر معلوم کئے آپ کو نہیں جانے دوں گا۔
مقداد نے کہا : اے ابوالحسن آپ کو خدا کی قسم مجھے میرے حال پر چھوڑ دو اور میری حالت معلوم نہ کرو۔
علی نے فرمایا : آپ کے لیے مناسب نہیں ہے کہ مجھ سے اپنی حالت کو چھپاؤ ۔
مقداد نے کہا: آپ کا اصرار ہی ہے تو عرض کرتا ہوں اس ذات کی قسم کہ جس نے محمدؐ کو نبوت سے سرفراز کیا اور آپ کو ان کا وصی قرار دیا ۔ مجھے میرے گھر کی ناداری نے بے قرارکررکھا ہے ،میرے بچے بھوک سے بے حال ہیں اور اب میں ان کے پاس بیٹھنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا ہوں، لہذا شرم کے مارے میں نے سر کو جھکا یا اور باہر نکل آیا اور اب پریشان پھر رہا ہوں ، یہ ہے میری حالت!۔
یہ باتیں سنتے ہی علی کی آنکھوں سے اشک جاری ہوئے اور آپ کی ریش مبارک تر ہوگئی اور پھر فرمایا : میں بھی قسم کھاتا ہوں اس کی جس کی تونے قسم کھائی ہے میں بھی اپنے اہل خانہ سے اسی وجہ سے شرم کھاکے باہر آیا ہوں جس کی وجہ سے آپ باہر آئے ہیں ۔یہ ایک دینار میں نے قرض لیا ہے اس کو لیں اور اپنی ضرورت کو پورا کریں ۔

لہذا حضرت علی نے مقداد کی ضرورت کو اپنی ضرورت و احتیاج پر مقدم رکھا ،ا ن کووہ دینار دے دیا اور خود ایک گوشہ میں سر رکھ کر سوگئے ۔
پیغمبراکرمؐ اپنے بیت الشرف سے باہر تشریف لارہے تھے کہ ناگہاں آپ کو دیکھا آپ کا سر ہلایا اور فرمایا : کیا کام کیا ؟
حضرت علی نے آپ کو سارا ماجرہ سنا دیا ، پھر اٹھے اور پیغمبراکرمؐ کے ساتھ نماز بجالائے۔
جب نماز سے فارغ ہوئے تو پیغمبراکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا : اے علی آپ کے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے ؟
حضرت نے توقف کیا اور خاموشی اختیار کی اور شرم کی وجہ سے پیغمبراکرمؐ کا کوئی جواب نہ دیا جبکہ ان کو دینار کا سار ا قصہ سنا چکے تھے ، پھر فرمایا : جی ہاں یا رسول اللہ ، خداوندعالم کی نعمتیں بہت زیادہ ہیں ۔
خداوندعالم نے اپنے رسول پر وحی نازل کردی تھی کہ آج شام کا کھانا علی ابن ابی طالب کے گھر پر ہے ۔ پس دونوں چلے اور فاطمہ کے بیت الشرف میں وارد ہوئے آنحضرت مصروف عبادت تھیں ، اور آپ کے پاس ایک بہت بڑا طشت رکھا ہوا تھا کہ جس میں سے گرم گرم کھانے کا دھواں اٹھ رہا تھا ۔
حضرت فاطمہ زہرا نے نمازکے بعد اس طشت کو اٹھایا اور ان بزرگواروں کے سامنے لاکر رکھ دیا ، حضرت علی نے سوال کیا : اے فاطمہ یہ آپ کے پاس کہاں سے آیا ؟ آپ نے جواب دیا یہ خداوندعالم کا فضل اور اس کا رزق ہے خداوندعالم جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی عطا کرتا ہے ۔

اسی دوران پیغمبراکرمؐ نے اپنے دست مبارک کو علی کے دوش مبارک پر رکھا اور فرمایا : اے علی یہ آپ کے دینار کے بدلے میں ہے ، پھر آپ کے آنسو جاری ہوگئے اور روتے ہوئے فرمایا :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حمد و شکر ہے اس پروردگار کا کہ مجھے موت نہ آئی جب تک کہ میں نے اپنی آنکھوں سے اپنی بیٹی کے پاس وہ سب کچھ نہ دیکھ لیا کہ جو زکریا نے مریم کے پاس دیکھا تھا ۔(۱)
ہماری روایات میں مذکور ہے کہ نسل حضرت فاطمہ زہرا سے آئمہ ، بنی اسرائیل کے نبیوں سے افضل ہیں اور عامہ کی روایات میں ہے کہ پیغمبراکرمؐ نے فرمایا کہ میری امت کے علما ء انبیاء بنی اسرائیل کی طرح ہیں۔(۲)
اور دونوں فرقوں کی روایات میں ایسی خبریں اور حدیثیں موجود ہیں کہ جو مذہب شیعہ کے عقیدے کی تصدیق کرتی ہیں چونکہ شیعہ اور سنی دونوں نے نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ آخری زمانے میں جب حضرت امام مہدی کے ظہور کے ساتھ زمین پر تشریف لائیں گے تو آپ کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے ۔(۳) جب کہ یہ خود دلیل ہے کہ آئمہ اہل بیت ، انبیاء بنی اسرائیل سے افضل ہیں ۔
اور اگر حضرت ابراہیم و حضرت علی کے کلاموں کے درمیان مقایسہ کیا جائے تو حضرت علی کی بزرگی و معرفت حضرت ابراہیم کی نسبت واضح و آشکار ہوجائے گی ۔
....

(۱) دیکھیے:۔ مناقب ابن شہر آشوب : ۱ ۳۵۰ . امالی شیخ طوسی ۶۱۷. الخرائج و الجرائح :۲ ۵۲۲. ذخائرالعقبی ٤٦. فضائل سیدۃ النساء (عمر بن شاہین) ۲٦. تفسیر فرات کوفی ۸٤. کشف الغمہ :۲ ۹۸.تاویل الآیات :۱ ۱۰۹. ینابیع المودۃ :۲ ۱۳٦.
(۲) المحصوم (رازی) :۵ ۷۲. سبل الهدی و الرشاد:۱۰ ۳۳۷.
(۳) الآحاد المثانی :۲ ٤٤٦-٤٤۹، حدیث ۱۲٤۹، کنزالعمال :۱٤ ۲۲٦، حدیث ۳۸٦۷۳. یہ ابونعیم کی کتاب مہدی میں ابو سعیدسے روایت ہے ۔ فتح الباری :٦ ۳۵۸. تفسیر قرطبی :۱٦ ۱۰٦.

خداوندعالم نے حضرت ابراہیم سے خطاب فرمایا (اولم تومن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی) (۱) اے ابراہیم کیا مردوں کے زندہ ہونے کے بارے میں آپ کو یقین نہیں ہے ابراہیم نے جواب دیا یقین تو ہے لیکن اپنے دل کو مطمئن کرنے کے لیے معلوم کررہا ہوں ۔
جب کہ حضرت علی کا ارشاد گرامی ہے : " لوکشف الغطاء ما زددت یقینا "(۲) اگر میری آنکھوں کے سامنے سے پردے بھی ہٹادیے جائیں تو بھی میر ے یقین میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔
اس کلام میں بہت عظیم معنی پوشیدہ ہیں کہ جس کو علماء اپنی بصیرت سے درک کرتے ہیں ۔
اسی منطق و دلیل اور پیغمبراکرمؐ کی نص کے مطابق حضرت فاطمہ زہرا جناب مریم سے افضل و بالاتر ہیں چونکہ حضرت رسول خداؐکہ ان پر قرآن نازل ہو اور اس میں جناب مریم کے انتخاب کی آیت نازل ہوئی جبکہ آپ نے حضرت فاطمہ زہرا کے لیے فرمایا: فاطمہ تمام عالم کی عورتوں کی سرادار ہیں لوگوں نے سوال کیا اے رسول خداؐ فاطمہ کیا اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہیں تو آپ نے فرمایا: "ذاک مریم بنت عمران ، اما ابنتی فھی سیدۃ نساء العالمین من الاولین و آخرین" (۳)
....

(۱) سورہ بقرہ (۲)، آیت ۲٦۰.
(۲) تفسیر ابی السعود :۱ ۵٦. و جلد:٤ ٤. الصواعق المحرقہ :۲ ۳۷۹. حاشیہ السندی :۸ ۹٦. مناقب ابن شہر آشوب :۱ ۳۱۷. فضائل ابن شاذان ۱۳۷.
(۳) امالی صدوق ۵۷۵. اور اسی سے منقول ہے شرح الاخبار :۳ ۵۲۰، حدیث ۹۵۹. اور بحار الانوار : ٤۳ ۲٤، حدیث ۲۰،میں . بشارۃ المصطفی ۳۷٤، حدیث ۸۹ . بحارالانوار : ۳۷ ۸۵، حدیث ۵۲ .

یہ کہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تو مریم بنت عمران تھیں لیکن میری بیٹی تمام عالمین اولین و آخرین کی عورتوں کی سردار ہیں ۔
عائشہ کی کیا صورت حال ہے ؟ کہاں عایشہ اور کہاں یہ فضائل ، کیا وہ ان عظیم فضائل و کمالات میں سے کچھ تھوڑ ا بہت بھی رکھتی تھیں؟۔

ایک شبہہ وسوال اور اس کا جواب
یہاں پر ہم ایک شبہہ کا جواب دینے پر مجبور ہیں کہ جو بعض افراد کے ذہن میں پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کس طرح حضرت فاطمہ زہرا تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں ؟ جب کہ خداوند عالم نے قرآن کریم میں یہ مرتبہ حضرت مریم کو عطا فرمایا ہے لہذا ارشاد گرامی ہے :
(یا مریم ان اللہ اصطفاک و طھر ک واصطفا ک علی نساء العالمین)(۱)
اے مریم بیشک اللہ نے آپ کو منتخب فرمایا اور آپ کو پاک و پاکیزہ رکھا اور تمام عالمین کی عورتوں پرچن لیا۔
ہم اس شبہہ کا جواب دو طرح سے پیش کرتے ہیں ، ایک نقضی ہے اور دوسرا حلی ۔
جواب نقضی یہ ہے کہ خود اعتراض کرنے والوں سے معلوم کرتے ہیں کہ اس آیت خداوندی کے بارے میں کیا خیا ل ہے کہ ارشاد گرامی ہے :
....

(۲) سورہ آل عمران (۳)، آیت ۴۲.

(واسماعیل و الیسع و یونس و لوطا و کلا فضلنا ہ علی العالمین)(۱)
اور اسماعیل و یسع و یونس اورلوط ، ان سب کو ہم نے عالمین پر فضیلت بخشی ۔
تو کیا ان کا یہ یقین ہے یا کوئی قائل ہے کہ یہ مذکورہ نبی حضرات، ہمارے پیغمبراکرمؐ حضرت محمد مصطفیؐسے افضل ہیں ؟ اصلاً نہیں ۔ چونکہ پیغمبروں کے یہاں مراتب ہیں کہ جن میں سب سے افضل خاتم الانبیاء ہیں ۔
اور پیغمبروں میں ایک دوسرے پر برتری و افضلیت یہ ایک حقیقت ربانی ہے لیکن یہ فضیلت ہمیشہ کے لیے نہیں ہے بلکہ اپنے اپنے زمانے سے مخصوص ہے ۔
(تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض منھم من کلم اللہ و رفع بعضھم درجات)(۲) یہ پیغمبران الٰہی کہ جن میں ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی ان میں سے بعض وہ ہیں کہ جو خدا سے گفتگو کرتے ہیں اور ان میں سے بعض کے درجات کو بلند کیا ہے ۔
اور ان سب سے زیادہ واضح آیت وہ ہے کہ جہاں خداوندعالم نے یہودیوں کو قرآن کریم میں تمام مخلوقات عالم پر فضیلت عطا فرمائی ہے ۔ لہذا ارشاد گرامی ہے :
(یا بنی اسرائیل اذکرو نعمتی التی انعمت علیکم و انی فضلتکم علی العالمین)(۳)
....

(۱) سورہ انعام (۶) ، آیت ۸۶.
(۲) سورہ بقرہ(۲) ، آیت ۲۵۳.
(۳) سورہ بقرہ (۱) ، آیت ۱۲۲.

اے بنی اسرائیل یاد کرو ان نعمتوں کو کہ جو میں نے تم کو عطا کیں اور بیشک میں نے تم کو تمام عالمین پر فضیلت عطا کی ۔
کیا یہاں کوئی مسلمان یا عیسائی ہے کہ جو یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ یہودی تمام عالم سے افضل ہیں ؟ اصلاً نہیں ۔ خصوصاً اس بات کی اطلاع پانے کے بعد کہ انہوں نے انپے پیغمبروں کے ساتھ کیا کیا سلوک کیا ، اور شریعت میں کس قدر تحریف کی ۔
لہذا اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے واضح ہوجاتا ہے کہ ان کی فضیلت اور کلمہ" علی العالمین" سے مراد اسی زمانے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے لوگ اور مخلوق ہے نہ کہ تما م زمانوں کے ۔
چونکہ آخری زمانہ مخصوص ہے حضرت پیغمبراکرمؐ ،حضرت فاطمہ زہرا ، حضرت امام علی اور ان کے معصوم فرزندوں سے کہ بغیر شک و تردید یہ حضرات انبیاء و بنی اسرائیل سے افضل وبرتر ہیں ۔
لیکن جواب حلی یہ ہے کہ جس شخصیت نے یہ فرمایا ہے کہ فاطمہ زہرا ، مریم سے افضل ہیں اور وہ تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں اور بہشت کی عورتوں کی سردار ہیں کہ جن میں مریم بھی ہیں وہی شخصیت ہے کہ جس پر قرآن نازل ہوا ہے اور اسی قرآن میں وہ آیت بھی ہے کہ جس میں مریم کو تمام عالم پر فضیلت دی گئی ہےلہذا جس پر قرآن نازل ہوا ہے وہ ہرآیت کے معنی پوری کائنات سے بہتر جانتا ہے ۔
اگر ذرا غور کریں ، اور پیغمبراکرمؐ کے فرامین میں فکر سے کام لیں کہ جو آپ نے اپنی دختر نیک اختر کے بارے میں فرمائے ہیں جیسا کہ روایات میں آیا ہے کہ خداوندعالم حضرت فاطمہ زہرا کی خوشنودی میں خوش اور ان کی ناراضگی میں ناراض ہوتا ہے۔

یقینا آپ کوعلم ہوجائے گا کہ یہ نصوص ، حضرت فاطمہ زہرا کی عصمت اور آپ کے تمام عالمین کی عورتوں پر فضیلت پر دلالت کرتی ہیں لہذا حق یہ ہے کہ آنحضرت کا مرتبہ بہت بلند و بالا ہے اور آپ مریم بنت عمران سے کہیں افضل وبرتر ہیں ۔

اصلی مطلب کی طرف مراجعت

اب اپنے اصلی مطلب کی طرف پلٹتے ہیں تاکہ دیکھیں کہ ان چارافراد علی ، فاطمہ اور ابوبکر و عائشہ میں سے کون کون اس صفت صدیقیت کا مستحق ہے،اوران میں سے کس کس کی عصمت بیان ہوئی ہے اور کس کے یہاں اس لقب کے قابل ، امتیازات و علامات موجود ہیں ۔
یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ کسی بھی مسلمان نے ابوبکر و عمراور عائشہ کی عصمت کا دعوی نہیں کیا ہے اور وہ لوگ خود بھی اس طرح کا ادعی نہیں کرتے تھے ۔
جبکہ یہ بات علی و فاطمہ کے یہاں بر عکس ہے کہ وہ دونوں حضرات خود بھی اپنی عصمت کے بارے میں معتقد تھے اور اسی طرح بہت سے مسلمان بھی ان کی عصمت و پاکیزگی اور ہر طرح کے رجس و آدلودگی سے طہارت کے متعلق یقین رکھتے ہیں ۔
قرآن کریم میں آیت تطہیر جیسی آیات انہیں کی شأن میں نازل ہوئی ہیں کہ جو ان کی عصمت پر دلالت کرتی ہیں اور اسی طرح پیغمبرا کرمؐ کی وہ تقاریر اوراحادیث کہ جو ان کے متعلق ارشاد فرمائیں یقینا ان کی عصمت پر دال ہیں ۔
لہذا یہ مطلب اس بات کے لیے کافی ہے کہ کہا جائے کہ صدیقہ اولویت و ترجیح کے اعتبار سے حضرت فاطمہ زہرا کے لیے ثابت ہے نہ کہ عائشہ کے لیے ۔

اور صدیق، حضرت علی کے لیے حق ہے نہ کہ ابوبکر کے لیے ۔
اب ابوبکر اور حضرت یوسف کے درمیان مقایسہ و مقابلہ کرتے ہیں کہ جن کو قرآن کریم میں صدیق کہا گیا ہے تاکہ صدیقیت کے معیار کو سمجھیں اور ان دونوں کے یہاں ان کے اعمال و کردار سے صدیقیت کی صلاحیت کو درک کریں ۔
حضرت یوسف کو یہ لقب اس لیے عطا ہو ا کہ انہوں نے عزیز مصرکے لیے اس کے خواب کی صحیح تعبیر بیان کی کہ جب اس نے خواب دیکھا کہ سات موٹی تازی گائے ہیں جن کو سات پتلی دبلی گائیں کھارہی ہیں اور سات ہرے بھرے گندم کے خوشے (گیہوں کی بالیاں) اور باقی خشک و خالی نکلی ہیں ۔خداوند عالم نے اس ماجرے کو عزیز مصر کی زبانی قرآن کریم مینیوں بیان فرمایا ہے :
(یوسف ایھا الصدیق افتنا فی سبع بقرات سمان یاکلھن سبع عجاف و سبع سنبلات خضر و اخر یابسات لعلی ارجع الی الناس لعلھم یعلمون *قال تزرعون سبع سنین دأبا فما حصدتم فذروہ فی سنبلۃ الاقلیلامما تاکلون * ثم یاتی من بعد ذالک سبع شداد یاکلھن ما قدمتم لھن الا قلیلا مما تحصنون * ثم یاتی من بعد ذالک عام فیہ یغاث الناس و فیہ یعصرون)(۱)
یوسف اے صدیق اس خواب کی تعبیر کو ہمارے لیے بیان کریں کہ سات موٹی تازی گائے ہینجن کو سات دبلی پتلی گائیںکھارہی ہیں اورسات ہرے بھرے گندم کے خوشے (گیہوں کی بالیاں) اور باقی خشک و خالی نکلی ہیں ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(۱) سورہ یوسف(۱۲) ، ٤٦۔٤٩.

١٦٥
مجھے امید ہے کہ اس کی صحیح تعبیر پر میں لوگوں کی طرف پلٹ آؤںاور شاید وہ لوگ بھی جان لیں ۔ یوسف نے کہا : آپ لوگ سات سال تک مسلسل کھیتی باڑی کرو ،اور جو کچھ بھی پیدا ہواس کو بالی سمیت ہی رکھ لو اور صرف تھوڑا بہت کھانے کے قابل استعمال کرو، اس کے بعد سات سال سخت وقحط کے آئیں گے کہ جن میں پہلے ہی سے جو بچا کے رکھا ہوگا وہ بھی خرچ ہوجائے گا مگر تھوڑا بہت ،پھر اس کے بعد سال آئے گا کہ جس میں بارش آئے گی اور اس میں لوگ پھولوں کو توڑیں گے ۔
خداوندمتعال نے حضرت یوسف کے چند سال زندان میں رہنے کے بعد ان کی بیان کردہ تعبیر کی تصدیق فرمائی ، لیکن ابوبکر کہ جس کے بارے میں لوگوں کی کوشش ہے کہ لقب صدیق کو ان کے سر پر مڑھیں ، جیسا کہ معلوم ہوچکا ہے کہ ان کے اندر یہ صلاحیت و معیار نہیں ہے اور اس لقب کی قابلیت نہیں پائی جاتی ۔
ابوبکر نہ معصوم صدیق ہیں اور نہ غیرمعصوم صدیق ، بلکہ قرآن و سنت کے معانی و مطالب کو بھی صحیح نہیں سمجھ پاتے ، اور قرآن کریم کی متعددآیات کے سلسلے میں صحابہ سے معلوم کرتے تھے ، بارہا صحابہ کی طرف سے قرآن و سنت اور فتوی دینے میں ان کی غلطیاں پکڑی گئیں ۔ اور وہ قرآن کریم میں استعمال ہونے والا لفظ "بضع"کے معنی بھی نہیں جانتے تھے اوراپنی طرف سے جلد بازی میں تفسیر کرگئے ۔
سنن ترمذی میں ابن مکرم اسلمی سے روایت ہے کہ اس نے کہا: کہ جب یہ آیت (الم *غلبت الروم* فی ادنی الارض من بعد غلبھم سیغلبون*فی بضع سنین) (۱)

....

(۱) سورہ روم(۳۰)، آیات ۱۔٤.

١٦٦
الم ۔ ملک رو م اپنی نزدیک ترین و پست ترین زمین سے مغلوب ہوگیا اور وہ عنقریب اس شکست کے بعد غالب ہوجائیں گے ۔
اس آیت کے نزول کے وقت فارس ، روم پر غالب آچکا تھا جب کہ مسلمان یہ چاہتے تھے کہ روم ، فارس پر غالب ہوجائے چونکہ اہل روم او ر مسلمان اہل کتاب تھے ۔ اسی سلسلے میں خداوندعالم کا ارشاد گرامی ہے:(ویومئذ یفرح المؤمنون* بنصراللہ ینصر من یشاء ، وھو العزیز الرحیم)(۱) اور اس وقت مؤمنین ،روم کے فارس پر غلبہ کی وجہ سے خوشحال ہوگئے اور ہر طرح کی کامیابی و غلبہ خدا کی مدد سے ہے ، وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ عزیزو رحم کرنے والا ہے ۔
کفار قریش ، فارس کی کامیابی و غلبہ کو چاہتے تھے ، چونکہ کفار و اہل فارس اہل کتاب نہ تھے اور موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان نہیں رکھتے تھے ۔
جس وقت یہ آیت نازل ہوئی ابوبکر گھر سے باہر آئے اور مکہ کے ادھر ادھر شور مچانا شروع کیا : (الم *غلبت الروم* فی ادنی الارض من بعد غلبھم سیغلبون*فی بضع سنین)(۲)
قریش کے لوگوں نے ابوبکر سے کہا یہ بات ہمارے اور تمہارے درمیان رہے کہ آپ کے نبی کا یہ گمان ہے کہ روم بہت جلد ہی چند سالوں میں فارس پر غالب ہوجائے گا تو کیا اس پر شرط لگاتے ہو؟.

....

(۱) سورہ روم(۳۰)، آیات ٤۔٥.
(۲) سورہ روم(۳۰)، آیات ۱۔٤.

١٦٧
ابوبکر نے کہا ہاں، یہ واقعہ رہان وشرط بندی کے حرام ہونے سے پہلے کا ہے ۔ پس ابوبکر اور مشرکین قریش کے درمیان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شرط لگ گئی اور ان دونوں کے درمیان طے پایا کہ بضع کو کتنے سال قرار دیں جب کہ بضع ۳سے ۹ سال تک کے عرصہ کو کہتے ہیں ان لوگوں نے ابوبکر سے وقت معین کرنے کو کہا تاکہ اس زمانے تک یہ شرط پوری ہو لہذا ان کے درمیان ٦ سال کا عرصہ طے پایا ۔ ادھر روم کے غالب ہونے سے پہلے ہی ٦ سال تمام ہوگئے اور مشرکین قریش نے جو کچھ ابوبکر سے شرط میں گروی رکھا تھا لے لیا اور شرط جیت گئے ۔ اورجب ساتواں سال آیا تو روم ، فارس پر غالب آگیا ۔ اس وجہ سے بضع کا نام ٦ سال رکھنے پر مسلمانوں نے ابوبکر پر اعتراض کیا ، چونکہ خداوندعالم نے فرمایا : فی بضع سنین(۱)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو ابن عباس سے نقل ہوئی اس نے کہا کہ رسول خداؐنے فرمایا : اے ابوبکر آپ نے کیوں احتیاط نہ کی جب کہ بضع ۳ سے ۹ سال تک کا عرصہ ہے (۲)

بہر حال ابوبکر نے قرآن کریم کے ایک ایسے لفظ کی کہ جس کے معنی معین ہیں ایسی تفسیر کی کہ جو خداوندعالم کے ارادے کے خلا ف ثابت ہوئی اور معنی بضع کو ٦ سال سے تعبیر کیا لہذا پیغمبر اکرمؐ نے اس سے فرمایا :" الااحتطت یاابابکر فان البضع ما بین الثلاث الی التسع "(۳)

....

(۱) سنن ترمذی :۵ ۲۵، حدیث ۳۲٤٦.
(۲) سنن ترمذی :۵ ۲٤، حدیث ۳۲٤۵.
(۳) سنن ترمذی :۵ ۲٤، حدیث ۳۲٤۵.

جب کہ یوسف صدیق نے عزیز مصر کے خواب کی تعبیر کی اوروہ واقع کے مطابق ثابت ہوئی لہذا یہ فرق دو صدیقوں کے درمیان مناسب نہیں ہے اور اس فرق کو فراموش نہیں کیا جاسکتا ۔

پس قرآن مجید نے اپنے علم و آگاہی کے ذریعہ ابوبکر کے صدیق ہونے کو رد کردیا ہے جبکہ بغیر کسی شک و شبہہ کے اور یقین کے ساتھ یوسف کے صدیق ہونے کی تائید کرتاہے ، اور علی کے صدیق ہونے کی گواہی دیتا ہے ۔

جی ہاں ! صدیق علی اورصدیقہ فاطمہ سے کچھ صادق ذوات مقدسہ وجود میں آئیں کہ جو اہل بیت پیغمبرؐہیں اور خداوندعالم نے ان کو ہر طرح کے رجس و گندگی سے دور رکھا ہے او ر ایسا پاک وپاکیزہ قرار دیا کہ جو پاک رکھنے کا حق ہے ۔

یہ کچھ خاص افراد ہیں کہ جن کو شیطان کے ہر حربہ اور مکر سے دور کھا ہے ، اور ان پر شیطا ن مسلط نہیں ہوسکتا جبکہ شیطان نے خداوندعالم سے چیلنج کیا ہے کہ اولاد آدم کو بہکاؤں گا اور انہیں گمراہ کرونگا (لاحتنکن ذریتہ الا قلیلا)(۱)

آدم کی اولاد کو گمراہ کروں گا سوائے تھوڑے افراد کے ۔

....

(۱) سورہ اسراء (۱۷)، آیت ٦۲. اور سورہ نساء (٤) ، آیت ۸۳ میں آیا ہے :(ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم ولو لا فضل اللہ علیکم و رحمتہ لاتبعتم الشیطان الاقلیلا)اگر اس امر کو رسول و ولی امر کی طرف پلٹا دیں کہ جو لوگ ان میں سے حقیقت کودرک کرتے ہیں اور اگرآپ لوگوں کے اوپر فضل خدا اور اس کی رحمت نہ ہو تو تم سب شیطان کی پیروی کرتے ہوتے مگر تھوڑے سے افراد کے علاوہ ۔

حضرت امیر المؤمنین علی نے اہل شوری پر اسی بات سے احتجاج فرمایا:

آپ کو خدا کی قسم کیا میرے علاوہ تمہارے درمیان کوئی پاک وپاکیزہ ہے جب کہ رسول خداؐ نے تم سب کے گھروں کے دروازے کہ جومسجدمیں کھلتے تھے ، بند کرادیئے اور صرف میرے گھر کا دروازہ مسجد رسولؐمیں کھلا رہا اس وقت پیغمبر اکرمؐ کے چچا نے فرمایا : اے رسول خداؐآپ نے سب کے دروازے بند کرادیئے اور علی کا دروازہ کھلا رہنے دیا ؟ تب آپؐ نے فرمایا : ہاں اس کا م کا خداوندعالم نے حکم دیا تھا، تو سب نے کہا نہیں خداکی قسم آپ کے علاوہ کوئی نہیں ہے (۱)-

علی ابن الحسین نے اپنے والد اور انہوں نے علی ابن ابی طالب سے روایت بیان کی ہے کہ رسول خداؐنے میرے ہاتھوں کو پکڑا اور فرمایا : بیشک موسی نے اپنے پروردگار سے چاہا کہ اس کی مسجد کو ہارون کے لیے حلال قرار دے اور میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میری مسجد کو علی اور اس کی اولاد کے لیے حلال اور پاک قرار دے تو خداوندعالم نے ہماری دعا مستجاب فرمائی ۔
اور پھر اس وقت ابوبکر کے یہاں پیغام بھیجا کہ اپنے گھر کا دروازہ کہ جو مسجد کی طرف کو کھل رہا ہے اس کو بند کردو ، انھوں نے کلمہ استرجاع کو زبان پر دوہرا یا اور پھر کہا میں نے سنا اور اطاعت کی ، اور اپنے گھر کا دروازہ بند کرلیا ،پھر اسی طرح عمر اوراس کے بعد عباس کی طرف پیغام بھیجا۔
....

(۱) تاریخ دمشق :۴۲ ۴۳۲ ۔ و ۴۳۵.(متن روایت اسی کتاب سے ہے). المناقب (ابن مغازلی) ۱۱۷. خصال صدوق ۵۵۲، حدیث ۳۰، ۳۱. امالی شیخ طوسی ۵۴۸، حدیث ۱۱۶۸. مناقب خوارزمی ۳۱۵. کتاب سلیم ابن قیس ۷۴. کنزالعمال :۵ ۷۲۶، حدیث ۱۴۲۴۳.

۱۷۰
پھر اس ماجرے کے بعد پیغمبراکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کے دروازے بندنہیں کیے اور علی کا دروازہ نہیں کھولا بلکہ خداوندعالم نے علی کا دروازہ کھولا اور تمہارے دروازے بند کئے ہیں ۔
اس کے علاوہ یہ بھی کہ ابوبکر نے طہارت کا ادعی نہیں کیا اور اپنے آپ کو شیطان کے وسوسہ سے پاک وپاکیزہ نہیں سمجھا بلکہ اس بات کی تصریح کی کہ اس کے ہمراہ ایک شیطان ہے جو اس کو بہکاتارہتا ہے لہذا اس کا قول ہے کہ :
" خدا کی قسم میں آپ حضرات میں سب سے بہتر نہیں ہوں اور اس مقام کو با دل ناخواستہ اور مجبوراً اختیارکیا ہے اور میں چاہتا تھا کہ آپ لوگوں کے درمیان کوئی ہوتا جو اس بوجھ کو اٹھاتا اور مجھے چھٹکارا ملتا آپ لوگوں کا خیال ہے کہ میں تمہارے درمیان سنت رسول خداؐ کو اجراکروں گا جبکہ اس حالت میں ، میں یہ کام انجام نہیں دے سکتا ، رسول خداؐ وحی کے ذریعہ محفو ظ تھے اور خطا ء سے معصوم تھے ان کے ساتھ فرشتے تھے جب کہ میرے ساتھ شیطان ہے کہ جس کے جال میں پھنس جاتا ہوں پس جب کبھی بھی مجھے غصے میں دیکھو تو مجھ سے دوری اختیار کرنا ۔(۱)
تمّام بن محمد رازی (م۴۱۴ھ) نے اپنی کتاب الفوائد میں اپنی اسناد کے ساتھ ابن ابی عموص سے روایت نقل کی ہے کہ جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ابوبکر پر شیطان مسلط ہوتا تھا ۔ لہذا تمّام لکھتا ہے :
ابوبکر زمانہ جاہلیت میں شراب پیتے اور پھر یہ شعر پڑھتے تھے :
....

(۱) المصنف (عبدالرزاق) : ۱۱ ۳۳۶، حدیث ۲۰۷۰۱(متن روایت اسی کتاب سے ہے) . اور دیکھیے :- الامامة والسیاسة :۱ ۲۲. تاریخ دمشق :۳۰ ۳۰۳. تاریخ طبری : ۲ ۴۶۰. طبقات ابن سعد :۳ ۲۱۲.

۱۷۱
نحیی ام بکر بالسلام
و هل لی بعد قوم من سلام
اے مادر بکر آپ کو بشارت ہو ،آپ کے فرزندکی سلامتی کی اور کیا اس قوم کے مرنے کے بعد بھی میرے لیے کوئی سلامتی ہے ۔
یہ خبر رسول خداؐ کو پہنچی آپ اٹھے اپنی عبا کو اپنے کاندھوں پر ڈالا اور وہاں تک پہنچ گئے ، وہاں جاکر دیکھا کہ ابوبکر کے ساتھ عمر بھی ہیں ، پس جیسے ہی عمر نے رنجیدگی کی حالت میں آنحضرتؐ کو دیکھا تو کہا : میں غضب رسول اللہؐ سے خدا کی بارگاہ میں پناہ چاہتاہوں خدا کی قسم وہ بغیر سبب ہماری طرف نہیں آتے وہ پہلے فرد ہیں کہ جنہوں نے اپنے اوپر شراب حرام کی ہے ۔(۱)
جی ہاں ! ابوبکر نے رسول خداؐ کی رفتار سے درس حاصل نہیں کیا اور ان کے غصے و خشم سے عبرت حاصل نہیں کی بلکہ دیکھیں کہ خالد بن ولید کو اپنی فوج کا کمانڈر بنادیا جب کہ رسول خداؐ نے اس سے اور ضرار بن ازور سے متعدد بار شراب خواری و بد خواری اور فسق و فجور کی وجہ سے بیزاری کا اظہار فرمایا تھا ۔
یہ تمام باتیں اس وجہ سے ہیں کہ ابوبکر اپنی خواہشات نفس کے تابع تھے ، اور اپنے دستورات و قوانین کو خداوندعالم کے احکام پر مقدم رکھتے تھے ۔
یہ ابوبکر خلیفہ مسلمین کے تھوڑے سے حالات ہیں ۔
اب دیکھیں حضرت امیر المؤمنین امام علی انپے اور رسول خداؐکے بارے میں کیا فرماتے ہیں :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(۱) الفوائد :۲ ۲۲۸۔ اور دیکھیے :۔ الاصابہ :۷ ۳۹، ترجمہ۹٦۳۷۔

۱۷۲

"جس وقت رسول خداؐ کا دودھ چھڑایا گیا تب ہی سے خداوندعالم کی جانب سے ایک بہت بڑا فرشتہ شب و روز آپ کے ہمراہ قرار پایا ، یہاں تک کہ آپ نے بڑی بڑی راہوں کو طے فرمایا اور دنیا کی اچھی اچھی خصلتیں اپنائیں ۔اور میں سفر و حضر میں آپ کے ہمراہ تھا جیسے کہ اونٹنی کا بچہ اپنی ماں کے ساتھ رہتاہے ، آپ ہرروز میرے سامنے اپنے اخلاق کا ایک خاص نمونہ پیش فرماتے ، اور مجھ سے پیروی کرنے کو فرماتے ، ہر سال غارحرا ء میں گوشہ نشین ہوتے ، میں آپ کو دیکھتا اور میرے علاوہ کوئی آپ کو نہیں دیکھتا تھا ۔اس وقت سوائے اس گھر کے کہ جس میں رسول خداؐ اور خدیجۃ الکبری رہتے تھے کسی دوسرے گھر میں اسلام داخل نہیں ہوا تھا ، ان دوکے علاوہ میں تیسرا مسلمان تھا ، میں رسالت و وحی کے نور کو دیکھتا تھا ، میں نبوت کی خوشبو محسوس کرتا تھا۔

میں نے جس وقت آپؐ پر وحی نازل ہوئی شیطان کے رونے کی آواز کو سنا اورپھر رسول خداؐ سے سوال کیا کہ یہ کیسی آواز ہے ؟

آپؐ نے فرمایا : یہ شیطان ہے کہ جو اس بات سے رنجیدہ ہے کہ اب اس کی عبادت نہیں ہوگی ، بیشک تم ہر اس آواز کو سنتے ہو کہ جس کومیں سنتا ہوں اور ہر اس چیز کو دیکھتے ہو جس کو میں دیکھتا ہوں سوائے اس کے کہ میرے بعد پیغمبرنہیں ہو بلکہ میرے وزیر ہو ، راہ حق پر گامزن ہو اور مؤمنین کے امیر ہو ۔ (۱)

"بغية الباحث " اور " المطالب العاليہ بزوائد المسانيد الثمانيہ" نیز "الجمع بين الصحيحين " اور ان کے علاوہ دوسری بہت سی کتابوں میں مذکورہے کہ آپؐ نے حضرت علی ابن ابی طالب سے فرمایا

....

(۱) نہج البلاغہ ، خطبہ ۱۹۲۔

۱۷۳

اے علی تم میرے گھر کے دروازے پر کھڑ ے رہو کوئی میرے پاس نہ آئے اس لیے کہ میرے پاس کچھ زائر فرشتے ہیں کہ جو خداوندعالم سے اجازت لے کر میری زیارت کو آئے ہیں ۔

حضرت علی دروازے پر کھڑے ہوگئے اتنے میں عمر آئے، اندر آنے کی اجازت مانگی اور کہا اے علی میرے لیے رسول خداؐ سے اجازت لو ، آپ نے فرمایا : کسی کو بھی پیغمبراکرمؐ کی خدمت میں پہنچنے کی اجازت نہیں ہے ، عمرنے کہا کیوں؟ آپ نے جواب دیا: چونکہ آپؐ کے پاس کچھ زائر فرشتے ہیں کہ جو خداوند عالم سے اجازت لے کر آئے ہیں کہ آپؐ کی زیارت کریں ، عمر نے سوال کیا : اے علی وہ کتنے افراد ہیں ؟ آپ نے فرمایا ۳٦۰ فرشتے ۔

اس واقعہ کے بعد ایک دن عمر نے اس گفتگو کو رسول خداؐ سے نقل کیا اور کہا: اے رسول خداؐ یہ سب مجھے علی نے خبردی ہے ۔

پیغمبراکرمؐ نے علی سے فرمایا : اے علی آپ نے زائر فرشتوں کی خبر دی ہے ؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں ، یارسول اللہ ۔ پھر فرمایا : کیا عمر سے فرشتوں کی تعداد بھی بیان فرمائی تھی ؟ علی نے کہا : جی ہاں آپؐ نے فرمایا: اے علی وہ کتنے افراد تھے ؟ علی نے کہا : وہ ۳٦۰ تھے، آپؐ نے فرمایا : آپ کو ان کی تعداد کا کیسے علم ہوا ؟ علی نے کہا : میں نے ۳٦۰ آواز یںسنیں مجھ کو علم ہوگیا کہ وہ ۳٦۰ فرشتے ہیں ۔

رسول خداؐ نے اپنے دست مبارک کو علی کے سینے پر رکھا اور فرمایا : اے علی خداوند تیرے ایمان اور علم میں اضافہ فرمائے ۔(۱)

....

(۱) بغية الباحث ۲۹۵۔ المطالب العاليہ بزوائد المسانيد الثمانيہ:۹۰۱٦۔الجمع بين الصحيحين:٤ ۲٦۳۔ سبل الهدى والرشاد:۱۰ ۲٤٦۔

۱۷٤

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ حدیث آپ کے لیے واضح کرہی ہے کہ کسی بھی صحابی یا کسی بھی اورشخض کا اہل بیت طاہرین کے ساتھ مقایسہ و مقابلہ نہیں کیا جاسکتا ،چونکہ وہ حضرات نبوت کے ثمر آور اور تناور شجرہ طیبہ سے ہیں ، خداوندعالم نے ان کو پیغمبراکرم کی جانشینی اور مؤمنین کی رہبری و قیادت کے لیے انتخاب فرمایا ہے اور وہ سب سے پہلے پیغمبراکرمؐ پر ایمان لائے ہیں ، اور آپ کی تصدیق کی ہے اور ان کے واسطے بہت سی خصوصیات اور امتیازات ہیں کہ کائنات کا کوئی فرد بھی ان کامقابلہ نہیں کرسکتا ۔

حضرت امیر المؤمنین کا خط معاویہ کے نام میں مذکورہے :

محمدؐ نے جیسے ہی ایمان اور خداوندعالم کی توحید کی طرف دعوت دی ہم اہل بیت سب سے پہلے ان پر ایمان لائے اور جو کچھ وہ لائے ہم اس پر یقین رکھتے ہیں ، ہم کئی سال تک ایسے عالم میں ایمان پر رہے کہ ہمارے علاوہ پورے عالم میں کوئی خداوندعالم پر ایمان نہیں رکھتا تھا اور اس کی عبادت نہیں کر تا تھا ۔(۱)

حضرت امام حسن بن علی نے جس وقت معاویہ سے صلح کرنے کا ارادہ فرمایا تو ابتداءً حمد و ثناء خداوندی بجالائے اور اپنے جدامجد محمد مصطفیؐ پر درود و سلام بھیجا پھر فرمایا :

ہم اہل بیت کو خداوندعالم نے اسلام میں محترم و مکرم قرار دیا اور تمام عالم میں سے ہم کوچنا اورانتخاب کیا ، ہم سے رجس و پلیدگی کو دور رکھا ، ہم کو پاک و پاکیزہ قرار دیا۔

....

(۱) کتاب صفین (منقری) ۸۹. (اصل عبارت اسی کتاب سے ہے) . شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) :۱۵ ۷٦. بحارالانوار :۳۳ ۱۱۱.

حضرت آدم سے میرے جد محمدؐ تک جب کبھی بھی دو فرقوں میں تقسیم ہوتے خداوندعالم ہم کو ان میں سے بہترین میں قرار دیتا ۔ پس خداوندمتعال نے محمدؐکو نبوت کے لیے انتخاب فرمایا اور ان کو رسالت عطا فرمائی ، آپؐ پر کتاب نازل کی اور میرے والد گرامی سب سے پہلے آپ پر ایمان لائے ، خدا اور اس کے رسول کی تصدیق کی ، خداوندعالم ، اپنی کتاب میں کہ جو اپنے رسول پر نازل کی ہے ، فرماتا ہے (افمن کان علی بینة من ربہ و یتلوہ شاھدمنہ) (۱) کیا وہ شخص کہ جو اپنے پروردگار کی جانب سے بینہ و دلیل رکھتا ہو اور اس کے پیچھے اس کا شاہد و گواہ بھی ہو (جھوٹ بول سکتا ہے) ۔ میرے جد بزرگوار ہی اپنے پروردگار کی جانب سے بینہ و دلیل پر ہیں اور میرے والد بزرگوار وہی ہیں کہ جو ان کے پیچھے اور اتباع کرنے والے ہیں اور ان پر شاہد و گواہ ہیں۔(۲)

معاویہ کے نام محمد بن ابی بکر کے خط میں مذکور ہے :

۔ ۔ اس وقت خداوندعالم نے اپنے علم کے ذریعے ان کو منتخب فرمایا اور ان کے درمیان سے محمدؐکو چنا اور انتخاب کیا ان کو رسالت سے مخصوص کیا اور اپنی وحی کے لیے ان کوپسند فرمایا ، اپنے امر کے لیے ان پر اعتماد کیا، ان کوان تمام خصوصیات کے ساتھ گذشتہ تمام آسمانی کتابوں اور انبیاء و رسل پر گواہ اور گذشتہ شریعتوں پر راہنما قرار دیا ۔

....

(۱) سورہ ھود (۱۱) ، آیت ۱۷.
(۲) ینابیع المودة (قندوزی حنفی) :۳ ٣٦٤۔ ٣٦٦.

آنحضرتؐ نے اپنی حکمت اور نیک نصیحتوں کے ذریعہ اپنے پروردگار کی طرف دعوت دی تو سب سے پہلے جس نے ان کا جواب دیا اور ان کے ساتھ آمد و رفت کی اور ان کی بات کی تصدیق کی ، سچ سمجھا اوراسلام لائے ، ان کے ساتھ رہے اور ان کی ہر با ت کو قبول کیا ، ان کے بھائی ، ابن عم علی ابن ابی طالب تھے ، انہوں نے آپؐکے غیب کی ہربات کی تصدیق کی ، اور اپنی ہر بات پر ان کو مقدم رکھا اور ان کی ہرخوف و خطر میں حفاظت کی ، ہر طرح کے حوادث میں اپنی جان کو ان پر قربان کرنے کے لیے پیش کیا ، جس نے محمدؐسے دشمنی کی اس سے علی نے جنگ کی اور جس نے محمدؐسے صلح کی علی نے اس سے صلح کی۔(۱)

حدیث ابوبکر ھذلی اور داوٴد بن ہند میں آیا ہے کہ جو شعبی سے منقول ہے اس نے کہا کہ رسول خدا نے علی کے متعلق فرمایا:"ھذا اول من آمن بی و صدقنی و صلیٰ معی "(۲)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ علی وہ فرد ہیں کہ جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے، میر ی تصدیق کی اور میرے ساتھ نماز پڑھی ۔
امیرالمؤمنین نے کمیل کو اس طرح وصیت فرمائی :
اے کمیل ! زمین ، شیطانوں کے جالوں سے بھری پڑی ہے کوئی شخص بھی ان سے نجات حاصل نہیں کرسکتا مگر یہ کہ ہمارے دامن سے متمسک ہوجائے۔
....

(۱) مروج الذھب :۲ ۵۹. کتاب صفین (منقری) ۱۱۸.(متن عبارت اسی کتاب سے ہے). شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) :۳ ۱۸۸. جمھرة رسائل العرب :۱ ۵۰۲۴۷۷.
(۲) شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) :۱۳ ۲۲۵.

اور خداوند عالم نے تجھے متوجہ کردیا کہ کوئی بھی ان کے پنجے سے چھٹکارا نہیں پاسکتا مگر اس کے خاص بندے اور خدا کے خاص بندے ہمارے دوستدار و شیعہ ہیں ۔
اے کمیل ! یہ خداوندمتعال کا کلام ہے (ان عبادی لیس لک علیھم سلطان) (۱) اے شیطان وہ میرے خاص بندے ہیں تو ان پر مسلط نہیں ہوسکتا ۔ اوریہ کلام پاک ہے (انما سلطانہ علی الذین یتولونہ والذین ھم بہ مشرکون)(۲)

شیطان کا تسلط اور حکومت صرف ان لوگوں پر ہے کہ جو اس کی اطاعت و ولایت کو قبول کرتے ہیں اور جو لوگ اس کے اغوا کرنے سے مشرک ہوجاتے ہیں ۔
اے کمیل! اس سے پہلے کہ آپ کے مال و فرزند میں شیطان شریک ہو ، جیسا کہ تم کو حکم دیا گیا ہے ہماری ولایت کے ذریعہ راہ نجات تلاش کرو۔(۳)
یہ پیغام ہے اس بات پر کہ اہل بیت معصوم ہیں اور ان کی خدا کی جانب سے تصدیق ہوئی ہے اور وہ ہی افراد خداوندعالم کی جانب سے اس آیت (کونوا مع الصادقین)(۱)(سچوں کے ساتھ ہوجاؤ) میں مورد عنایت ہیں نہ ابوبکر و عمر۔چونکہ اہل بیت کے متعلق حدیث ثقلین میں قرآن کریم کے برابر ہونا آیاہے،اوریہ مطلب ہماری راہنمائی کرتا ہے اس بات کی طرف کہ جس طرح قرآن سے متمسک ہونا واجب ہے اسی طرح اہل بیت سے بھی متمسک ہونا واجب ہے۔
....

(۱) سورہ حجر (۱۵)، آیت ۴۲. و سورہ اسرائ(۱۷)، آیت ٦۵.
(۲) سورہ نحل (٦۱)، آیت ۱۰۰.
(۳)بشارةالمصطفی لشیعة المرتضی ۵۵. تحف العقول ۱۷۴.

اگر اہل بیت سے خطا ء ممکن ہوتی تو ان سے تمسک کے لیے امر بطور مطلق صحیح نہ ہوتا اور جس طرح قرآن کریم کی تعلیمات بلا شک و تردید ہیں اسی طرح اہل بیت سے بھی جو کچھ ہم تک پہنچا ہے اس میں بھی کوئی شک و شبہہ نہیں ہے ۔
اور اگر اہل بیت معصوم نہ ہوتے تو ان کی پیروی میں گمراہی کا احتمال ہو تا لیکن وہ خدا وندعالم کی آسمان وزمین کے درمیان حبل متین اور مضبوط رسی ہیں اور قرآن کریم کی مانند خداوند اور خلق کے درمیان واسطہ ہیں ۔
اس تمام گفتگو کے بعد ہمیں یہ نتیجہ نظر آتاہے کہ اہل بیت سے دشمنی و اختلاف بدون شک و شبہہ اس شخص کے گمراہ ہونے پر دلیل ہے۔ اور ہمارا وظیفہ ہے قرآن و عترت دونوں سے متمسک رہیں چونکہ یہ دونوں ہمیں گمراہی سے نجات دلائیں گے اور یہی وجہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور حوض کوثر پر پیغمبراکرمؐ کے پاس پہنچنے تک ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوسکتے ۔
اسلامی فرقوں میں سے کوئی سا بھی فرقہ ایسا نہیں ہے کہ جس کے یہاں قرآن و اہل بیت اس طرح متمسک ہوں کہ دونوں حوض کوثر تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں اور اس فرقے کے تمام مسائل و احکام و عقائد انہی سے ماخوذ ہوں ،سوائے مذہب شیعہ کے کہ جو بارہ اماموں کی امامت کے قائل ہیں کہ جن میں سے پہلے صدیق اکبر علی ابن ابی طالب اور آخری مہدی منتظر ہیں ۔ یہی معنی ہیں پیغمبراکرمؐ کی اس حدیث شریف کے جوآپ نے بیان فرمائی :
....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۱) سورہ توبہ(۹)، آیت ۱۱۹.

"خلفائی اثنا عشر کلهم من قریش"(۱)

میرے خلفاء بارہ افراد ہیں کہ جو سب کے سب قریش سے ہیں ۔

پیغمبر اکرمؐ کا اپنے خلفاء کو بارہ کی تعداد میں محدود و معین کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ بارہویں امام کی عمر طولانی ہوگی ۔ مذہب شیعہ اور اہل سنت کے بہت سے بزرگوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ بارہویں امام زندہ ہیں اور ہماری نظروں سے غایب ہیں اور وہ زمان حاضر میں بھی باقی ہیں تاکہ ہرزمانے میں قرآن کریم کی ہمراہی کی جاسکے اور حوض کوثر تک دونوں ساتھ پہنچیں ۔

یہی وجہ ہے کہ امیرالمؤمنین نے کمیل بن زیاد سے اہل بیت کے بارے میں اس طرح تعارف کرایا ہے :

" . . . جی ہاں ، یہ زمین کسی وقت بھی حجت خدا سے خالی نہیں رہ سکتی چاہے وہ حاضر و آشکار ہو یا غائب اور پوشیدہ اس کی وجہ یہ ہے تاکہ زمین کبھی بھی خدا کی روشن دلیل سے خالی نہ رہے ۔

لیکن وہ لوگ کون ہیں؟ کتنے افراد ہیں اور کہاں ہیں ؟

خدا کی قسم ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے اور خدا کے نزدیک بہت بڑی منزلت و مقام رکھتے ہیں خدانے ان کو اپنی امانات و آیات عطا کی ہیں تاکہ وہ اپنے بعد ایک دوسر ے کے سپردکرتے رہیں ۔

....

(۱) صحیح مسلم : ٦ ٤، باب الناس تبع القریش ، جابرابن سمرة سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے رسول خدا کو فرماتے سنا ہے کہ لایزال الدین قائما حتی تقوم الساعة ویکون علیهم اثنا عشر خلیفة کلهم من قریش ۔ یہ دین ہمیشہ قیامت تک باقی رہے گا اور لوگوں پر بارہ خلیفہ حکومت کریں گے کہ جو سب کے سب قریش سے ہوں گے ۔

علم و معرفت ، حقیقی بصیرت کے ساتھ ان کے یہاں ٹھاٹھیں مارتے سمندر کی طرح ہے ، وہ روح یقین سے مخلوط ہیں اور ہر کام کہ جو پوری دنیا پر مشکل ہو وہ ان پر آسان ہے اور جس سے اہل باطل و جاہل بھاگتے ہیں وہ اس سے مانوس ہیں اور اہل دنیا کے درمیان ایسی بلند روح و حوصلہ کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں کہ جن کی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی .وہ زمین پر خدا کے خلیفہ ہیں ، اور اس کے دین کی طرف بلانے والے ، آہ آہ مجھے ان کے دیدار کا کس قدر شوق ہے "۔(۱)

او ر پھر فرمایا :

" کہاں ہیں وہ لوگ کہ جو ہم پر جھوٹ و تہمت لگاتے ہیں اور سر کشی کرتے ہیں جب کہ خداوندعالم نے ہمیں سر بلند فرمایا ہے اور ان کو سرنگوں کیا ، ہمیں علم و فضل عطا کیا اور ا ن کو بے نصیب بنایا ، ہمیں امن کے قلعے میں قرار دیا اور ان کو باہر نکال دیا ، وہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ علم قرآن میں راسخ ہمارے علاوہ کوئی اور ہے ۔

ہدایت ،ہماری رہنمائی ہی سے مل سکتی ہے اور دل کے نا بینوں کو روشنی ہمارے ہی ذریعہ نصیب ہوتی ہے ، بیشک وہ قریش کے آئمہ ہی ہیں کہ جوہاشم کی نسل او رشجرہ طیبہ سے ہیں دوسرے لوگ اس کے مستحق نہیں ہیں اور نہ ہی ان کے علاوہ کوئی اور امر الہٰی کا ولی وسرپرست ہے ۔(۲)

ابن شہر آشوب، مناقب میں رقمطراز ہے: اس آیت (یا ایهاالذین آمنوا اتقواالله و کونوا مع الصادقین) (۳)میں خداوندعالم نے صادقین کی بطور مطلق پیروی کرنے کا حکم دیا ہے

....

(۱) نہج البلاغہ :۳ ۳۷، حکمت (کلمات قصار)۱٤۷.
(۲) نہج البلاغہ :۲ ۲۷، خطبہ ۱٤٤.
(۲) سورہ توبہ(۹)، آیت ۱۱۹. (اے ایمان لانے والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہوجاؤ).

اوریہ بات ان کے معصوم ہونے پر دلالت کرتی ہے چونکہ اس طرح کا امر کسی ایسے کے متعلق کہ جو برائیوں سے بچا ہوا نہ ہو ،قبیح ہے چونکہ اس کا م کا نتیجہ امر قبیح ہی کی طرف لے جاتاہے۔ اور جب یہ بات امامت کے باب میں ثابت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہوگئی کہ خصوص امیر المؤمنین اور ان کی اولاد معصوم کے لیے بطور اجماع عصمت ثابت ہے اور یہ آیت انہیں کے لیے ہے ، چونکہ امت اسلامی کا کوئی فرقہ بھی اس آیت کے بارے میں ان کے علاوہ کسی اور کے لیے نہیں کہتا ، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ صفات ان کے علاوہ کسی اور کے لیے ثابت نہیں ہیں اورکسی نے بھی ان خصوصیات کا ان کے علاوہ ادعی نہیں کیا ہے تو امامت بھی انہیں کا مسلم حق ہے -(۱)

....

(۱) مناقب ابن شہر آشوب :۱ ۲۴۷.

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

سوم :- مطہر اور پاک وپاکیزہ ہونا
یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ تطہیر ، عصمت کا لازمہ و جزء ہے لیکن ہم یہاں پر عصمت کے قسیم کے طور پر پیش کررہے ہیں ، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم یہاں پر تطہیر کے متعلق کچھ خاص چیزیں پیش کرنا چاہتے ہیں ، چونکہ ابھی گذرچکاہے کہ خداوندعالم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ مسجد تعمیر کرے اور اس کو پاک و پاکیز ہ رکھے ، اس میں اپنے اور ہارون کے علاوہ کسی اور کو رہنے کا حق نہ دے۔ بالکل یہی مطلب خداوندعالم نے پیغمبر اکرمؐ اور ان کے خلیفہ و وصی کے متعلق فرمایا -(1)
....

(1) الخصائص (سیوطی) :۲ ۴۲۴.غایۃ المرام :۳ ۱۹۱.کتاب سلیم بن قیس ۱۹۵و ۳۲۱و ۴۰۰.

امیرالمؤمنین کے احتجاجات میں وارد ہے کہ :
" تمہیں اللہ کی قسم ، کیامیرے علاوہ تمہارے درمیان کوئی اور مطہر ہے ؟، اس وقت کہ جب رسول خداؐ نے تم سب کے گھروں کے دروازوں کو مسجد کی طرف سے بند کروادیا اور صرف میرے گھر کا دروازہ کھلا رکھا ، اور میں گھر و مسجد میں ہمیشہ ان کے ساتھ رہا ، پھر آپ کے چچا کھڑے ہوئے اور کہا : اے رسول خداؐآپ نے ہم سب کے دروازوں کو بند کردیا اور علی کے دروازے کو کھلا رکھا ، تو آپ نے فرمایا : جی ہاں! خداوندعالم نے اس کام کا حکم دیا تھا ، تو سب نے کہا : نہ ، خدا کی قسم ، (آپ نے جو کہا ہے سچ ہے)"(۱)
ابوبکر کے ساتھ احتجاج میں آپ نے فرمایا :
" میں آپ کو خدا کی قسم دیتاہوں کیا آیہ تطہیر اور ہر طرح کی گندگی و پلیدگی سے دوری تیری اور تیرے خاندان کی شأن میں نازل ہوئی یا میرے اور میرے خاندان کے بارے میں ؟ ابوبکر نے کہا آپ کے اور آپ کے اہل بیت کے بارے میں -
آپ نے فرمایا : تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کیا وہ شخص کہ جس کو خداوندعالم نے نسل بعد نسل اس کے باپ سے حضرت آدم تک زنا اور غیر مشروع رابطہ سے دوررکھا اور رسول خداؐفرماتے تھے میں اور آپ آدم سے لیکر عبدالمطلب تک حلال ونکاح کے ذریعہ منتقل ہوتے رہے اور زنا و سفاح سے پاک و پاکیزہ رہے ، میں ہوں یا تو ؟
....

(۱) تاریخ دمشق :۴۲ ۴۳۲. کنزالعمال :۵ ۴۲۶، حدیث ۱۴۲۴۳. مناقب خوارزمی ۳۱۵. خصال صدوق ۵۵۹، حدیث ۳۱.

ابوبکر نے کہا: بلکہ آپ ہیں -(۱)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت امیر المؤمنین سے روایت ہے کہ اپنے دین کے سلسلے میں تین طرح کے لوگوں سے بچے رہنا ۔ ۔ ۔ اور فرمایا :
" وہ شخص کہ جس کو خدائے متعال نے حکومت عطا فرمائی تو اس نے گمان کیا کہ اس کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے اور اس کی معصیت خدا کی معصیت ہے ، جب کہ وہ جھوٹا ہے چونکہ خداوندعالم کی معصیت میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں ہے بلکہ صرف اطاعت خدااور اس کے رسول اور صاحبان امر کی ہے کہ جس کو خداوند عالم نے اپنے اور اپنے رسولؐکے قرین و ہمراہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے :
(اطیعوا اللہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم)(۲)
خداوندعالم کی اطاعت کرو اور رسول و صاحب امر کی اطاعت کرو ۔
چونکہ خداوندعالم نے اپنی اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا اس لیے وہ معصوم و مطہر ہیں، خدا کی نافرمانی و معصیت کی دعوت نہیں دیتے اور پھر اس کے ساتھ صاحبان امر کی اطاعت کا حکم دیا ، اس لیے کہ وہ بھی معصوم او رپاک ہیں اور خداکی نافرمانی و معصیت کی طرف دعوت نہیں دیتے ۔(۳)
....

(۱) احتجاج طبرسی : ۱ ۱۷۱۔
(۲) سورہ نسائ(٤)، آیت ٥۹۔
(۳) کتاب سلیم بن قیس ٤۰٥، حدیث ٥٤۔ اسی کی طرح کچھ فرق کے ساتھ منقول ہے : خصال صدوق ۱۳۹،حدیث ۱٥۸ میں اور بحار الانوار :۲٥ ۲۰۰،حدیث۱۹ میں ۔

۱۸٤
حضرت امام جعفرصادق نے اپنے آباء و اجداد مطہرین سے روایت نقل کی ہے کہ امیرالمؤمنین نے کوفہ کے منبر پر خطبہ ارشادفرمایا اور اپنے خطبے کے دوران فرمایا کہ:
" خداوند عالم نے ہم اہل بیت کو محفوظ رکھا اس سے کہ چال باز ، حیلہ گر ، دھوکے بازیا جھوٹے و مکار ہوں ، بس جس میں بھی اس طرح کی بری چیزیں پائی جاتی ہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے اور ہمارا اس سے کوئی رابطہ نہیں ہے ۔
بیشک خداوندعالم نے ہم اہل بیت کو ہر طرح کی پلیدگی و رجس سے پاک رکھا اور جب کبھی بھی ہماری زبان سے کچھ نکلا تو سچ کردکھایا اور جب کبھی ہم سے کوئی سوال ہوا اس کا ہم نے جواب دیا ۔ خداوندعالم نے ہم کو دس ایسی خصلتیں عطا فرمائی ہیں کہ جو نہ ہم سے پہلے کسی کو دیں اور نہ ہمارے بعد کسی کو عطا فرمائے۔

حلم ، علم، عقل، نبوت ، شجاعت ، سخاوت، صبر ، صدق و سچائی ، عفت و پاکدامنی اور طہارت و پاکیزگی ۔ پس ہم ہینکلمۃ التقوی،ہدایت کے راستے ، بہترین نمونے، بہت عظیم حجت الٰہی اور حکم و مضبوط امانت ، ہم ہی وہ حق ہیں کہ جن کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے ۔
(فما ذا بعد الحق الاالضلال فانیٰ تصرفون)(۱)
حق کے بعد گمراہی کے علاوہ کچھ نہیں ہے پس کہاں منھ موڑے جارہے ہو۔"(۲)
....

(۱) سورہ یونس (۱۰)، آیت ۳۲۔
(۲) تفسیر فرات کوفی ۱۷۸، حدیث ۲۳۰۔ بحارالانوار:۳۹ ۳٥۰، حدیث ۲٤۔

۱۸٥
عبداللہ بن عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ اس نے کہا : فرزند ابو طالب کو تین خصلتیں ایسی عطا ہوئیں کہ اگر ان میں سے مجھ کو ایک بھی مل جاتی تو وہ مجھ کو لال بال والے اونٹ سے بھی کہیں زیادہ عزیز تھی ۔ رسول خداؐ نے اپنی بیٹی کی شادی ان سے فرمائی اور آپ کے یہاں ان سے دو بیٹے پیداہوئے اور تمام مسلمانوں کے گھروں کے دروازوں کو کہ جو مسجد کی طرف کھلتے تھے بندکرادیا سوائے آپ کے گھر کے دروازے کے ، اور روز خیبر آپ کو علم عطا فرمایا ۔(۱)
اسی طرح کی روایت ابوسعید خدری(۲) اور عمر بن خطاب سے بھی نقل ہوئی ہے ،صر ف عمر کی روایت میں الفاظ اس طرح ہیں " وسکناہ المسجد مع رسول اللہ یحل لہ فیہ مایحل لہ "
یعنی وہ مسجد میں رسول کے ساتھ رہتے اور جو چیز مسجد مینرسول کے لیے حلال تھی علی کے لیے بھی حلال تھی ۔(۳)

حذیفہ بن اسید انصاری سے روایت ہے کہ روزسدالابواب (دروازے بند ہونے والے دن) پیغمبراکرمؐ منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ ارشاد فرمایا :

....

(۳) مسند احمد ابن حنبل :۲ ۲٦۔ مجمع الزوائد :۹ ۱۲۰۔ فتح الباری : ۷ ۱۲۔ کنزالعمال : ۱۳ ۱۱۰، حدیث ۳٦۳۵۹۔
(٤) مستدرک حاکم :۳ ۱۱۷۔
(۱) مستدرک حاکم :۳ ۱۲۵۔ مجمع الزوائد :۹ ۱۲۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ :۷ ۵۰۰ ، حدیث ۳٦۔ مناقب خوارزمی ۲٦۱۔ البدایة والنهایة ۷: ۳۷۷۔

"کچھ لوگ اس بات سے کہ میں نے علی کو مسجد میں رکھا اور ان کو باہر کردیا اپنے دلوں میں احساس لیے ہوئے ہیں ، خداکی قسم میں نے یہ کام نہیں کیا بلکہ خداوندعالم نے ان کو باہر کیا ہے اور علی کو سکونت عطا فرمائی ہے ، خدائے متعال نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کو وحی فرمائی کہ اپنے لیے شہر میں گھر تعمیر کرو اور اس کو لوگوں کا قبلہ قرار دو ، اس گھر میں عبادت کرو ، علی کو مجھ سے وہی نسبت ہے کہ جو ہارون کو موسی سے تھی اور وہ میرا بھائی ہے ، کسی کے لیے مسجد میں اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت جائز نہیں ہے سوائے اس کے ۔(۱)
حضرت علی کے دشمنوں نے آپ سے بغض و حسد میں مختلف طریقے کی روایات کوگھڑا جیسے یہ روایت کہ پیغمبراکرمؐ نے تمام صحابہ کے گھروں کے دروازے کہ جو مسجد میں کھلتے تھے بند کرادیئے سوائے ابوبکر کے گھر کی کھڑکی کے۔(۲)
علامہ امینی نے حدیث سد الابواب کے ذیل میں خوخة ابی بکر (ابوبکر کی کھڑکی) کے متعلق کافی مفصل و دلچسپ گفتگو فرمائی ہے (۳) وہ کہتے ہیں :

....

(۱) ینابیع المودة :۱ ۲۵۹، باب ۱۷، حدیث ۸۔ الطرائف ٦۱، حدیث ۵۹۔ اور دیکھیے :۔ مسند احمد :٤ ۳٦۹۔ مستدرک حاکم :۳ ۱۲۵ ۔
(۲) صحیح بخاری :٤ ۲۵٤۔ صحیح مسلم :۷ ۱۰۸۔ مسند احمد :۱ ۲۷۰۔ اور ابن جوزی نے الموضوعات :۱ ۳٦۷ ۔ میں لکھا ہے کہ بعض عالم نما افراد نے حدیث ابوبکر میں زیادتی سے کام لیا ہے کہ جو صحیح نہیں ہے ۔
(۳) دیکھیے :۔ الغدیر :۳ ۲۰۲۔ ۲۱۵۔

اس طرح کی روایات اس مطلب کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ ان سب دروازوں کو بند کرنا کہ جو مسجد کے اندر کو کھلتے تھے مسجد کو ظاہری و معنوی نجاست سے پاک رکھنا تھا ،تاکہ کوئی بھی حالت جنابت میں اس میں وارد نہ ہو اور کوئی بھی اس میں جنب نہ ہو، لیکن اپنے اور امیرالمؤمنین کے لیے مسجد میں ہرحال میں رفت و آمد کی اجازت اور آپ کا دروازہ کھلا رکھنا یہ ان دوبزرگواروں کی طہارت و پاکیزگی کی وجہ سے ہے کہ جس بات پر آیہ تطہیر دلالت کرتی ہے کہ وہ حضرات ہر طرح کی پلیدگی و گندگی حتی معنوی نجاست جیسے جنابت سے بھی پاک و پاکیزہ ہیں ۔
یہ مسئلہ کاملاً مسجد موسی کی طرح ہے اور اس سلسلے میں بیشتر آگاہی کے لیے مفید ہے یہ کہ موسی نے اپنے پروردگار سے دعا مانگی کہ میرے اور میرے بھائی ہارون کے لیے مسجد کو حلال و پاک فرما۔ یا یہ کہ خداوندعالم نے حکم دیا کہ مسجد کو پاک رکھو،سوائے اپنے اور ہارون کے کوئی اور اس میں سکونت اختیار نہ کرے ، اور یہاں پر مسجد کو پاک رکھنا صرف ظاہری نجاست سے پاک رکھنا مقصود نہیں ہے چونکہ یہ تو ہرمسجد کے لیے حکم ہے ۔
اس سے پہلے بھی روایت بیان ہوچکی ہے کہ جس سے یہ مطلب صاف واضح ہوجاتاہے کہ امیرالمؤمنین حالت جنابت میں مسجد میں وارد ہوجاتے تھے ۔(۱)

....

(۱) یہ حدیث عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے ۔ نسائی نے الخصائص ۷٦ میں نقل کیا ہے ۔ اور اسی سے نقل ہوئی ہے فتح الباری :۷ ۱۳ میں اور نسائی کا کہنا ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں ۔ و نیز کتاب السنة (ابن ابی عاصم) ۵۸۹ میں بھی مذکور ہے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اوربعض اوقات جنب کی حالت میں مسجد سے عبور فرماتے تھے -(۱)
آپ حالت جنابت میں مسجد میں تشریف لاتے اور گذر جاتے -(۲) اوریہی مطلب اس حدیث کا ہے کہ جو ابوسعید خدری سے نقل ہوئی ہے کہ پیغمبراکرمؐ نے فرمایا : کسی شخص کے لیے بھی حلال و مناسب نہیں ہے کہ مسجد میں جنب ہو سوائے میرے اور اے علی تیرے-(۳)
اور اسی سلسلے میں پیغمبراکرمؐ کی یہ حدیث :
" الاان مسجدی حرام علی کل حائض من النساء و کل جنب من الرجال الا علیٰ محمد و اهل بیتہ علی و فاطمة و الحسن و الحسین"-(٤)
....

(۱) مجمع الزوائد :۹ ۱۱۵. فتح الباری :۷ ۱۳. اور طبرانی نے معجم الکبیر :۲ ۲٤٦ میں ابراہیم بن نائلہ اصبهانی اور اس نے اسماعیل بن عمر و بجلی سے اور اس نے ناصح بن حرب سے اور اس نے جابر بن سمره سے روایت کی ہے .
(۲) یہ تمام روایات اہل سنت کے یہاں سے ہیں اگر چہ شیعہ مذہب میں بھی اس طرح کی متعدد روایات موجود ہیں کہ جن کا مطلب یہ ہے کہ واقعہ سد الابواب اور آیہ تطہیر اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ علی اور معصومین علیهم السلام ہر حال میں طیب و طاہر اور پاک و پاکیزہ ہیں ، جنابت و غیر جنابت ا ن کے لیے کوئی فرق نہیں ہے-(م)
(۳) سنن ترمذی :٥ ۳۰۳،حدیث ۳۸۱. السنن الکبری(البیہقی): ۷ ٦٦.
(٤) السنن الکبری (بیہقی) :۷ ٦٦. سبل الهدی و الرشاد :۱۰ ٤۲۳. تفسیر ثعلبی :۳ ۳۱۳. تلخیص التحبیر : ۳ ۱۳٦. اور دیکھیے : تاریخ دمشق : ١٤ ١٦٦. ذکر اخبار اصبہان:۱ ۱۹۱. کنزالعمال :۱۲ ۱۰۱،حدیث ۳٤۱۸۳.

۱۸۹
آگاہ ہوجائو بیشک میری مسجد ، حائض عورت اور جنب مرد پر حرام ہے سوائے محمد اور آپ کے اہل بیت کے کہ وہ علی و فاطمہ اور حسن و حسین ہیں-(۱)
لہذا تطہیر ، پاک ہونا ، اہل بیت علیہم السلام کے لیے ممتاز ترین وعالی ترین مرتبہ ہے اور یہ مطلب بھی واضح ہوجاتاہے کہ وہ حضرات ایک نور سے خلق ہوئے ہیں کوئی بھی شیٔ ان کے سامنے قابل قیاس نہیں ہے .
ابھی تھوڑا پہلے گذرچکا ہے کہ وہ حضرات پاک و پاکیزہ ماؤوں کے رحم اور پاک و طاہر صلبوں میں منتقل ہوتے رہے اور آپ حضرات کی جدہ خدیجہ زمانہ جاہلیت میں بھی طاہرہ و پاکدامن کہلاتی تھیں-(۲)
یہی وجہ ہے کہ معصوم کو معصوم کے علاوہ کوئی اورغسل نہیں دے سکتا ، روایات میں مذکورہے کہ حضرت امام موسی بن جعفر نے فرمایا کہ مجھ سے میرے والد نے فرمایا کہ علی کا ارشاد ہے کہ جب میں نے رسول خدا کا وصیت نامہ پڑھا تو دیکھا کہ اس میں تحریر ہے کہ اے علی مجھے آپ ہی غسل دینا اور آپ کے علاوہ مجھے کوئی اور غسل نہ دے ،میں نے سوال کیا اے رسول خداؐمیرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں کیا میں تنہا آپ کو غسل دے سکتا ہوں ؟ کیا میرے اندر اتنی طاقت ہے ؟ آپ نے فرمایا : یہ جبرئیل کا پیغام ہے کہ جس کو خداوندعالم نے حکم دیا ہے .
....

(۱) الغدیر :۳ ۲۱۰-۲۱۲.
(۲) مجمع الزوائد :۹ ۲۱۸.فتح الباری :۷ ۱۰۰. المعجم الکبیر :۲۲ ٤٤۸. اسدالغابہ :٥ ٤۳٤. تاریخ دمشق :۳ ۱۳۱. البدایة والنهایة ۳۲۹. السیرة النبویة (ابن کثیر) :٤ ٦۰۸.

۱۹۰
میں نے سوال کیا : اگر میں تنہا آپ کو غسل نہ دے سکا توکیا اپنے علاوہ کسی ایسے کو جو ہم ہی میں سے ہے غسل میں مدد کے لیے بلا سکتاہوں ؟ توآپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے کہا ہے کہ علی سے کہیں کہ آپ کے پروردگارکا حکم ہے کہ اپنے چچا زاد بھائی محمد کو غسل دو چونکہ یہ سنت الٰہیہ ہے کہ انبیاء کو اوصیاء کے علاوہ کوئی غسل نہیں دیتا اور ہر نبی کو اس کے بعد والاوصی غسل دیتا ہے-اور یہ امت پر پیغمبراکرمؐ کی جانب سے حجت خدا ہے اس بات پر کہ جو انہوں نے مشیت خدا کے خلاف اجماع کر رکھا ہے-
اے علی جان لو کہ میرے غسل میں آپ کی مددگار وہ ہستیاں ہیں کہ جو بہترین بھائی اور مددگار ہیں .
علی نے سوال کیا اے رسول خدا ،وہ کون ہیں ؟آپ پر میرے ماں باپ فداہوں تو آپ نے فرمایا : وہ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اور ملک الموت اور اسماعیل صاحب آسمان دنیا ہیں کہ جو آپ کی مدد کریں گے .

پس علی نے کہا کہ میں خدا کے حضور سجدہ میں گرگیا اور عرض کی خدایا تیرا شکر ہے کہ تو نے ایسے بھائی و مددگار میرے لیے معین فرمائے کہ جو خدا کے امین ہیں ۔(۱)

....

(۱) بحارالانوار : ۲۲ ٤٥٦ ،حدیث ٦٤.(بنقل از طرائف ابن طائوس ، متن روایت اسی کتاب سے ہے) . الصراط المستقیم : ۲ ۹٤، حدیث ١٤. اور دیکھیے :۔ کنزالعمال :۷ ۲٤۹، حدیث ١٨٧٨٠. تاریخ دمشق :١٣ ١٢٩. سمط النجوم العوالی :٣ ٤١، حدیث ٤٥.

اور یہ خود امیر المؤمنین کا ارشاد گرامی ہے کہ :

" اس وقت کہ جب رسول خداؐ کی روح قبض ہوئی آپ کا سرمبارک میری آغوش میں تھا اور پھر میرے سر آپ کے غسل کی ذمہ داری پڑگئی کہ مقرب فرشتے میرے ساتھ آپ کے جنازے کو الٹتے پلٹتے تھے اور خدا کی قسم کسی بھی پیغمبرکے بعد اس کی امت میں اختلاف نہ ہوا مگر یہ کہ اہل باطل ، اہل حق پر کامیاب ہوئے اور خداجو چاہتا ہے کرتا ہے۔(۱)

نیز امیرالمؤمنین نے فرمایا :

"رسول خداؐ نے وصیت فرمائی کہ میرے علاوہ کوئی ان کو غسل نہ دے چونکہ جو کوئی بھی شرم گاہ کو دیکھے گا اس کی دونوں آنکھیں اندھی ہوجائیں گی ،پس عباس اور اسامہ پردے کے پیچھے سے پانی پہنچا رہے تھے اور میںبدن کے جس حصہ کو بھی پکڑتا تو محسوس کرتا کہ گویا کوئی تیس افراد میرے ساتھ اس حصے کو پکڑے ہوئے الٹ پلٹ کررہے ہیں یہاں تک کہ میں غسل سے فارغ ہوا "۔(۲)

....

(۱) کتاب صفین (منقری) ٢٢٤. جمھرة خطب العرب :١ ٣٤٦. شرح نہج البلاغہ :٥ ١٨١. امالی مفید ٢٣٥.
جس چیز کی امیرالمؤمنین نے خبر دی ہے یہی چیز معاویہ کی زبان پر بھی جاری ہوئی ، شعبی سے نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا کہ جب معاویہ کے ہاتھ پر بعیت ہورہی تھی تو اس نے خطبہ دیا اور کہا کہ کسی بھی امت میں اپنے پیغمبر کے بعد اختلا ف نہیں ہوا مگریہ کہ اہل باطل ، اہل حق پر کامیاب ہوئے اور اس کے بعد معاویہ کو اپنے کہے پر پشیمانی ہوئی لہذا کہا سوائے اس امت کے کہ بیشک...(مقاتل الطالبین ٤٥. سبل الھدی والرشاد:١٠ ٣٦٤) .
(۲) طبقات ابن سعد :۲ ۲۷۸. مجمع الزوائد: ۹ ٣٦. کنزالعمال :۷ ۲٥٠، حدیث١٨٧٨٤.

اسی طرح کی حدیث آپ کے احتجاجات میں بھی ہے کہ آپ نے فرمایا :

"آپ کو میں خدا کی قسم دیتاہوں کیاآپ لوگوں کے درمیان میرے علاوہ کوئی ہے کہ جس نے فرشتوں کے ساتھ رسول خداؐ کی آنکھیں بند کی ہوں، سب نے کہا نہ خداکی قسم،پھر آپ نے فرمایا تمہیں میں خدا کی قسم دیتاہوں کیا آپ لوگوں کے درمیان میرے علاوہ کوئی ہے کہ جس نے فرشتوں کے ساتھ پیغمبراکرمؐ کو غسل دیا ہوکہ جو میری خواہش کے مطابق پیغمبراکرمؐ کے بدن کو پلٹا رہے تھے ۔ سب نے کہا : نہ "۔(۱)

مفضل ابن عمر نے حضرت امام جعفر صادق سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا :

"فاطمة صدیقة لم یکن یغسلھا الاصدیق"(۲)

فاطمہ، صدیقہ ہیں ان کو صدیق کے علاوہ کوئی اور غسل نہیں دے سکتا ۔

ان مذکورہ تمام احادیث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہر طرح کی پلیدگی ، گندگی ، آلودگی و نجاست سے تطہیر اور پاک و پاکیزہ ہونا ، صدیقیت کی واضح ترین علامت ہے اور چونکہ جھوٹ ، رجس و پلیدگی کا جزء ہے جب کہ صدیق، صادق و صدوق کا صیغہ مبالغہ ہے۔

....

(۱) تاریخ دمشق :٤٢ ٤٣٣و٤٣٥. الطرائف ٤١٣. شرح الاخبار :۲ ١٨٩،حدیث ٥٢٩. مناقب خوارزمی ٣١٥.
(۲) اصول کافی :١ ٤٥٩، باب مولد الزھرا، حدیث ٤. فروع کافی :٣ ١٥٩،باب الرجل یغسل المرأ ة ،حدیث ١٣. علل الشرایع:١ ١٨٤،باب العلة التی من اجلھا غسل فاطمة امیر المؤمنین لما توفیت ، حدیث ١٣. تہذیب الاحکام :١ ٤٤٠،حدیث ١٤٢٢. الاستبصار :١ ٢٠٠ ،حدیث ١٥٧٠٣.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱۹۳
لہذا جھوٹ کبھی بھی صدیق تک نہیں آسکتا بلکہ صدیق کے لیے لازم ہے کہ پہلے مرحلے میں صادق، امین اور وعدہ وفادار ہو، تاکہ اپنے دوسرے مرحلہ میں صدیق کہلاسکے ۔
یہی وجہ ہے کہ آیت تطہیر میں اس مبالغہ کا خیال رکھا گیا ہے جیسے کلمہ "انما"کہ کلمہ حصر ہے اور مفعول مطلق کو تاکید کے لیے لایا گیا "یطھر کم تطھیرا" اور اس آیت کا نزول صرف محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین سلام اللہ علیہم اجمعین کے لیے ہے ۔(۱)
یہ اسی کی مانند ہے کہ جو حضرت مریم بنت عمران کے لیے قرآن کریم میں آیا ہے:
* (اصطفاک علی نساء العالمین)(۲)
اے مریم خداوندعالم نے آپ کو تمام عالمین کی عورتوں پر چنا ۔
* (و جعلناابن مریم و امہ آیۃ)(۳)
ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں کو آیت و نشانی قرار دیا۔
پس مریم بنت عمران اور فاطمہ بنت محمد ، تطہیر کے دو کامل نمونے ہیں ۔ خداوندکریم کا ارشاد گرامی ہے :
....

(۱) تفسیر الکشاف :۱ ۳۹٦. البرهان (زرکشی) :۲ ۱۹۷. اسباب النزول (نیشابوری) ۲۳۹. اور دیکھیے :۔ الدرالمنثور :۵ ۱۹۸.(سیوطی نے اس روایت کو کئی طریقوں سے نقل کیا ہے)
(۲) سورہ آل عمران (۳)، آیت ٤۲.
(۳) سورہ مؤمنون (۲۳)، آیت ۵۰.

۱۹٤
(و مریم بنت عمران التی احصنت فرجھا فنفخنا فیہ من روحنا و صدقت بکلمات ربھا و کتبہ و کانت من القانتین)(۱)
اور مریم بنت عمران کہ جس نے پاکدامنی اختیار کی تو ہم نے اپنی روح میں سے ان میں پھونکی اوروہ خدا کی کتب و کلمات کی تصدیق کرنے والی اور فرمانبردار تھیں ۔
اور اسی طرح کا کلام حضرت امام جعفر صادق سے نقل ہوا ہے آپ نے فرمایا : مریم بنت عمران نے پاکدامن زندگی گذاری اور ان کی مثال خداوندعالم نے حضرت فاطمہ کے لیے یہاں بیان فرمائی ہے ، اور پھر آپ نے فرمایا :
" ان فاطمة احصنت فرجھا فحرم اللہ ذریتھا علی النار" (۲) بیشک فاطمہ پاکدامن رہیں پس خداوندعالم نے ان کی ذریت و نسل پر جہنم کی آگ کو حرام کردیا ۔
....

(۱) سورہ تحریم(٦٦)، آیت ۱۲.
(۲) تفسیر برہان :٤ ۳۵۸.

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

چہارم : ۔ حنفیت و یکتا پرستی
چونکہ صدیقیت ایک الہٰی و ربانی مقا م ومرتبہ ہے لہذا صدیق کے لیے لازم ہے کہ اسلام سے پہلے ہی سے خداپرست ہو، بتوں کے سامنے سجدہ ریز نہ ہوا ہو اور اسلام سے پہلے یکتا پرستی کے آئین و دین پر ہو یا اگر زمانہ اسلام میں پیدا ہوا ہو تو ابتداء ہی سے مسلمان ہو یعنی صدیق کا اسلام اصلی ہو ، اور اس کے یہاں کفر و شرک نہ پایا جائے ۔

۱۹۵

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ بات واضح ہے کہ امیرالمؤمنین ایک ایسے فرد ہیں کہ جنہوننے کبھی بتوں کے سامنے سر نہیں جھکایا اور اس بات میں کسی کو بھی شک و شبہہ نہیں ہے ، چونکہ اہل سنت کے درمیان بھی صرف امام علی ہی ہیں کہ جن کو رضی اللہ عنہ (خدا ان سے راضی ہو) کے بجائے کرم اللہ وجہہ (خدا نے ان کے چہرے کو مکرم و مقدس رکھا) کہا جاتا ہے اور سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے شخص ہیں ، انہوں نے دوسروں سے سات یانو سال پہلے خداوندعالم کی عبادت شروع کی ، یہی حال حضرت فاطمہ زہرا کا ہے کہ آپ زمانہ اسلام میں متولد ہوئیں اور لمحہ بھر کے لیے بھی شرک نہ کیا ۔

لیکن ابوبکر زمانہ جاہلیت میں بتوں کی پوجا اور پرستش کرتے تھے اور اس زمانے کے مشرکوں میں سے تھے ، اور ان لوگوں میں سے تھے کہ اسلام کے بعد بھی کچھ ایسے کارنامے انجام دیئے کہ جن پر اکثر لوگوں نے اعتراض کیے اور انگلیاں اٹھائیں۔(۱)

اسی سلسلے میں چند احادیث قابل ملاحظہ ہیں

حضرت امیرالمومنین فرماتے ہیں :" فانی ولدت علی الفطرۃ و سبقت علی الایمان والھجرۃ "(۲) میں فطرت اسلام پر پیدا ہوا اور میں نے ایمان اور ہجرت مینسب پر سبقت کی ۔

....

(۱) دیکھیے :۔ احکام القرآن (جصاص) : ۱ ۳۹۸. جصاص کا بیان ہے کہ قمار کے حرام ہونے میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اور شرط بندی قمار ہی کے اقسام میں سے ہے ... اور پھر کہتاہے کہ ابوبکر نے مشرکوں کے ساتھ شرط بندی کی جب کہ یہ آیت نازل ہوئی (الم* غلبت الروم) سورہ روم ،آیت ۱۔۲.

(۲) نہج البلاغہ : ۱ ۱۰۶، خطبہ ۵۷. وسائل الشیعہ :۱۶ ۲۲۸ ،حدیث ۳۱ ٤۱٤۳. شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید): ٤ ۱۱٤. مناقب ابن شہر آشوب : ۲ ۱۰۷. بحار الانوار :٤۱ ۳۱۷.

۱۹۶

حضرت امام جعفر صادق سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا : علی ابن ابی طالب نے لوگوں سے اپنے مقام و مرتبہ کا شکوہ کیا اور فرمایا : میں رسول خداؐکا بھائی اور ان کا وزیر ہوں اور آپ جانتے ہوکہ میں خدا اور رسول پر سب سے پہلے ایمان لایا ہوں اور پھر آپ لوگ گروہ گروہ اسلام لائے ہو ۔(۱)

اور خود ہی آپ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں اس امت میں سے کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا کہ جس نے پیغمبراکرمؐ کے بعد میرے علاوہ خدا کی عبادت کی ہو ۔ میں نے نوسال پہلے خداوندعالم کی عبادت کی جب کہ کوئی بھی اس امت میں اس کی عبادت نہیں کرتا تھا ۔(۲)

اور دوسری روایت میںآیاہے کہ پانچ یاسات سال پہلے ۔(۳)

اور نیز امام علی نے فرمایا : میں نے اس طرح رسول خداؐکے ساتھ نماز انجام دی کہ میرے علاوہ ان کے ساتھ کسی نے بھی نماز نہ پڑھی سوائے خدیجہ کے ۔(٤)

....

(۱)المناقب(ابن مغازلی)۱۱۱،حدیث۱٥٤.کشف الغمہ:۷۸۱بحارالانوار:۳۸ ۳۳۰.

(۲) الخصائص (نسائی) ٤۷.

(۳) تاریخ دمشق :٤۲ ۳۰. مسند ابی یعلی موصلی :۱ ۳٤۸، حدیث ٤٤۷. اسد الغابہ : ٤ ۱۷. القول المسدد فی مسند احمد ٦٤. الآحاد والمثانی :۱ ۱٤۸، حدیث ۱۷۸. مسند احمد :۱ ۹۹. کنزالعمال :۱۳ ٤۲، حدیث ۳٦۳۹۰. سمط النجوم العوالی :۳ ۲۸، حدیث ٦. مجمع الزوائد :۹ ۱۰۲. کشف الغمہ :۱ ۸۰. بحارالانوار :۳۸ ۲۵۷. الکامل فی التاریخ :۱ ۵۸۲.

(٤) الاستیعاب :۳ ۱۰۹٦. . شرح نہج البلاغہ(ابن ابی الحدید):٤ ۱۲۰.

۱۹۷

ابو ایوب انصاری سے نقل ہوا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا : فرشتوں نے سات سال مجھ پر اور علی پر دردو بھیجا چونکہ ہم نماز پڑھتے تھے اور ہمارے علاوہ کوئی اور نہ تھا کہ جو ہمارے ساتھ نماز بجالاتا ۔(۱)

انس سے روایت نقل ہوئی ہے کہ پیغمبراکرمؐ نے فرمایا : سات سال مجھ پر اور علی پر فرشتوں نے صلوات و درود بھیجا اور خداوندعالم کی یکتائی و توحید کی گواہی زمین سے آسمان تک نہ گئی سوائے میری اور علی کی زبان سے۔(۲)

ابوذر سے روایت ہے کہ پیغمبراکرمؐ نے فرمایا : فرشتوں نے مجھ پر اور علی پر سات سال تک درود و صلوات بھیجی اس سے پہلے کہ کوئی انسان اسلام لے کر آتا ۔(۳)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور خود امیر المؤمنین ہی سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا : آغاز وحی ونبوت پیر کے دن سے ہوا او ر میں نے منگل کی صبح میں اسلام کا اظہار کیا پیغمبر اکرمؐ نماز پڑھتے اور میں ان کے دا ہنی طرف نماز بجالاتا اور کوئی بھی میرے علا وہ ہمراہ نہ ہوتا پھر خداوندعالم کی جانب سے یہ آیت نازل ہوئی

....

(١) تاریخ دمشق :٤٢ ٣٩. اسدالغابہ :٤ ١٨. مناقب کوفی :١ ٢٣٨، حدیث ٣٢٩٩٨. روضة الواعظین ٨٥. شرح الاخبار :٢ ٤٠٩، حدیث ٧٥٥.
(٢) الفصول المختارہ ٢٦٦. اعلام الوری :١ ٣٦١. کنزالفوائد ١٢٥.
(٣) شواہد التنزیل :٢ ١٨٤، حدیث ٨١٨. کنزالعمال :١١ ٦١٦، حدیث ٣٢٩٨٩. کنزالفوائد ١٢٠. مناقب ابن شہر آشوب :١ ٢٩١.

(اصحاب الیمین)(١) اور داہنی طرف کے اصحاب -(٢)
اور آپ ہی کا کلام ہے کہ فرمایا : خدایا میں پہلا وہ شخص ہوں کہ جو تیرے حضور حاضر ہوا ، تیری دعوت کو سنا اور قبول کیا کسی نے بھی نماز میں مجھ پر سبقت نہ لی سوائے پیغمبر اکرمؐ کے -(٣)
اور فرمایا: خدایا میں اس امت میں سے کسی ایسے بندے کو نہیں جانتا کہ جس نے پیغمبر اکرمؐ کے علاوہ مجھ سے پہلے تیری عبادت کی ہو ، اور پھر فرمایا: میننے اس سے پہلے کہ کوئی نماز پڑھتا سات سال نماز پڑھی -(٤)
اور آپ نے اہل کوفہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا :
اے اہل کوفہ آپ کوآنے والے حوادث و واقعات سے خبر دار کرتاہوں تاکہ آپ لوگ ڈرتے رہو اورآمادہ رہو ، نصیحت قبول کرنے والوں کو سمجھاؤ، گویا میں دیکھ رہاہوں کہ تمہارے درمیان یہ کہا جائے گا کہ علی جھوٹ بولتے ہیں جیسا کہ قریش نے یہ نامناسب نسبت اپنے سید و سردار حبیب خدا رحمت الٰہی حضرت محمد بن عبداللہ کو دی -

....

(١) سورہ واقعہ (٥٦)، آیت ٢٧.
(٢) شواہد التنزیل :٢ ٣٠٠ ،حدیث ٣٩٦(از جعفر جعفی).
(٣) نہج البلاغہ :٢ ١٣، خطبہ ١٣١. شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید):٨ ٢٦٣. النزاع و التخاصم ٤٣. اور دیکھیے :- امالی صدوق ٤٩١. مجمع الزوائد :٩ ١٠٣. الاصابہ :٤ ٣٢٦، ترجمہ ٥٦٠٢. کشف الغمہ :١ ٨٣.
(٤) تاریخ دمشق :٤٢ ٣٢. مسند احمد :١ ٩٩. کشف الغمہ :١ ٨١. نظم درر السمطین ٨٢. مجمع الزوائد :٩ ١٠٢. کنزالعمال :٣ ١٢٢، حدیث ٣٦٣٩١.

وائے ہوآپ پر، میں کس پر اور کس سے جھوٹ بولوں گا ، کیا خدا پر؟ میں تو سب سے پہلا فرد ہوں کہ جس نے اس کی عبادت کی اور اس کو واحد و یکتا جانا،اور کیا رسول خداؐ پر ؟ جبکہ میں پہلا وہ شخص ہونکہ جو ان پر ایمان لایا ، ان کی تصدیق کی اور ان کی مدد و نصرت کی -
اصلاً ایسا نہیں ہے کہ میں جھوٹ بولوں لیکن مکاری و فریب کی زبان تمہیں بہکادے گی اور تم بے خبر رہوگے-(١)

....

(١) ارشاد مفید:١ ٢٧٩. احتجاج طبرسی :١ ٢٥٥. بحارالانوار:٤٠ ١١١.

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

پنجم :- علم و دانائی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

علم، صدیق کے واسطے ضروریات واولیات میں سے ہے جو شخص علم وآگاہی نہ رکھتا ہو اس کے لیے ممکن نہیں ہے کہ وہ اپنے تمام امور اور نظریات و آراء میں صدیق ہو ، اور اس علم سے مراد علم الہٰی ہے یعنی علم لدنی و علم وہبی -
اس علم الہٰی کا لازمہ یہ ہے کہ جس شخص کے پاس یہ علم ہو وہ دل و جان سے اور عقیدہ و اعتقاد کی بنیاد پر رسالت آسمانی اور غیب پر ایمان و یقین رکھتا ہے ، نہ یہ کہ صرف زبان اور ظاہری احساسات کی بناپر اقرار کرے -
لہٰذا صدیقیت کسی بھی شخص کی معرفت و عرفان کی بلندی کی حیثیت سے مربوط ہے ، جتنا زیادہ اس کا علم و عرفان ہوگا تو اس کی تصدیق بھی پروردگار عالم کے متعلق اتنی ہی زیادہ اور یقینی ہوگی

جب کہ واضح ہے کہ ابوبکر ، فرمایشات رسول خداؐ کے بھی عالم نہ تھے اور آپ دیکھتے ہیں کہ اکثر مسائل میں یہ صحابہ سے سوال کرتے تھے اور بہت زیادہ مقامات ایسے ہیں کہ خطا ء و غلطی کرجاتے تھے ،کوئی ایسا فتوی دے دیتے کہ دوسرے صحابہ ان سے اختلاف کرنے لگتے -(۱)

لیکن حضرت علی کے متعلق ایسا نہیں ہے بلکہ قضیہ بر عکس ہے کہ تمام عالم اسلام ابتداء سے آج تک علی کے علم و حکمت اور قضاوت کی گواہی دیتے ہیں -
حاکم نیشاپوری نے اپنی اسناد کے ساتھ ابن عباس اور جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول خداؐ نے فرمایا:
" انا مدینة العلم وعلی بابها فمن اراد المدینة فلیأت الباب "(۲)
میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کادروازہ ہیں ،پس جو شہر میں آنا چاہے اس کو چاہیے کہ دروازے سے آئے -
اور رافعی نے اپنی اسناد کے ساتھ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا:"علی عیبة علمی "(۳) علی میرے علم کے خزانے ہیں -
....

(۱) اس سلسلے میں اور زیادہ معلومات کے لیے مؤلف کی کتب ''منع تدوین الحدیث'' اور ''تاریخ الحدیث النبوی '' میں مراجعہ کیا جائے -
(۲) مستدرک حاکم:۳ ۱۲٦. المعجم الکبیر :۱۱ ۵۵.
(۳) التدوین فی اخبار قزوین ۸۹(بہ نقل از ابن عباس). کنزالعمال :۱۱ ٦۰۲، حدیث ۳۲۹۱۱.(بہ طریق دیگر).

ابن عساکر نے اپنی اسناد کے ساتھ عبد الرحمن بن بہمان سے راویت کی ہے اس نے کہا کہ میں نے جابر کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول خداؐ روز حدیبیہ علی کے بازو پکڑے ہوئے فرمارہے تھے : " هذا امیر البررة وقاتل الفجرة ، منصور من نصره مخذول من خذله "
یہ علی نیک و صالحین کا امیر اور فساق و فجار کا قاتل ہے جو شخص اس کی مدد کرے اس کی خدا کی جانب سے مدد ہوگی ، جو اس کو چھوڑدے ا ور پست سمجھے وہ ذلیل و رسوا ہوگا.
اس وقت پیغمبر اکرمؐ نے باآواز بلند فرمایا : " میں علم کا شہرہوں اور علی اس کے دروازہ ہیں اور جو بھی شہر میں داخل ہونا چاہے اس کو چاہیے وہ دروازے سے آئے -(۱)
متقی ہندی نے ابن مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ اس نے کہا :
" حکمت کی دس قسمیں ہینکہ جن میں سے ۹ علی کے پاس ہیں اور ایک حصہ تمام لوگوں کے پاس ہے- اور اس ایک حصے میں بھی علی ان سب سے زیادہ عالم ہے" -(۲)
ابن عساکرنے اپنی اسناد کے ساتھ عبداللہ ابن مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ اس نے کہا کہ پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں تھا کہ علی کے بارے میں آنحضرتؐ سے سوال ہوا تو آپؐ نے فرمایا : حکمت کے دس حصے ہیں کہ جن میں سے نو علی کے پاس اور ایک حصہ تمام لوگوں کے پاس ہے -(۳)
....

(۱) تاریخ مدینة دمشق :۴۲ ۲۲٦و ۳۸۳(ترجمہ امام علی ابن ابی طالب).

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۲) کنزالعمال : ۱۱ ۶۱۵، حدیث ۳۲۹۸۲. و جلد :۱۳ ۱۴۶، حدیث ۳۶۴۶۱. فیض القدیر :۳ ۶۰، حدیث ۲۷۰۴.
(۳) تاریخ مدینة دمشق : ۴۲ ۳۸۴. مناقب خوارزمی ۸۲.

خطیب بغدادی نے اپنی اسناد کے ساتھ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا :
"انا مدینة الحکمة و علی بابها فمن اراد الحکمة فلیات الباب "(۱)
میں حکمت کا شہرہوں اور علی اس کے دروازہ ہیں پس جوبھی حکمت چاہے اس کو چاہیے کہ دروازے سے آئے۔
دوری نے تاریخ ابن معین میں اپنی اسناد کے ساتھ سعید بن مسیب سے روایت نقل کی ہے کہ اس نے کہا کہ پیغمبراکرمؐ کے صحابہ میں کوئی بھی سوائے علی ابن ابی طالب کے یہ دعوی نہیں کرتا کہ جوچاہو مجھ سے پوچھ لو ۔(۲)
خوارزمی نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوالبختری سے روایت نقل کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے علی کو دیکھا کہ رسول خداؐکی تلوار حمائل کیے ہوئے پیغمبر اکرمؐ کا عمامہ اپنے سر پر باندھے ہوئے

....

(۱) تاریخ بغداد:۱۱ ۲۰۴، ترجمہ۵۹۰۸.
(۲) تاریخ ابن معین : ۱ ۱۰۶.(دوری کہتاہے ہم سے یحی ابن معین نے نقل کیا کہ اس نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اس سے یحی بن سعید نے اس سے سعید بن مسیب نے). مناقب خوارزمی ۹۱. اسدالغابہ : ۴ ۲۲. ذخائر العقبی ۸۳.
اس حدیث کو احمد نے مناقب میں اور بغوی نے المعجم میں اس عبارت کے ساتھ نقل کیا ہے کہ ماکان احد من الناس یقول سلونی غیر علی ابن ابی طالب ، لوگوں میں کسی نے یہ نہیں کہا کہ مجھ سے سوال کرو سوائے علی ابن ابی طالب کے ۔

اور آپ کی انگشتر مبارک پہنے ہوئے منبر پر تشریف فرماہیں اور اپنے سینے کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں :
" سلونی قبل ان تفقدونی ،فانما بین الجوانح منی علم جم، هذا سفط العلم ! هذا لعاب رسول الله ! هذا ما زقنی رسول الله زقا من غیر وحی اوحی الی ، فوالله لو ثنیت لی وسادة فجلست علیها ، لافتیت اهل التوراة بتوراتهم و اهل الانجیل بانجیلهم ، حتی ینطق الله التوراة والانجیل فیقول : صدق علی قد افتاکم بما انزل فی ، وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون "(۱)
مجھ سے جوسوال کرنا چاہو سوال کرو اس سے پہلے کہ تم مجھے کھو بیٹھو ۔بیشک میرے پہلوؤں کے درمیان بہت زیادہ علم ہے یہ علم کی سبیل اور جام ہے ، یہ رسول خداؐ کا لعاب دہن ہے ، یہ وہ چیز ہے کہ جو رسول خداؐنے مجھے اس طرح عطا کی کہ جس طرح پرندہ اپنے بچے کے پوٹے کو دانے سے بھرتا ہے ۔ بغیر اس کے کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہو، خداکی قسم اگر میرے لیے مسند قضاوت بچھادی جائے کہ میں اس پر بیٹھ کر فیصلے کروں تو اہل توریت کے لیے ان کی توریت سے اور اہل انجیل کے لیے ان کی انجیل سے اس طرح فتوے دونگا کہ خداوندعالم توریت و انجیل کو زبان عطا فرمائے گا اور وہ کہیں گی کہ علی نے سچ کہا ہے اور جو کچھ ہم میں نازل ہوا اسی طرح فتوی دیا ہے اور جب کہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو تو کیا غور وفکر نہیں کرتے ۔

....

(۱) المناقب ۹۱. اور دیکھیے :۔ امالی صدوق ۴۲۲. اختصاص مفید ۲۳۵. احتجاج طبرسی :۱ ۳۴۴. (یہ نقل از اصبغ ابن نباتہ).

ابن عساکر نے اپنی اسناد کے ساتھ زکریا سے روایت نقل کی ہے کہ اس نے عامر شعبی کو کہتے سنا کہ ابن کوّا نے علی سے سوال کیا : مخلوقات الہٰی میں کون سی چیز سب سے زیادہ سخت ہے ، آپ نے فرمایا :"اشد خلق ربک عشرة : الجبال الرواسی ، الحدید تنحت بہ الجبال ، والنار تاکل الحدید ، والماء یطفی النار ، والسحاب المسخر بین السماء والارض، یعنی یحمل المائ، والریح تقل السحاب،والانسان یغلب الریح یعصمها بیده و یذهب حاجتہ ، السکر یغلب الانسان ، والنوم یغلب السکر، والهم یغلب النوم فاشدخلق ربکم الهم۔(۱)
آپ کے پروردگار کی مخلوقات میں سب سے زیادہ سخت چیزیں دس ہیں :
بلند و بالا پہاڑ، اور لوہا پہاڑ کو ریزہ ریزہ کردیتا ہے، آگ کہ جو کہ لوہے کو کھاجاتی ہے ، پانی کہ جو آگ کو بجھا دیتا ہے ، بادل کہ جو پانی کو آسمان و زمین کے درمیان اٹھائے اٹھائے پھرتے ہیں ، ہوا کہ جو بادلوں کو لیے پھرتی ہے ، اور انسان کہ جو ہوا پر غالب آجاتا ہے ، اس کو اپنے ہاتھ سے مسخر کرتا ہے اور اپنی ضرورت کو پورا کرتا ہے ، نشہ انسان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پر غالب آجاتا ہے ، نیند کہ جو نشہ پر غالب آجاتی ہے اور ہم و غم (فکر و پریشانی) کہ جو نیند پر غالب آجاتی ہے۔

....

(۱) تاریخ دمشق : ۲ ٤۰۱٤۲. الغارات :۱۸۲۱. اس مدرک میں یعصمھا بیدہ کی جگہ پر یتقیھا بیدہ آیاہے . اس روایت کوطبرانی نے المعجم الاوسط :۲۷٦۱ میں حارث سے اور اس نے علی سے نقل کیا ہے اور اس میں یعصمھا کی جگہ پر یتقی الریح بیدہ آیاہے اور اس سے ھیثمی نے مجمع الزوائد : ۱۳۲۸میں نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں . کنزالعمال :۱۷۷٦،حدیث ۱۵۲۵۲.

پس آپ کے پروردگار کی مخلوقات میں سب سے زیادہ سخت ہم و غم اور فکر و پریشانی ہے ۔

خوارزمی نے اپنی اسناد کے ساتھ ابی سعید خدری سے روایت نقل کی ہے اس نے کہا کہ رسول خداؐ نے فرمایا : اقضی امتی علی ابن ابی طالب (۱)میری امت میں سب سے بڑا قاضی علی ابن ابی طالب ہے ۔

ابن سعد نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوہریرہ ، ابن عباس اور سعید بن جبیر و عطا سے روایت نقل کی ہے کہ ان حضرات نے کہا کہ عمر کا قول ہے "علی اقضانا" (۲)ہمارے درمیان سب سے بڑا قاضی علی ہے ۔

احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ ابو البختری سے اور اس نے علی سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا : رسول خداؐنے مجھے جوانی ہی کے عالم میں یمن میں حکومت کے لیے بھیجا ، میںنے پیغمبر اکرمؐ سے عرض کی مجھے ایک ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں کہ جس کے درمیان مجھے قضاوت کرنا ہے جب کہ میں علم قضاوت سے کچھ نہیں جانتا پس رسول خداؐ نے فرمایا : میرے قریب آؤ ، میں آپ کے پاس گیا آپؐ نے اپنے دست مبارک کو میرے سینے پر رکھا اور فرمایا : خدایا اس سینے کو کشادہ فرما اور اس کی زبان کو محفوظ رکھ

....

(۱) مناقب خوارزمی ۱۸. امالی صدوق ٦٤۲ (بنقل از سلمان فارسی).تاریخ دمشق : ۲ ٤۲ ۲٤۱ (بنقل از ابن عباس).
(۲) طبقات ابن سعد : ۲ ۳۳۹. ۳٤۰. اور دیکھیے : مسند احمد :٥ ۱۱۳. مصنف ابن ابی شیبہ : ۷ ۱۸۳، حدیث ۳. مستدرک حاکم :۳ ۳۰٥. مناقب خوارزمی ۹۲. البدایة و النہایة : ۷ ۲۹۷.

علی نے فرمایا: اس وقت کے بعد سے میں نے کبھی قضاوت کے سلسلے میں دو شخصوں کے بارے میں بھی شک نہیں کیا اور کسی مسئلہ میں بھی مردد نہیں ہوا۔(۱)

ابن عساکر نے اپنی اسناد کے ساتھ عبداللہ ابن مسعود سے روایت نقل کی ہے اس نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ فرائض دین اور واجبات و محرمات الہٰی کے متعلق سب سے زیادہ عالم علی ابن ابی طالب ہیں ۔(۲)

اور ابن عبد البر نے اپنی اسناد کے ساتھ انس سے روایت نقل کی ہے اس نے کہا کہ رسول خداؐنے فرمایا : "اقضاکم علی "(۳) تم میں سب سے بڑا قاضی علی ہے ۔

عبداللہ ابن عمر سے نقل ہوا ہے اس نے کہا ایک شخص ابوبکر کے پاس آیا اور کہا : کیا آپ کی نظر میں زنا مقدر اور تقدیر الہٰی میں ہے ؟ ابو بکر نے جواب دیا : ہاں، اس شخص نے کہا تو بس خداوندعالم نے میرے مقدر میں زنا لکھا ہے، پھر اس کو انجام دینے پر مجھ پر عذاب کرے گا ؟ ابوبکر نے کہا : ہاں ، اے لخناء کے بیٹے اگر میرے پاس کوئی ہوتا تو اس کو حکم دیتا کہ تیرے ناک کان کاٹ ڈالے ۔(٤)

....

(۱) دیکھیے : مسند احمد :۱ ۸۳. سنن ابن ماجہ :۲ ۷۷٤، حدیث ۲۳۱۰. مستدرک حاکم: ۳ ۱۳٥.
(۲) تاریخ دمشق : ٤۲ ٤۰٥.
(۳) الاستیعاب : ۱ ٦۸. اور دیکھیے : تفسیر قرطبی : ۱٥ ۱٦۲. مقدمہ ابن خلدون : ۱ ۱۹۷. جواہر المطالب (ابن دمشقی) :۱ ۷٦. غریب الحدیث (خطابی) : ۲ ۲۰۱.
(٤) اس حدیث کو لالکائی نے اعتقاد اہل السنة : ٤ ٦٦۲، حدیث ۱۲۰٥ میں نقل کیا ہے اور اس سے کنزالعمال :۱ ۳۳٤، حدیث ۱٥۳۷ و تاریخ الخلفا ء :۱ ۹٥ میں منقول ہے .

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس طرح کی باتیں ہمیں علی کے یہاں نہیں ملتیں بلکہ وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ جو سوال کرنا ہے مجھ سے سوال کرو اس سے پہلے کہ تم مجھے کھو بیٹھو ، چونکہ جو عالم ہوتاہے وہ سوال کرنے پر گھبراتانہیں ہے، بلکہ سوالات اس کو خوشحال کرتے ہیں ، اس شخص کے برعکس کہ جو مسائل شرعی سے واقف نہیں ہے اس کو آپ دیکھتے ہیں کہ سوالات سے ڈرتا ہے اور یہ حالت ابو بکر و عمر کے یہاں مشاہدہ کی جاسکتی ہے ۔

ابوعثمان نہدی نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے بنی یربوع یا بنی تمیم خاندان سے (والذاریات)، (والمرسلات) اور (والنازعات) کے معنی اور تفسیر یا ان میں سے کسی ایک کے معنی یا تفسیر کے متعلق سوال کیا ۔

عمر نے کہا : اپنے سر سے عمامہ کو اتار اس نے سر سے عمامہ اتار لیا تو اس کے سر کے لمبے بال نظر آنے لگے ۔

عمر نے کہا: خدا کی قسم اگر تیرا سر منڈا ہوا ہوتا تو تیرا سر توڑ دیتا ۔

اس کے بعد اس کو ابوموسی اشعری کے پاس بھیجا اور اہل بصرہ کو لکھا،اور ہم سے بھی کہا کہ اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چھوڑدیں ، پس اگر ہم سو (۱۰۰)افراد ہوتے اور وہ ہماری طرف آتا تو سب آپس میں متفرق ہوجاتے اس شخص کا نام صبیغ بن عسیل تھا -(۱)

ابوبکر و عمر کی اس سیرت کے مقابل دیکھتے ہیں کہ حاکم نیشاپوری نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوطفیل سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے کہا کہ میننے امیرالمؤمنین علی کودیکھا کہ آپ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا : پوچھو جو پوچھنا چاہواس سے پہلے کہ تم مجھے کھو بیٹھو ۔

....

(۱) مسائل احمد :۱ ٤۷۸، حدیث ۸۱.

میرے بعد کوئی میری طرح جواب دینے والا نہیں پاؤ گے ۔پس ابن کوا کھڑا ہوا اور اس نے کہا اے امیر المؤمنین (والذاریات ذرواً)(۱) کیا ہے ؟

آپ نے فرمایا ہوائیں ۔ پھر اس نے سوال کیا (والحاملات وقراً) کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا :بادل ۔ پھر اس نے سوال کیا(فالجاریات یسراً) کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا :کشتیاں ۔

پھر اس نے سوال کیا (والمقسمات امراً) کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا : ملائکہ ۔ پھر اس نے سوال کیا (الذین بدلوا نعمة اللہ کفراً واحلوا قومهم دار البوار جهنم)(۲) ان لوگوں نے نعمت الہٰی کو کفر سے تبدیل کردیا اور اپنی قوم کے لیے ایک ہلاک ہونے والے گھر کا انتخاب کیا ۔وہ لوگ کون ہیں؟آپ نے فرمایا : منافقین قریش۔

حاکم کا بیا ن ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے بخاری و مسلم نے اس کو ذکر نہیں کیا ہے -(۳)

....

(۱) سورہ ذاریات (۵۱) آیت ۱۔٤.
(۲) سورہ ابراہیم (۱٤) آیات ۲۸۔۲۹.
(۳) مستدرک حاکم :۲ ٤٦۷۔ اور دیکھیے اس کے طرق و اسانید کو عمدة القاری : ۱۹ ۱۹۰ میں تغلیق التعلیق ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ کنزالعمال :۲ ۵٦۵ ،حدیث ٤۷٤۰۔ الاحادیث المختارہ :۱۲٤۲و ۱۷٦و ۲۹۸، حدیث ٤۹٤ و ۵۵٦ و٦۷۸۔ مسند شامی :۲ ۹٦ ، حدیث ٦۲۰۔ تاریخ دمشق : ۲۷ ۹۹۔ المعیار والموازنہ ۲۹۸۔ فتح الباری :۸ ۵۹۹۔ الغارات :۱ ۱۷۸۔ احتجاج طبرسی :۱ ۳۸٦۔ جواہر المطالب :۱ ۳۰۰ ۔ اور بعض مصادر میں حدیث طولانی ہے اور اس میں سوال زیادہ ہیں کہ جن کے امیر المؤمنین نے جواب دیے ہیں ۔

ابن شہر آشوب راقم ہے کہ خداوندعالم کا فرمان ہے (ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منهم لعلمہ الذین یستنبطونہ منهم)(۱)

(اگر اس کو رسول اور صاحبان امر کی طرف پلٹا دیں تو یقینا ایسے افراد ہیں کہ جو اس کو درک کرلیتے ہیں اور اس کی اچھائی و برائی اور حق و باطل کو جانتے ہیں)

یہ آیت آئمہ طاہرین کی عصمت پر دلالت کرتی ہے چونکہ اس آیت میں خبر دی گئی ہے کہ جس طرح پیغمبراکرمؐ پر مسائل بیان کیے جائیں تو وہ حق و باطل اور اچھائی و برائی کو سمجھ لیتے ہیں اسی طرح صاحبان امر بھی ہیں ۔ اور معصوم کے علاوہ کسی بھی چیز کا علم بحد یقین ممکن نہیں ہے اور نیز یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ خدا وند ایسے کی نظر کو مطلقاً

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

صحیح سمجھے کہ جو خود خطا ء و غلطی سے پاک نہ ہو چونکہ اس صورت میں امر الٰہی کا قبیح ہونا لازم آئے گا۔
اور جب یہ آیت اولی الامر کی عصمت پر دلالت کرتی ہے تو ان کا امام ہونا بھی ثابت ہے ۔ چونکہ کسی نے بھی عصمت و امامت کے درمیان فرق بیان نہیں کیا ہے اور اگر یہ بات ثابت ہوجائے تو یہ بھی ثابت ہوجاتا ہے کہ یہ آیت آل محمد کی شان میں ہے ۔
روایت میں ہے کہ یہ آیت بارہ الٰہی حجتوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے ۔(۲)
....

(۱) سورہ نساء (٤) آیت ۸۳.
(۲) مناقب ابن شہر آشوب :۱ ۲٤۷۔۲٤۸.

شاعر کہتا ہے :
علی ھو الصدیق علامۃ الوری (۱)
و فاروقھا بین الحطیم و زمزم
علی ہی صدیق ہے اور کائنات میں سب سے زیادہ عالم، اورباب حطیم و زمزم کے درمیان حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا ہے۔
اور دوسرا شاعر کہتا ہے :
فقال من الفاروق ان کنت عالما
فقلت الذی کان للدین یظھر
علی ابو السبطین علامۃ الوری
وما زال للاحکام یبدی و ینشر (۲)
کہا کہ اگر جانتے ہو تو بتاؤ کہ حق و باطل کے درمیان فیصلے کرنے والا کون ہے تو میں نے کہا وہ کہ جو دین کو آشکار و و اضح کرتا ہے ، علی ،سبطین حضرات حسن و حسین کے والد بزرگوار پوری کائنات میں سب سے زیادہ عالم کہ جو ہمیشہ احکام الٰہی کو بیان کرتے ہیں اور منتشر فرماتے ہیں ۔
....

(۱) مناقب ابن شہر آشوب : ۲ ۲۸۷،ابن شہر آشوب نے اس شعر کو قمی نامی شاعر کے نام سے منسوب کیا ہے ۔
(۲) مناقب ابن شہر آشوب : ۲ ۲۸۷۔ اس ماخذ میں یظھرکے بجائے مظھر آیاہے۔

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

ششم : صدیقیت کا نبوت کی طرح ہونا
صدیقیت کی علامت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ نبوت کی مانند ہواور اس کی ہم فکر و ہم صنف ہو چونکہ خداوندعالم کا ارشاد ہے۔

(ومن یطع اللہ و الرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھدا والصالحین و حسن اولائک رفیقا)۔(۱)
جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ ان حضرات کے ساتھ ہیں کہ جن پر اللہ نے نعمتیں نازل کی ہیں، انبیا، صدیقین، شھدا، اورصالحین میں سے اور وہ بہترین دوست و ہمدم ہیں ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ مانند و مثل ونظیر ہونا ، پیغمبرؐ و علی کے درمیان توبہت واضح و روشن ہے ۔ لیکن پیغمبر اکرمؐاور اس شخص کے درمیان کہ جس کو اس زمانے والوں نے صدیق کا لقب دیا ہے اصلاً نہیں پایا جاتا ، چونکہ جب سورہ برائت کی دس آیات نازل ہوئیں تو پیغمبراکرمؐنے ابو بکر کو بلایا اور ان کو یہ آیات دے کر بھیجا تاکہ مکہ والوں پر ان آیات کی تلاوت کریں ابھی ابوبکر کچھ ہی دور گئے تھے کہ جبرئیل، پیغمبراکرمؐپر نازل ہوئے اور کہاا ے محمد آپ کے پروردگار نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے :

"لایؤدی عنک الاانت او رجل منک "آپ کی طرف سے آیات الٰہی کو ادا نہیں کرسکتا اور نہیں پہنچا سکتا مگر خود آپ یا وہ شخص کہ جو آپ سے ہو (یعنی آپ کانفس و جان اور آپ کی مثل و ھم نظیرہو)

تو فورا ہی رسول اکرمؐ نے علی کو بلایا اور فرمایا میرے ناقہ عضباء پر سوار ہوکر اپنے آپ کو ابوبکر تک پہنچا دو ۔اور سورہ برأت کو اس سے لے لو، اس سورہ کو مکہ لے جاؤ اور مشرکین کے عہد و پیمان کو خود انہی پر پھینک دو ۔ اور ابوبکر کو اختیار دینا کہ چاہے تو وہ آپ کے ساتھ چلے یا میرے پاس واپس آجائے ۔

....

(۱) سورہ نسائ(٤) آیت ٦٩.

۲۱۲

امیرالمؤمنین، رسول خداؐ کے ناقہ عضباء پرسوار ہوئے اور چلے یہاں تک کہ ابوبکر تک پہنچ گئے ابوبکر نے جیسے ہی آپ کو دیکھا تو آپ کے آنے سے پریشان ہوئے اور آپ کے پاس آکر کہا اے ابو الحسن کس لیے آئے ہو ؟ کیا میرے ساتھ چلنے کے لیے آئے ہو یا کسی اور کام کے لیے ؟

امیر المؤمنین علی نے فرمایا : رسول خداؐ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اپنے آپ کو تم تک پہنچاؤں اور سورہ برأت کو آپ سے لے لوں اور اس کو مشرکین کے عہد کے ساتھ ان کے منھ پر ماروں اور مجھ سے فرمایا ہے کہ آپ کو اختیار دوں کہ چاہوتو میرے ساتھ چلو یا پیغمبراکرمؐ کی طرف پلٹ جاؤ ۔ ابوبکر نے کہا بیشک میں پیغمبراکرمؐ کی طرف پلٹ رہاہوں ۔

پس ابوبکر پیغمبراکرمؐ کے پاس آئے اور کہا اے رسول خداؐ پہلے مجھے اس کام کے لیے مناسب سمجھا اور انتخاب کیا کہ تمام لوگوں کی نگاہیں مجھ پر جم گئیں اور پھر جب میں اس کام کو انجام دینے کے لیے چلا تو وہ کام واپس لے لیا میرے سلسلے میں کیا پیش آیا ؟ کیا میرے بارے میں کوئی آیت نازل ہوئی ہے ؟

پیغمبراکرمؐ نے فرمایا : نہیں لیکن مجھ پر جبرئیل نازل ہوئے اور خدا کی جانب سے یہ پیغام مجھے دیا کہ میرے جانب سے آیات الٰہی کو کوئی ادا نہیں کرسکتا مگر میں خود یا وہ شخص کہ جو مجھ سے ہو ، " و علی منی و لا یؤد ی عنی الا علی (۱)"

اور علی مجھ سے ہے اور میری طرف سے کوئی پیغام الٰہی کوسوائے علی کے ادا نہیں کرسکتا ۔

....

(۲) ارشاد مفید :۱ ٦٧. کشف الیقین (علامہ حلی) ١٧٥.

۲۱۳

یہ کارنامہ اول ذی الحجہ سال ہفتم ہجری کو پیش آیا اور امام علی نے اس کو روز عرفہ اور روز نحر، عید قربان لوگوں پر بیان کیا ،اور یہ وہی فرمان ہے کہ جس میں خدا وندعالم نے ابراہیم اور آپ کی اولاد کو دعوت دی ہے جیسا کہ ارشاد ہوا ۔
(طہر بیتی للطائفین و العاکفین و الرکع السجود)(۱)
میرے گھر کو طواف کرنے والوں،اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجدہ گذاروں کے لیے پاک کرو۔
پس خداوندمتعال نے سب سے پہلے جناب ابراہیم کو دعوت دی (واذن فی الناس بالحج)(۲)
لوگوں کے درمیان حج کی انجام دہی کے لیے آواز دو ۔اور ان کے بعد علی ولی کو سورہ برأت کے پہنچانے کے لیے انتخاب فرمایا ۔

اور یہ واضح ہے کہ عہد و پیمان اسی سے مربوط ہوتا ہے کہ جس نے باندھا ہو اور وہ رسول خداؐ کا عہد تھا تو یا رسول خداؐتشریف لے جائیں یا وہ کہ جو آپ کے قائم مقام ہو آپ کے مثل و نظیر ہو اور مقام و مرتبہ اور صلاحیت و لیاقت میں آپؐ کی طرح ہو تو صرف علی ہی تنہا وہ فرد ہیں کہ جن میں اس امت کے درمیان یہ تمام صلاحیتیں پائی جاتی ہیں ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(١) سورہ بقرہ(٢) آیت ١٢٥.
(٢) سورہ حج(٢٢) آیت ٢٧.

اس لیے کہ فقط وہ ہی نفس اور جان پیغمبر ہیں (١) اور آپؐکے بھائی اور آپ کے مثل و نظیر ہیں ۔(٢)
آپؐکی بیٹی کے شوہر اور کفو ہیں ۔(٣) اور آپ کے نزدیک سب سے زیادہ پیارے و محبوب ہیں ۔(٤)
اس الہٰی فرمان میں کہ جو پیغمبراکرمؐ کی طرف ابلاغ ہوا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ابوبکر کے یہاں قرآن کریم کی چند آیات کے پہنچانے تک کی صلاحیت نہیں ہے تو پھر وہ کس طرح مسلمانوں پر امامت و رہبری کی صلاحیت و شائستگی رکھتے ہیں ؟.
اور امام علی کے ہوتے ہوئے ان کو کس طرح لقب صدیق دیا جاسکتا ہے ۔
بہر حال خدا اور رسول خداؐکے نزدیک ان دونوں کی یہ حالت ہے ۔
اوروہ نصوص کہ جو امام علی و حسن و حسین اور حضرت زہرا کے بارے میں پائی جاتی ہیں ان کو ذرا غور سے دیکھیں تو یقینا ان حضرات کو رسول اکرمؐکے ہم پلہ پائیں گے ۔

....

(١) اس بنیاد پر خداوندعالم کا ارشادہے (وانفسنا و انفسکم)آپ اپنے نفس و جان کو لاؤ اور ہم اپنے نفسوں کو لاتے ہیں . (سورہ آل عمران (٣) آیت ٦١).
(٢) امالی طوسی٦٢٦،حدیث ١٩٢. امالی مفید٦،مجلس اول. کشف الغمہ ١٢ ٤١٢.بحار الانوار: ٣٩ ٢٤٠.
(٣) مسند ابی یعلی :٣٣٨١،حدیث ٥٠٣. شرح الاخبار : ٣ ٢٨، حدیث ٩٦٤.
(٤) تاریخ دمشق : ٣٧ ٤٠٦ . و جلد: ٤٢ ٢٤٥. مناقب خوارزمی ٢٢٢. خصال صدوق :٢ ٥٥٤. امالی طوسی ٣٣٣، حدیث ٦٦٧.

بلکہ امیرالمومنین وصی پیغمبراکرمؐمیں انبیا سے شباہت پائی جاتی ہے۔
ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خداؐنے فرمایا :
کہ جو بھی آدم کو ان کے علم میں ، نوح کو ان کی حکمت میں اورابراہیم کو ان کے حلم میں دیکھنا چاہے تو وہ علی کو دیکھے ۔(١)
ابو الحمرا ء سے روایت نقل ہوئی ہے کہ پیغمبراکرمؐنے فرمایا: جو شخص بھی چاہے کہ علم آدم ، فہم نوح کو دیکھے ، یحی کے زہد و تقوی اور، موسی کی شجاعت و دلاوری کودرک کرے پس اس کو چاہیے کہ علی کو دیکھے ۔(٢)
بیاض رقمطراز ہے کہ اس کلام پیغمبرؐ کو ابن جبیر نے ابن عباس کی سند سے بیان کیا ہے کہ جو بھی آدم کو ان کے علم میں، نوح کو ان کی فہم و عقل میں، موسی کو ان کی مناجات میں، عیسی کو ان کی خاموشی میں اور محمد کو ان کے تمام صفات میں دیکھنا چاہے تو وہ اس شخص کو دیکھے ، اس وقت سب کی گردنیں دراز ہوئیں اور نگاہیں اٹھیں تو دیکھا وہ شخص علی ابن ابی طالب ہیں ۔(٣)
*رسول خداؐنے علی کو آدم سے علم میں تشبیہ دی ہے چونکہ خداوندعالم نے تمام اسماء (تمام موجودات اور حقائق عالم کے نام) کی تعلیم آدم کودی (علم آدم الاسماء کلھا)(٤)۔

....

(١) اور محب طبری : 3/ 249 میں آیا ہے کہ جو یوسف کو ان کے حسن و جمال میں .
(٢) مناقب خوارزمی /40 فصل 7. حاکم نے شواہد التنزیل :1/ 180 میں بھی روایت نقل کی ہے .
(٣) الصراط المستقیم:١ ١٠٣.
(٤) سورہ بقرہ (٢)آیت ١٣.

اس بنا پر کوئی حادثہ، کوئی واقعہ اور کوئی شئ بھی نہیں ہے کہ جس کا علم علی کے پاس نہ ہو، اور ان کے معانی و مفاہیم کو آپ نہ سمجھتے ہوں ، خدا وندعالم نے آدم کو تراب سے خلق فرمایا جب کہ رسول خداؐنے علی کا لقب ابوتراب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رکھا ۔
*پیغمبر اکرمؐ نے علی کو جناب نوح کی فہم و حکمت میں مثل و نظیر قرار دیا ہے چونکہ جناب نوح نے اپنی قوم کے ساتھ بہت حلم و بردباری سے کام لیا اور کہا پروردگارا میری قوم کی ہدایت فرما ، چونکہ وہ نادان ہے۔(۱) اور اسی طرح امیر المومنین کی زبان مبارک پر بھی یہ کلمات جاری ہوئے لہذا فرمایا:"فصبرت وفی العین قذی و فی الحلق شجی"(۲)
میں نے صبر کیا حالانکہ میری آنکھوں میں خش و خاشاک اور میرے حلق میں ہڈی تھی ۔
نوح نے اپنی قوم پران کی بدکرداری ، تجاوز اور فسق و فجور کی انتہا پر پہنچنے کے بعد اور یہ جاننے کے بعد کہ یہ قابل اصلاح نہیں ہیں لعنت کی لہذا کہا : (رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا)(۳)
پروردگارا روی زمین پر ایک گھر بھی کافروں کا باقی نہ رکھ۔
امیرالمومنین نے بھی اسی طرح نوح کے کلام کی مانند ایک جانگذار شکوہ فرمایا لہذا ارشاد ہوا :
....

(۱) ذکر اخبار اصبہان:۴۹۲، باب غین. فتح الباری :۱۲ ۲۵۰ . الدر المنثور : ۳۰ ۹۴.
(۲) نہج البلاغہ :خطبہ شقشقیہ،خطبہ۳.
(۳) سورہ نوح (۷۱)آیت ۲۶.

"اللهم انی قد مللتهم و ملونی و سئمتهم و سئمونی، فابدلتنی بهم خیراًمنهم وابدلهم بی شراً منی"(۱)
پروردگارا ، بیشک یہ لوگ مجھ سے بیزار ہیں اور میں بھی ان سے خستہ ہوچکا ہوں یہ لوگ مجھ سے دل تنگ و عاجز ہیں اور میں بھی ان سے دل شکستہ ہوچکا ہوں ، پالنے والے میری جگہ ان کو کوئی برا اور بدتر حاکم نصیب فرمااور ان کی جگہ میرے لیے کوئی بہتر رعایا و امت قرار دے۔

*پیغمبر اکرمؐ نے امیرالمومنین علی کو حضرت ابراہیم سے تشبیہ دی ہے چونکہ خداوندعالم نے بچپنے ہی میں ان کے لیے اپنی دلیلیں اور براہین پیش فرمائے جب کہ وہ گھر سے باہر تشریف لائے اور اپنے چچا اور قوم سے مناظرہ کیا جیسا کہ خداوندکریم کے کلام میں مذکور ہے ۔
(یاابت لم تعبد مالایسمع ولا یبصر ولا یغنی عنک شیئا)(۲)
اے میرے بابا (چچا آذر)کیوں آپ ایسی چیز کی عبادت کرتے ہو کہ جو نہ سنتی ہے نہ دیکھتی ہے اور نہ ہی آپ کو کسی طرح کا کوئی فائدہ پہنچاتی ہے ۔
(اذ قال لابیہ و قومہ ماذا تعبدون)(۳)
جب کہ ابراہیم نے اپنے والد (چچا آذر)اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو۔
....

(۱) نہج البلاغہ :۶۵۱،خطبہ ۲۵. اور دیکھیے : الغارات:۲ ۶۳۶. شرح الاخبار:۲ ۲۹۰.
(۲) سورہ مریم(۱۹)آیت ۴۳.
(۳) سورہ صافات(۳۷)آیت ۸۵.

(فلما جن علیہ اللیل رأی کوکباً)(۱)
جب رات ہوگئی اور ابراہیم نے ستارہ کو دیکھا ۔ ۔ ۔
(وتلک حجتنا آتیناها ابراہیم علی قومہ نرفع درجات من نشائ)(۲)
یہ ہماری حجتیں ہیں کہ جو ہم نے ابراہیم کو ان کی قوم پر پیش کرنے کے لیے عطا کیں اورہم جس کے مرتبے کوچاہتے ہیں بلند کرتے ہیں ۔
اور یہی حال امام علی علیہ السلام کا ہے جیسا کہ خدا وندعالم نے جناب ابراہیم کو زمانہ طفلی میں اور سن بلوغ سے پہلے ہی اپنی آیات و دلائل سے نوازا اور انہوں نے اپنی قوم سے مناظرہ کیا ، بتوں کو توڑا ، خداوندعالم نے ابراہیم کو حکم دیا کہ میرے گھر کعبہ کو پاک کرو (وطہر بیتی) (۳)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جب کہ علی کے گھر کو خود خداوندعالم نے پاک و پاکیزہ قرار دیا (ویطھرکم تطھیرا) (٤)
اے اہل بیت، خدا نے تمہیں پاک و پاکیزہ رکھا جو پاک رکھنے کا حق ہے ۔
اسی طرح کا کلام خداوندعالم نے حضرت یحی کے بارے میں ارشاد فرمایا (یا یحی خذ الکتاب بقوۃ)(٥) اے یحی قدرت و طاقت سے کتاب کو پکڑلو۔

....

(١) سورہ انعام(٦)آیت ٧٦.
(٢) سورہ انعام(٦)آیت ٨٣.
(٣) سورہ حج(٢٢) آیت ٢٦.
(٤) سورہ احزاب(٣٣) آت ٣٣.
(٥) سورہ مریم(١٩)آیت ١٢.

خداوندمتعال نے جناب یحی کو کم سنی ہی میں توریت کا علم عطا کیا ۔
(وآتیناہ الحکم صبیاً)(١) اور ہم نے یحی کو بچپنے ہی میں نبوت عطا کی ۔
(وبراً بوالدیہ ولم یکن جباراً عصیاً) (٢) اوریحی اپنے والدین کے حق میں بہت نیک و شریف تھے اور نافرمانی و ظلم و زبردستی نہیں کرتے تھے ۔
(وسیداً و حصوراًو نبیاً من الصالحین)(٣)
اور یحی بزرگوار و سردار، پاک دامن و باوقار اور نیک و صالحین میں سے نبی تھے ۔
روایت میں ہے کہ زکریا نے اپنے بیٹے یحی کو روتے ہوئے دیکھا تو آپ نے کہا بیٹا یہ آپ کی کیا حالت ہے ؟ یحی نے جواب دیا : بابا جان آپ نے مجھے با خبر کیا ہے کہ جبرئیل نے آپ سے فرمایا کہ جنت و جہنم کے درمیان ایک بہت بڑا آگ کا میدان ہے کہ جس کو صرف راہ خدا میں آنسو ہی بجھا سکتے ہیں ۔(٤)

....

(١) سورہ مریم(١٩)آیت ١٢.
(٢) سورہ مریم(١٩)آیت ١٤.
(٣) سورہ آل عمران(٣)آیت ٣٩.
(٤) یہ حدیث جیسا کہ متن میں آئی ہے اس طرح کسی بھی ماخذ میں نہیں مل سکی لیکن بحار الانوار: ١٦٥١٤، حدیث ٤ کے تحت واردہے؛
''یا بنی مایدعوک الی ھذا ؟ انما سألت ربی ان یھبک لی لتقربک عینی ، قال: انت امرتنی بذالک یا ابہ ! قال: و متی ذالک یا بنی ؟ قال: الست القائل ان بین الجنة و النار لعقب لایجوزھا الاالبکاوون من خشیة اللہ . . .'' ... اگلے صفحہ پر ...

اور حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کی بھی یہی حالت و منزلت ہے ۔ حضرت امام جعفر صادق اور امام محمد باقر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا امام علی ابن الحسین زین العابدین جب کبھی بھی امیر المومنین کی زندگانی پر نظر کرتے اور آپ کی عبادت کو ملاحظہ فرماتے توکہتے :
"من یطیق ھذا" (١)
کس میں طاقت ہے کہ اس قدر عبادت کرسکے اور عبادت میں علی کا مقابلہ کرسکے۔
*پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علی کو جناب موسی سے شجاعت و دلیری میں تشبیہ دی خداوندعالم جناب موسی کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے ۔
(فاستغاثہ الذی من شیعتہ علی الذی من عدوہ فوکزہ موسی فقضی علیہ)(٢) موسیٰ کے شیعہ نے اپنے دشمن پر غلبہ پانے کے لیے موسی کو مدد کے لیے بلایا تو موسی نے اس دشمن کے ایک گھونسا مارا اور وہ مرگیا۔

....

...پچھلے صفحہ کا بقیہ۔
زکریا نے کہا اے میرے بیٹے یہ آپ نے اپنی حالت کیا بنا رکھی ہے جب کہ میں نے پروردگار سے تجھے اس لیے مانگا ہے تاکہ میرا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دل ٹھنڈا ہو اور میری آنکھوں کی روشنی قرار پائے ۔ یحی نے جواب دیا اے میرے بابا جان آپ نے مجھے اس کام کے لیے آمادہ فرمایا ، زکریا نے سوال کیا میرے بیٹے کب میں نے ایسا کیا ؟ یحی نے جواب دیا تو کیا آپ یہ نہیں فرماتے کہ جنت و جہنم کے درمیان ایک بہت بڑا آگ کا میدان ہے کہ اس سے صرف وہی گذر سکتا ہے جو خوف خدا میں بہت زیادہ گریہ و زاری کرتا ہو(م).

(۱) روضہ کافی : ۸ ۱۳۱، ذیل حدیث ۱۰۰.

(۲) سورہ قصص(۲۸) آیت ۱۵.

۲۲۱

موسی شجاعت و دلیری میں مشہور تھے اور یہی حال علی ابن ابی طالب کا ہے کہ وہ راہ خدا میں ثابت قدم تھے شکست نہ کھانے والی جنگیں کرتے ،دین مبین اسلام کے دفاع میں پیغمبر اکرمؐ کی حفاظت کی خاطر قریش اور عرب کے بڑے بڑے پہلوانوں کو قتل کیا ۔

* حضرت علی کی جناب عیسی سے تشبیہ کے متعلق نسائی نے اپنی کتاب الحضائص الکبری میں حضرت علی سے روایت نقل کی ہے کہ رسول خداؐنے فرمایا : اے علی تیری مثال عیسی کی طرح ہے ، یہودیوں نے ان سے دشمنی کی یہاں تک کہ ان کی والدہ پر تہمتیں لگائیں اور نصاری نے ان سے محبت کی یہاں تک کہ ان کو وہ مقام بھی دیا کہ جو ان کا نہیں تھا (۱)-

پس علی علیہ السلام کی عیسی سے شباہت ان کے کتاب کے علم کی وجہ سے ہے کہ جو خداوندعالم نے ان کو کم سنی اورسن بلوغ سے پہلے ہی عطا فرمایا لہذا ارشاد ہوا :

(ویعلمہ الکتاب والحکمة والتوراة والانجیل)(۲)

خداوندعالم نے عیسی کو کتاب و حکمت اور توریت و انجیل کی تعلیم دی اور علی عیسی کی طرح خدا کے مطیع و فرمانبردار بندے ہیں ، جیسا کہ ارشاد ہوا :

(انی عبداللہ آتانی الکتاب)(۳)

میں خدا کا بندہ ہوں اور مجھے کتاب عطا کی گئی ہے ۔

....

(۱) مسند احمد : ۱ ۱۶۰. مجمع الزوائد : ۹ ۱۳۳. خصائص امیر المؤمنین(نسائی) ۱۰۶.

(۲) سورہ آل عمران (۳) آیت ٤۸.

(۳) سورہ مریم (۱۹) آیت ۳۰.

۲۲۲

اور اسی طرح دسیوں صفات کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے کہ جن مینحضرت علی، حضرات آدم ، موسی ، ابراہیم ، عیسی ، نوح ، یحی ، ایوب ، یوسف ، سلیمان ، اور داؤد وغیرہ سے شباہت رکھتے ہیں ۔

بصائر الدرجات میں حضرت امام محمد باقر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا : " کانت فی علی سنة الف نبی "(۱)

حضرت علی کے یہاں ایک ہزار نبیوں کی سنتیں پائی جاتی تھیں-

....

(۱) بصائر الدرجات ۱۳٤.

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

ہفتم :ـ ایمان واقعی اور فنا فی اللہ ہونا ۔

خداوند عالم کی بندگی کی مہمترین خصوصیت یہ ہے کہ انسان ذات خدا میں فنا ہوجائے ، پیغمبرامینؐکی اطاعت میں کمال

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تک پہنچ جائے اور دعوت اسلام کی نشر و اشاعت میں اپنی جان و مال سے انتہائی کوشش کرے ۔
نیز مصدق وہ شخص ہے کہ جس چیز پر ایمان لایا ہے اس کو اپنے عمل سے ثابت کردکھائے اور اپنی زندگی کے ڈھانچے میں اس کو مجسم بناکر پیش کرے اور صدیق وہ شخص ہے کہ جس کا مقام و مرتبہ اس سے بھی بلند و بالا ہو،وہ فناء کی انتہا کو پہنچ جائے نہ یہ کہ اپنی ذاتی مصلحت اور خود غرضی کو مقدم رکھے جیسا کہ یہ کارنامے ابوبکر کی سیرت مینمشاہد ہ کرتے ہیں۔

حضرت امیر المؤمنین سے روایت ہے کہ آپ نے ایک روز جنگ صفین کے دوران فرمایا:
ہم لوگ حضرت پیغمبراکرمؐ کے ہمراہ جنگوں میں شریک تھے اور اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے باپ ، بیٹے ، بھائی اور چچاؤں کو قتل کرتے اور ان کو خاک و خون میں غلطاں کرتے تھے اور یہ عزیز واقارب و رشتہ داروں کا قتل ہمیں رنجیدہ خاطر نہیں کرتا تھا بلکہ ہمارے ایمان میں استواری واستحکام پیدا ہوتا چونکہ ہم راہ حق پر ثابت قدم اور گامزن تھے ہم سختیوں میں صابر اور دشمن سے جہاد میں کوشا رہتے ، کبھی کبھی ہم میں سے اور دشمن کے لشکر سے ایک ایک و تنہا تنہا کی جنگ ہوتی اور بالکل ایسے ہی کہ جیسے دو بجھار(سانڈ) آپس میں لڑپڑے ہوں ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے اور ایک کوشش کرتا کہ دوسرے کو موت کے گھاٹ اتار دے اور اس کو مار کے ہی دم لے ، کبھی کامیابی ہمارے نصیب میں آتی تو کبھی دشمن کامیاب ہوجاتا ۔
چونکہ خداوندعالم نے ہمیںآزمالیا اور اچھی طرح پرکھ لیا ہمارے صدق و صفائی کودیکھ لیا تو ہمارے دشمن کو ذلیل کردیا ہمارے پرچم کو سر بلند کردیا جیسا کہ اب اسلام ہر شہر و قریہ اور ہر علاقہ میں پھیلا ہوا ہے اور دور دراز تک حکومت اسلامی قائم ہے ۔
میری جان کی قسم اگر ہماری رفتار آپ لوگوں کی طرح ہوتی تو نہ دین کا ستون قائم ہوتااورنہ ایمان کا درخت ہرا بھرا ہوتا، خدا کی قسم اس کے بعد خون جگر پیوگے پشیمانی و شرمندگی اٹھاؤ گے ۔(۱)
....

(۱) نہج البلاغہ، خطبہ ۵۶۔ اور دیکھیے : ارشاد مفید :۱ ۲۶۸۔ کتاب سلیم ابن قیس ۲۴۷۔ شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) :٤ ۳۳۔

آپ ہی سے روایت ہے کہ پیغمبراکرمؐ نے مجھے بلایا اور فرمایا : قریش نے ایسے ایسے میرے قتل کا پروگرام بنایا ہے آج آپ میرے بستر پر سوجاؤ اور میں رات کی تاریکی میں شہر مکہ سے باہر چلاجاؤں چونکہ خداوندعالم نے مجھے اس کا م کے لیے حکم دیا ہے ۔
میں نے آنحضرت سے عرض کیا : میں دل و جان سے حاضر ہوں ، میں آپ کے بستر پر سوگیا رسول خداؐنے دروازہ کھولا جبکہ تمام لوگ صبح کے انتظار میں آپ کو قتل کرنے کے لیے آمادہ بیٹھے ہوئے تھے آپ یہ پڑھتے ہوئے باہر نکل گئے (وجعلنامن بین ایدیھم سدا و من خلفھم سدا فاغشیناھم فھم لا یبصرون)(۱)
ہم نے ان کے سامنے اور پیچھے دیوار حائل کردی اور ان کی آنکھوں کو ڈھانپ دیا ، پس وہ لوگ دیکھ نہیں سکتے ۔
اس طرح پیغمبراکرمؐان کے درمیان سے نکل گئے اور ان لوگوں نے آپؐ کو نہیں دیکھا ۔ (۲)
نیز حضرت علی علیہ السلام کا فرمان ہے ۔
حضرت محمد مصطفیؐکے وہ اصحاب کہ جو اسرار الٰہی کے خزانہ دار ہیں اور کتاب و سنت کے امانتدار ہیں وہ جانتے ہیں کہ میں نے لمحہ بھر کے لیے بھی خدااور رسولؐکے فرمان سے منھ نہیں موڑا ، جان و دل سے پیغمبراکرمؐکی مدد کی اس وقت کہ جب بڑے بڑے پہلوان پچھڑ رہے تھے اور ہر ایک کے قدم لڑکھڑا رہے تھے میں ثابت قدم تھا ۔
....

(۱) سورہ یاسین (۳۶) آیت ۹۔
(۲) الخرائج والجرائح :۱ ۱٤۳، حدیث ۲۳۱۔ اختصاص مفید ۱٤۶۔

اور یہ وہ دلیری و مردانگی تھی کہ جو خداوندعالم نے مجھے عطا فرمائی تھی ۔(۱)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور آپ نے یہودیوں کے بزرگوں سے ایک گفتگو میں فرمایا :
میں اور میرے چچا حمزہ میرے بھائی جعفر اور میرے چچا زاد بھائی عبیدہ نے خدااور اس کے رسول سے جس بات پر عہد کیا تھا ہم اس پر باقی رہے اور اس کو وفا کیا ، میرے ساتھی اور ہم عہد حضرات نے مجھ سے سبقت کی اور میں خداوندعالم کی مشیت و مصلحت کے تحت پیچھے رہ گیا اور اسی مناسبت سے خداوندعالم نے ارشاد فرمایا :
(من المؤمنین رجال صدقو ا ما عاھدو ا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ و منھم من ینتظر وما بدّلو تبدیلاً)(۲)
مومنین میں سے کچھ مرد ایسے بھی ہیں کہ جنہوں نے اپنے پروردگار سے جو عہد کیا اس کو پورا کردکھایا پس ان میں سے کچھ افراد اپنی منزل تک پہنچ گئے اور کچھ ابھی منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی ایجاد نہیں کی ۔
حمزہ ، عبیدہ اور جعفر نے اپنے عہد کو پورا کیا اور عالم جاودانی کی طرف رحلت کرگئے اور میں منتظر ہوں اور میننے اپنے عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی ۔(۳)
....

(۱) نہج البلاغہ ، خطبہ ۱۹۷۔دیکھیے: ینابیع المودة : ۱ ۲٦۵، حدیث ۱۹۔ بحار الانوار :۳۸ ۳۱۹، ح ۳۲۔
(۲) سورہ احزاب (۳۳) آیت ۲۳۔
(۳) اختصاص مفید ۱۷٤۔ خصال صدو ق ۳۷٦۔ بحار الانوار :۳۱ ۳٤۹۔ تاویل الآیات :۲ ٤٤۹، حدیث ۸۔

۲۲٦
ابن عباس سے منقول ہے کہ علی ، پیغمبر اکرمؐ کی زندگی ہی میں فرماتے تھے کہ خداوندعالم کا ارشاد گرامی ہے :
(افن مات أوقتل انقلبتم علی أعقابکم) (۱)
کیا اگر پیغمبراکرمؐ مرجائیں یا قتل کردیے جائیں تو آپ اپنے پرانے عقیدے و زمانۂ جاہلیت کی طرف پلٹ جاؤ گے ۔
خدا کی قسم اب جب کہ خداوندعالم نے ہماری ہدایت فرمائی ہے ہم پیچھے نہیں پلٹ سکتے ، خدا کی قسم اگر وہ رحلت فرماجائیں یا قتل کردیے جائیں تو بھی وہ جس چیز کی خاطر لڑتے رہے ہیں میں بھی جب تک زندہ ہوں اس چیز کی خاطر لڑتا رہوں گا ، خدا کی قسم میں آپ کا بھائی، دوست ہوںاور آپؐ کاوارث ہوں پس میرے علاوہ کون شخص ان کا ہمدرد ہوگا اور ان باتوں کا حق دار ہوگا ۔(۲)
اس سلسلے میں بہت زیادہ روایات و احادیث ، امیرالمؤمنین ، خود رسول خداؐاور حضرت فاطمہ زہرا سے منقول ہیں، نیز اہل بیت و صحابہ سے بھی اس سلسلے میں بہت زیادہ روایات پائی جاتی ہیں ۔
لہذا علی سب سے پہلے ایمان لانے والے شخص ہیں، سب سے پہلے پیغمبراکرمؐ کے ہمراہ نماز پڑھی، آپؐ کی رسالت کی تصدیق فرمائی، آخرعمر تک اس پر ثابت قدم رہے اور حضور پاکؐ کی کسی بھی معاملے میں تکذیب نہیں کی ۔
....

(۱) سورہ آل عمران (۳) آیت ۱٤٤۔
(۲) خصائص امیر المؤمنین (نسائی)۸٦۔ المعجم الکبیر:۱۰۷۱، حدیث ۱۷٦۔ مناقب کوفی :۱ ۳۳۹، حدیث ۲٦۵۔ شواھد التنزیل :۱ ۱۷۷، حدیث ۲٤۔ تاریخ دمشق :٤۲ ۵٦۔ مستدرک حاکم :۳ ۱۲٦۔

۲۲۷
اب ان تمام چیز وں کی طرف انگشت نمائی کرتے ہیں کہ جن کو امیر المؤمنین نے فرمایا ہے تاکہ ان تمام مراحل و مقامات میں ابوبکر کی موقعیت و حیثیت سمجھ سکیں:۔
۱۔ امیر المؤمنین حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے اور سب سے پہلے نماز بجالائے ، اس سلسلے میں بہت زیادہ کتابیں اور رسالے لکھے گئے ہیں لہذا اس کے بارے میں ہمیں گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں ہے جس کو ضرورت ہو وہ ان کتابوں میں مراجعہ کرے ۔(۱)
۲۔ حضرت علی ، خدا اور رسولؐ کی ذات میں فنا تھے اور دین کے مقابلے مینکسی بھی شئ کی حیثیت کو نہیں پہچانتے تھے حتی کہ باپ ، بھائی چچا کوئی دین کے مقابلے مینکچھ نہ تھا ، جب کہ یہ خاصیت ہمیں ابوبکر کے یہاں نظر نہیں آتی ، آئندہ چند صفحونکے بعد ہم ابوبکر کی سیرت کو پیش کریں گے۔
۳۔ علی مطیع و فرمانبردار رسول خداؐتھے جب کہ یہ صفت ابوبکر پر منطبق نہیں ہے اور اس سلسلے میں یہی کافی ہے کہ رسول خدا نے ابوبکر کو ایک زاہد نما شخص کو قتل کرنے کے لیے بھیجا ،ابوبکر اس شخص کے قریب پہنچے دیکھا کہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وہ نماز میں مشغول ہے تو خود اپنے آپ سے کہنے لگے کہ نماز قابل احترام ہے اور اسی طرح اس زاہد نما شخص کو چھوڑ آئے اور رسول خداؐکے امر کی اطاعت نہیں کی ۔(۲)

....

(۱) اس سلسلے میں بیشتر معلومات کے لیے دیکھیے : الغدیر (امینی) :۳ ۲۲۱۔ ۲۲٤۔
(۲) مسند ابویعلی :٦ ۳٤۱، حدیث ۳٦٦۸۔ حلیة الاولیاء : ۳ ۲۲۷۔ مسند احمد :۳ ۱٥۔ البدایة و النہایة :۷ ۳۳۰۔

٤۔ حضرت علی دین پر ثابت قدم رہے اور پچھلے آئین و زمانہٴ جاہلیت کی طرف مراجعہ نہ کیا، جب کہ حضرت فاطمہ زہرا کے خطبہ میں ابوبکر اور ان کی قوم کے پیچھے پلٹنے کے متعلق ثبوت موجود ہیں اور حدیث حوض (۱) اور آیہ انقلاب (۲) میں کچھ ایسے نکات ہیں کہ کہ جو ان کے ارتداد اور اعقاب کی طرف پلٹنے پر دلالت کرتے ہیں ۔
جی ہاں ، ابوبکر کی زندگی پر تھوڑا غور کرنے سے واضح ہوجاتا ہے کہ وہ مصلحت کو واجبات الٰہی پر مقدم رکھتے تھے جیسا کہ ان کو اس مصلحت ہی کی بنا پر کہ جب تمام مسلمانوں کا اجماع ہوچکا کہ خالد بن ولید کے زنا ء محصنہ پر قتل اور حد جاری کی جائے لیکن ابوبکر نے یہ کام انجام نہ دیا چونکہ ان کی مصلحت نہ تھی جب کہ عمر ابن خطاب تک بھی اس فعل پر خالد بن ولید کے قتل کو لازم جانتے تھے چونکہ اس نے مالک بن نویرہ کی زوجہ سے عدہ کے دوران زنا کیا تھا ۔ لیکن ابوبکر نے اس پر حد جاری کرنے سے خودداری کی اور یہ کہا کہ اے عمر ، خالد نے اجتہاد کیا اور خطا کی ، اپنی زبان کو خالد کے سلسلے میں بند رکھو بیشک میں اس تلوار کو کہ جس کو خدا نے کافروں کے لیے کھینچا ہے ،اس کومیں غلاف میں نہیں رکھو ں گا ۔(۳)

....

(۱) اس حدیث کے سلسلے میں مراجعہ کیجیے : صحیح بخاری :٥ ۱۹۱۔ و جلد :۷ ۱۹٥۔ صحیح مسلم :۷ ۷۱۔
(۲) سورہ آل عمران(۳) آیت ۱٤٤۔
(۳) تاریخ طبری :۲ ٥۰۳۔ اور دیکھیے : طبقات ابن سعد : ۷ ۳۹٦۔ البدایة والنہایة : ٦ ۳٤٥۔ الاصابة :٥ ۷٥٥۔ اور دوسرے مآخذ۔

اور جب ابوقتادہ انصاری نے خالد بن ولید کے زناء محصنہ پر گواہی دی کہ جو خود اسی کے لشکر میں موجود تھے اور وقت زنا حاضر تھے تو ابوبکر نے ان کو بلایا اور اس کا م سے منع کیا ۔(۱) اور اس طرح اجتہاد کی منطق کے ذریعہ اور یہ کہ ابوبکر کے دشمن کافر ہیں چاہے وہ حقیقت میں مسلمان ہی کیوں نہ ہوں ، ابوبکر نے خالد کے لیے عذر تراشا چونکہ ان کو خالد کی اور دوسری جگاہوں پر ضرورت تھی ۔
اور اسی بناء پر اشعث بن قیس کہ جب وہ مرتد ہوگیا اس کو معاف کردیا اور ابوبکر مرتے وقت ان کاموں پر افسوس کرتے رہے اور کہتے رہے کاش تین و تین اور تین (۲)
وہ تین کام کہ جن کو انجام دینا چاہتے تھے لیکن انجام نہ دیا، ایک اشعث بن قیس کوقتل کرنا تھا کہ جب اس کو گرفتار کرکے لائے، چونکہ ابوبکر کو بعد میں معلوم ہوگیا تھا کہ تمام فتنوں اور فساد میں اشعث ہی کا ہاتھ تھا ۔(۳)
ابوبکر نے یہ کام اس لیے انجام نہیں دیا چونکہ اشعث بن قیس قبیلہ کندہ کا رئیس تھا اور ابوبکر کو اس کی ضرورت تھی لہٰذا خلیفہٴ اول نے صرف نظرکرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا ، بلکہ اپنی بہن کی شادی بھی اس سے رچادی اور اس کو مہمترین کاموں میں اپنے ساتھ رکھا ۔

....

(۱) الکامل فی التاریخ :۲ ۳٥۸۔
(۲) یہ امور ابو بکر آخری وقت زبان پر لائے اور مرتے دم یہ حسرت دل میں لے کر گئے کہ کاش میں تین کام ترک نہ کرتا اور اے کاش میں تین کام انجام دیتا اور اے کاش میں تین مسئلے پیغمبراکرمؐسے معلوم کرتا ، اور پھر ان کی ایک ایک کرکے تفصیل بیان کی ۔(م)
(۳) تاریخ طبری :۱ ٦۲۰۔ تاریخ دمشق : ۳۰ ٤۱۸۔ کنزالعمال :٥ ٦۳۲، حدیث ۱٤۱۱۳۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اسی طرح زکا ت کا حصہ کہ جو مؤلفة القلوب کے لیے معین کیا گیا تھا اور قرآن کریم میں بھی اس کی تصریح ہوئی ہے ،ادا نہ کیا اور جب عمر نے از باب مصلحت مؤلفة القلوب کا حق دینے کی خواہش ظاہر کی تو ابوبکر نے یہ کہکر ٹال دیا کہ اب اسلام قدرتمندہوچکاہے لہذا مؤلفة القلوب کے حصہ کی ادائیگی کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔(۱)
انھی واقعات کی طرح حضرت فاطمہ زہرا کو فدک سے منع کرنا بھی ہے جب کہ حضرت فاطمہ زہرا نے اپنی ملکیت کوثابت کرنے میں آیات وصیت و وراثت اور انبیاء کی میراث کی آیات کے ذریعہ ابوبکر پر احتجاج کیا ۔
ان تمام واقعات سے پہلے ابوبکر کا احد ، حنین اور خیبر کی جنگوں سے بھاگنا ہے اور دینی اہمیتوں کے مقابل ثابت قدم نہ رہنا، میدان چھوڑکر بھاگنا اور یہ سب ان مصلحتوں کی وجہ سے ہے کہ جو ان کے پیش نظر تھیں۔یعقوبی جنگ احد کے متعلق تحریر کرتا ہے کہ تمام مسلمان میدان چھوڑکر بھاگ گئے اور رسول خداؐکے ہمرا ہ صرف تین آدمی باقی رہے علی ، طلحہ و زبیر۔(۲)
حاکم نے عایشہ سے روایت نقل کی ہے اور اس کو صحیح جانا ہے کہ ابوبکر نے کہا کہ جب جنگ احد میں مسلمان پیغمبراکرمؐکے اطراف سے فرار ہوئے تو میں بھاگنے والوں میں سب سے پہلا فرد تھا کہ جو رسول خداؐکے پاس پلٹا ۔(۳)
....

(۱) تاریخ طبری :۲ ۳۰۱. طبقات ابن سعد :۵ ۱۰۵. معجم البلدان: ۲ ۲۷۱.
(۲) تاریخ یعقوبی :۲ ۴۷.
(۳) مستدرک حاکم : ۲۷۳.

صاحب کنزالعمال نے جنگ احد کے بارے میں ابو داؤد طیالسی سے اور ابن سعد و بزار، دارقطنی ، ابن حیان ، ابو نعیم اور دوسروں نے اپنی اسناد کے ساتھ عایشہ سے روایت نقل کی ہے کہ عایشہ نے کہا کہ جب کبھی بھی جنگ احد کا تذکرہ ہوتا تو ابوبکر رونے لگتے تھے اور روتے ہوئے کہتے کہ میں بھاگنے والوں میں سب سے پہلے واپس آیا ۔(۱)
ابن ابی الحدید لکھتا ہے کہ جاحظ نے کہا : ابوبکر پیغمبراکرمؐ کے پاس جنگ احدمیں کھڑے رہے جیسا کہ علی ثابت قدم رہے ۔ ۔ ۔ تو ہمارے استاد ابوجعفر نے کہا کہ اکثر مورخین و اہل قلم نے جنگ احد میں ابوبکر کے فرار اور عدم ثبوت قدم کو نقل کیا ہے اور جمہور نے روایت کی ہے کہ ابوبکرنے فرار اختیار کیا اور علی کے علاوہ کوئی بھی پیغمبراکرمؐکے پاس نہ رہا اور طلحہ و زبیر اور ابو دجانہ بھی قریب ہی تھے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ان میں پانچواں فرد کہ جو باقی بچا عبد اللہ بن مسعود تھے اور کچھ مورخین نے چھٹے آدمی کا بھی نام لکھا ہے اور وہ مقداد بن عمروہے۔(۲)

زید بن وہب کا بیان ہے کہ میں نے ابن مسعود سے کہا: ابوبکر و عمر جنگ احد میں کہاں تھے ؟ تو اس نے کہا ان لوگوں کے ساتھ کہ جنھوں نے میدان سے فرار اختیار کیا تو میننے سوال کیا عثمان کہاں تھے ؟ کہا کہ واقعہ احد کے تین دن کے بعد واپس آئے ، رسول خداؐنے عثمان سے کہا اے عثمان جنگ سے بھاگنے میں بہت لمبے لمبے قدم رکھے !۔(۳)
....

(۱) مسند ابی داؤد طیالسی ۳. کنزالعمال :۱۰ ۴۲۵، حدیث ۳۰۰۲۵.
(۲) شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) :۱۳ ۲۹۳.
(۳) کشف الغمہ : ۱ ۱۹۳ . شرح نہج البلاغہ :۱۵ ۲۱.تاریخ طبری: ۲ ۲۰۳. البدایہ و النہا یہ :۳ ۳۲.

المغازی میں محمد بن مسلمہ سے منقول ہے کہ میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا اور دونوں کانوں سے سنا کہ رسول خداؐ روز احد تنہا رہ گئے اور مسلمان پہاڑ کی طرف بھاگ رہے تھے ، رسول خداؐاپنی مدد کے لیے بلارہے تھے اور آواز دیتے اے فلاں آؤ ، اے فلاں آؤ میرے قریب آؤ میں رسول خدا ہوں ، لیکن ان دونوں میں سے کسی نے بھی نہ سنا اور دونوں بھاگے چلے گئے ۔(۱)
واضح ہے کہ یہاں پر فلاں اور فلاں سے مراد شیخین یعنی ابوبکر و عمر ہیں ۔ راوی نے صراحتاً ان کا نام ذکر نہیں کیا چونکہ وہ صاحب اقتدار تھے اور اس لیے بھی کہ ان کے پیروکار،ان کے متعلق اس طرح کی روایات کوپسند نہیں کریں گے ، اور شاید یہ بھی ممکن ہے کہ یہ راوی کی نہیں بلکہ مؤلف یا کاتب کی ہنر نمائی ہو۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

روایت میں آیا ہے کہ ایک عورت زمانہ خلافت عمر میں آئی اور عمر سے یمنی چادر وں کے متعلق مطالبہ کیا اور اسی وقت عمر کی بیٹی آئی اس نے بھی یمنی چادر مانگی عمر نے اس عورت کوچادر دے دی اور اپنی بیٹی کو منع کردیا ! ۔ جب لوگوں نے اس کی دلیل چاہی تو جواب دیا کہ اس عورت کاباپ جنگ احد میں ثابت قدم رہا اور اس کا باپ یعنی خود عمر ثابت قدم نہ رہ سکا اور فرار اختیار کیا ۔(۲)

واقدی رقمطراز ہے کہ جب جنگ احد کے دوران ابلیس نے شور مچایا کہ محمد قتل ہوگئے تو لوگ متفرق ہوگئے کچھ لوگ مدینہ واپس آگئے اور ان بھاگنے والوں میں ایک تو فلاں تھے اور دوسرے حارث بن حاطب ۔

....

(۱) المغازی : ۱ ۲۳۷۔ اور اسی سے منقول ہے شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) :۱۵ ۲۳ میں ۔
(۲) شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) :۲۲۱۵۔

لیکن ابن ابی الحدید نے اسی واقدی سے روایت بطور صریح و بغیر کنایہ کے نقل کی ہے کہ اس نے کہا وہ لوگ کہ جو فرار اختیار کرگئے ، عمر و عثمان اور حارث بن حاطب تھے ۔(۱)

رافع بن خدیج کہتاہے کہ میں فلاں اور فلاں کی طرف دیکھ رہا تھا کہ جو پہاڑ پر اچک اچک کر بھاگ رہے تھے پس عمر نے کہا کہ جب شیطان نے شور مچایا کہ محمد قتل ہوگئے تو میں اس طرح پہاڑپر چڑھا کہ جیسے پہاڑی بکری پہاڑ پر چڑھتی ہے ۔(۲)

محمد بن اسحاق نے مغازی میں تحریر کیا ہے کہ۔ ۔ ۔ لوگ جنگ احد میں پیغمبراکرمؐ کے پاس سے بھاگ رہے تھے یہاں تک کہ عثمان بھی بھاگ گئے چونکہ وہ ان سب سے پہلے بھاگ گئے اور مدینہ پہنچ گئے اور انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی :

(ان الذین تولوا یو م التقی الجمعان) (۳)

اس روز کہ جب دوگروہ آپس میں ٹکرائے تو کچھ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے ۔(٤)

....

(۱) المغازی :۲۷۷۱ ۔ اور اسی کتاب کے دوسرے نسخہ میں فلاں کی جگہ پر عمر و عثمان بھی آیا ہے۔شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) :۲٤۱۵۔
(۲) المغازی:۱ ۲۹۵ ۔ اور ۳۲۱۔ شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) :۲۲۱۵۔الدر المنثور :۲ ۸۹۔
(۳) سورہ آل عمران (۳) آیت ۱۵۵۔
(٤) المغازی :۱ ۲۷۸۔۲۷۹۔ اور دیکھیے : صحیح بخاری :۵ ۳۵(از عثمان بن وہب)۔ مجمع الزوائد: ۱۱۵۹۔

فخررازی کا بیان ہے کہ بھاگنے والوں میں سے عمر بھی تھے مگر یہ کہ سب سے پہلے نہیں بھاگے اور زیادہ دور بھی نہیں بھاگے بلکہ صرف پہاڑ پر چڑھ گئے تاکہ پیغمبراکرمؐ بھی ان کے پیچھے پیچھے پہاڑ پر چڑھ جائیں اور عثمان بن عفان انصار کے دو افراد سعد و عقبہ کے ساتھ بھاگ کھڑے ہوئے اوربہت دور نکل گئے یہاں تک کہ تین دن کے بعد واپس آئے ۔(۱)

نیشاپوری کا بیان ہے کہ قفال نے کہا بہرحال جس چیز پر روایات دلالت کرتی ہیں وہ یہ ہے کہ کچھ لوگ جنگ احد سے بھاگے اور کچھ قریب ہی چھپ گئے اور کچھ بہت دور نکل گئے اور بعض مدینہ آگئے اور کچھ ادھر ادھر کو فرار کرگئے ۔ ۔ ۔ اور ان بھاگنے والوں میں عمر بھی تھے ۔(۲)

آلوسی رقمطراز ہے کہ بھاگنے والے ایک پہاڑ کے دامن میں جمع ہوگئے اور عمر بن خطاب بھی ان کے ہمراہ تھے جیسا کہ ابن جریر کی روایت میں مذکور ہے ۔(۳)

بہر حال آپ نے ان روایات میں ملاحظہ فرمالیا کہ جنگ احد سے بھاگنے والوں مینیہ تین افراد ابوبکر ، عمر اور عثمان بھی تھے اور اسی جنگ میں ثابت قدم نہ رہے جب کہ علی ابن ابی طالب اور کچھ صحابہ ثابت قدم رہے ۔

عمران بن حصین کی روایت میں آیا ہے کہ جب جنگ احد میں لوگ رسول خداؐکے اطراف سے بھاگ رہے تھے توعلی برہنہ شمشیر کولیے ہوئے حضور اکرمؐ کے سامنے آگئے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(۱) تفسیر فخر رازی : ۹ ٤۲.
(۲) تفسیر نیشابوری : ۲ ۲۸۷.
(۳) روح المعانی : ٤ ۹۹.

پس رسول خداؐ نے سر کو بلند فرمایا اورعلی سے کہا کہ جب سب بھاگ گئے تو آپ کیوں نہیں بھاگے ؟ علی نے جواب دیا: اے رسول خداؐ کیا میں اسلام لانے کے بعد کافر ہوجاؤں -(۱)

پیغمبراکرمؐ نے کفار کے ایک گروہ کی طرف اشارہ کیا کہ جو پہاڑ پر سے اتر رہے تھے علی نے ان پر حملہ کیا اور ان سب کو مار بھگایا پھر دوسرے گروہ کی طرف اشارہ کیا آپ نے ان پر بھی حملہ کیا اور ان کو بھی پچھاڑ دیا پس جبرئیل آئے اور کہا اے رسول خداؐفرشتے علی کی آپ کے لیے جانبازی پر فخر و مباہات کررہے ہیں -

اس وقت پیغمبراکرمؐ نے فرمایا کون اس کو اس کا م سے روک سکتا ہے جب کہ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں تو جبرئیل نے بھی کہا کہ میں تم دونوں سے ہوں-(۲)

حضرت علی کے کلام ہی میں سے حدیث مناشدہ ہے کہ فرماتے ہیں :کیا آپ لوگوں کے درمیان میرے علاوہ کوئی ہے کہ جس کے لیے جبرئیل نے فخر و مباہات کیا ہو کہ یہ واقعہ جنگ احد کا ہے پس رسول خداؐنے فرمایا ایسا کیوں نہ ہوکہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں پھر جبرئیل نے کہا کہ میں تم دونوں سے ہوں ؟ تو سب نے کہا : نہیں-(۳)

....

(۱) حضرت علی کی نظرمیں جنگ سے فرار کرنا گویا اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرنا ہے تواب ان بھاگنے والوں کے بارے میں کیا خیال ہے ؟(م)
(۲) ارشاد مفید:۱ ۸۵. کشف الغمہ :۱ ۱۹٤. بحار الانوار:۲۰ ۸۵.
(۳) امالی طوسی ۵٤۷، مجلس ۲۰، حدیث ٤. خصال صدوق :۲ ۵۵٦. مناقب کوفی :۱ ٤۸٦، حدیث ۳۹۲. تاریخ طبر ی :۲ ۱۹۷. المعجم الکبیر :۱ ۳۱۸، حدیث ۹٤۱. کشف الیقین ٤۲٤.

اسد الغابہ میں ہے کہ جب جنگ احد میں لوگوں نے پیغمبراکرمؐ سے آنکھیں چرائیں اور فرار اختیار کیا میں نے قتل ہوجانے والوں کو دیکھا تو ان میں رسول خداؐکو نہ پایا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم رسول خداؐایسے نہیں ہیں کہ جو جنگ سے فرار اختیار کریں جب کہ قتل ہونے والوں کے درمیان بھی نہیں ہیں، شاید خداوندعالم ہمارے اعمال سے ناراض ہوگیا اور اپنے رسول کو آسما ن پر لے گیا لہٰذا میرے لیے اس سے بہترکوئی کام نہیں ہے کہ جنگ کروں یہاں تک کہ قتل ہوجاؤں پس میں نے اپنی تلوار کے نیام کو توڑ دیا اور پھر دشمن کے لشکر پر حملہ کیا اور سارے لشکر کو بکھیر کررکھ دیا تو اسی دوارن میں نے رسول خداؐ کو ان کے درمیان دیکھاجی ہاں، اسی روز علی پر سولہ ضربتیں لگیناور ہر ضربت کے اثر سے وہ زمین پر گرے اور جبرئیل کے علاوہ ان کو کسی نے نہیں اٹھایا -(۱)

حضرت امیر کے دوسرے کلام میں مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا : اے رسول خدا وہ فتنہ کہ جس کی خداوندعالم نے آپ کو خبر دی ہے وہ کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا : بیشک میرے بعد میری امت کو خداوندمتعال آزمائے گا ،میں نے عرض کی اے رسول خداؐتو کیا روز جنگ احد کہ جس دن کچھ مسلمان شہید ہوئے اور یہ فیض میرے نصیب میں نہ آیا مجھ پر بہت سخت گذرا تب آپ نے فرمایا: اے علی صدیق آپ کو بھی شہادت مبارک ہو اور جب آپ کی شہادت کا وقت آئے گا اور آپ کے محاسن مبارک آپ کے سرکے خون میں تر ہوگی تو آپ کا صبر کیسا ہوگا؟-(۲)

....

(۱) اسد الغابہ : ٤ ۲۰-۲۱.
(۲) نہج البلاغہ :۲ ٤۹، خطبہ ۱۵٦. اور دیکھیے : کنزالعمال:۱٦ ۱۹٤ ، حدیث ٤٤۲۱۷. المعجم الکبیر :۱۱ ۲۹۵. اسد الغابہ:٤ ۳٤.

جی ہاں ، یقینا وہ آزمائش و امتحان تھا کیا کہیں ایسے شخص کے بارے میں کہ جو رسول خداؐکو کافروں کے درمیان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چھوڑکر بھاگ کھڑا ہو، تو کیا یہ کام کفر ہے یا فسق یا کچھ اور ؟
مسلم ہے رسول خداؐ اس کام سے بہت رنجیدہ خاطر اور غمگین ہوئے تھے اور جنگ سے بھاگنے والوں سے بہت ناراض ہوئے تھے ۔
واقدی کا بیان ہے کہ طلحہ بن عبیداللہ و ابن عباس اور جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول خداؐنے شہداء احد کی نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا میں ان لوگوں پر گواہ ہوں کہ انہوں نے راہ حق میں تلوار چلائی اور شہید ہوگئے تو ابوبکر نے کہا اے رسول خدا کیا ہم انہیں کے بھائی نہیں ہیں جیسا کہ وہ اسلام لائے ہم بھی اسلام لائے اور انہیں کی طرح ہم نے بھی جہاد کیا پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا :ہاں! لیکن انہوننے اپنا کامل حق ادا کیا اور کامل اجر حاصل کیا لیکن مجھے نہیں معلوم کہ تم لوگ میرے بعد کیا کارنامے انجام دو گے پس ابوبکر رونے لگے اور کہا کیا ہم آپ کے بعد بھی زندہ رہیں گے ۔(۱)
حضرت رسول اکرمؐ سے منقول ہے کہ آپ نے عمر سے فرمایا: جب صلح حدیبیہ کے وقت عمر نے آپؐ پر اعتراض کیا " کیا جنگ احد کو بھول گئے ہو کہ جب پہاڑ پر چھپ چھپ کے بھاگ رہے تھے ،کسی کی طرف کو بھی مڑکرنہیں دیکھ رہے تھے میں وہینکھڑا ہواآپ لوگونکو بلارہا تھا ۔(۲)

....

(۱) المغازی : ۱ ۳۱۰. شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) :۳۸۱۵ (متن عبارت اسی کتاب سے ہے) اور دیکھیے الموطاء :۲ ٤٦١، حدیث ۹۸۷.التمہید (ابن عبدالبر) :۲۱ ۲۲۸، حدیث ۲۰۳.
(۲) المغازی : ۲ ٦٠٩. اور اسی سے منقول ہے شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) :۲٥۱٥. اور دیکھیے : الدر المنثور :٦ ٦٨. عیون الاثر : ۲ ۱۲٥.

اور اس سے پہلے عثمان کے بارے میں رسول خداؐکا ارشاد گرامی گذرچکا ہے کہ آپ نے فرمایا : کہ بھاگنے میں بہت لمبے لمبے قدم اٹھا رہے تھے ۔

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

لیکن جنگ خیبر !
سیرہ حلبی میں پیغمبر اکرمؐ سے روایت منقول ہے کہ جب جنگ خیبر میں شیخین ابوبکر و عمر مسلسل دشمن کے خوف و ڈر سے بھاگتے رہے تب رسول خداؐنے فرمایا : کل میں علم اس کو دونگا کہ جو خدا اور رسول کودوست رکھتا ہوگا اور خداو رسول اس کو دوست رکھتے ہونگے ،مردہوگا کرار ہوگا ، فرار نہ ہوگا یعنی جم کر لڑنے والا ہوگا بھاگنے والا نہ ہوگا اور اس کے ہاتھوں کامیابی و فتح حاصل ہوگی ۔
اس کے بعد اگلے روز رسول اکرمؐ نے علی کو بلایا جب کہ آپ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں رسول خدا نے اپنا لعاب دہن علی کی آنکھوں میں لگایا اور فرمایا اس علم کو لو اور دشمن کی طرف جاؤ تاکہ خداآپ کو کامیاب و کامران فرمائے ۔(۱)
ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ رسول خداؐ نے علم کولیا اور گھمایا اور پھر فرمایا کون شخص اس علم کا حق ادا کرے گا ،فلاں (ابوبکر) آگے آئے اور کہا میں یا رسول اللہ ۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا : جاؤ دفان ہو۔ توپھر دوسرا شخص (عمر) آگے بڑھا اور کہا میں یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا : جاؤ ہٹو ۔
....

(۱) السیرۃ الحلبیہ :۲ ۷۳۷. السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام) : ۳ ۷۹۷. مسند احمد :۱ ۹۹. الاحادیث المختارہ : ۲ ۲۷٥. فتح الباری :۷ ۳٦٥. مجمع الزوائد :۹ ۱۲٤. نیز اس حدیث کو بخاری و مسلم نے بطور اختصار بیان کیا ہے ۔ دیکھیے : صحیح بخاری :٥ ۷٦. صحیح مسلم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

.١٩٥ ٥:

٢٣٩

پھر پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے مجھ کو مکرم و محترم قرار دیا میں علم اس کو دونگا کہ جو میدان سے نہیں بھاگے گا ، اے علی آؤ اوراس علم کو لو آپ نے علم کو لیا اور میدان کی طرف چل دیئے یہاں تک کہ خداوندعالم نے آپ کے ہاتھوں سے در خیبر کو اکھاڑا اور فتح و کامیابی عطا فرمائی ۔(١)

یہ جو پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا :"غیر فرار"(٢) ایسا مرد ہے کہ جو کبھی نہ بھاگے یا "رجلا لایفر" (٣) وہ مرد کہ جو فرار اختیار نہ کرے یہ ابوبکر و عمر کے لیے کنایہ ہے ، اور ظاہر ہے کہ میدان جنگ سے بھاگنے سے کون سا بھاگنا برا اور بدتر ہوگا چونکہ نصوص روایات میں بہت قابل افسوس عبارات مذکو رہیں مثلا ابوبکر نے علم کو لیا "فانھز م بھا " (٤)پس اس نے شکست و ہار مان لی اور بھاگ کھڑے ہوئے اور پھر عمر نے لیا "صارغیر بعیدثم انھزم " (٥) تھوڑی دیر نہ لگی کہ وہ ہار کے بھاگے آئے ۔

....

(١) مسند احمد :٣ ١٦. فضائل احمد :٢ ٥٨٣. السیرة النبویة (ابن کثیر) :٢ ٣٥٢. مجمع الزوائد:٦ ١٥١. تالی تلخیص المتشابہ (خطیب بغدادی) :٢ ٥٢٨.
(٢) تاریخ یعقوبی :٢ ٥٦. مناقب خوارزمی ١٧٠. روضہ کافی :٨ ٣٥١، حدیث ٥٤٨. کنزالعمال :١٣ ١٢٣،حدیث ٣٦٣٩٣.
(٣) مسند احمد :٣ ١٦. مجمع الزوائد :٩ ١٢٤. مناقب کوفی :٢ ٤٩٥، حدیث ٩٩٥. البدایة والنہایة : ٤ ٢١٢. و جلد : ٧ ٣٧٥.
(٤) مصنف ابن ابی شیبہ : ٧ ٤٩٧، حدیث ١٧. و جلد :٨ ٥٢٢،حدیث ١١. مجمع الزوائد :٩ ١٢٤.کنزالعمال :١٢١١٣،حدیث ٣٦٣٨٨.
(٥) کشف الیقین ١٤٠.

٢٤٠

اور روایات میں مذکور ہے کہ عمر میدان سے بھاگ کر پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں پہنچے اس صورت میں کہ وہ ڈر ، خوف اور فرار کی نسبت اپنے ساتھیوں کی طرف دے رہے تھے اور ان کے ساتھی ڈر ، خوف اور فرار کی نسبت ان کی طرف دے رہے تھے ۔(١)

یا یہ کہ ابوبکر نے علم کو لیا اور کامیاب نہ ہوئے تو اگلے روز عمر نے علم کو لیا اور شرمندہ ہوکر واپس آئے لوگ مشکلات میں پڑگئے (٢) یایہ کہ پیغمبر اکرمؐ نے اپنے علم مبارک کو اپنے مہاجرین اصحاب میں سے ایک کو دیااس نے بھی کچھ نہ کیا اور بھاگ کھڑے ہوئے اور دوسرے (عمر) کودیا تو اس نے بھی کچھ نہ کردکھایا اور بھاگ آئے۔(٣)

اصحاب نے بیعت شجرہ مینیہ عہد و پیمان کیا تھا کہ دشمن کے سامنے سے نہیں بھاگیں گے جب کہ یہ کام اس عہد کوتوڑنے کے مترادف تھا ۔ جناب عباس پیغمبر اکرمؐ کے چچا اور امام علی نے اس مطلب کی طرف اشارہ فرما یا ہے اس وقت کہ جب آپ دونوں حضرا ت پیغمبر اکرمؐ کی میراث کے مطالبے کے لیے دربارخلافت مینگئے اور جو کچھ ان دونوں نے کہا یہ تھا کہ ابوبکر و عمر جھوٹے ، گنہکار ، عہد توڑنے والے اور خائن ہیں ۔(٤)

....

(١) مصنف ابن ابی شیبہ :٨ ٥٢١، حدیث ٧مستدرک حاکم :٣ ٣٨. تاریخ دمشق :٤٢ ٩٧. اصول کافی : ١ ٢٩٤، حدیث ٣.
(٢) السنن الکبری(نسائی) :٥ ١٠٩، حدیث ٨٤٠٣. مجمع الزوائد :٦ ١٥٠.(ہیثمی کا بیان ہے کہ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں) . البدایة النہایة :٧ ٣٧٣.
(٣) السیرة الحلبیہ: ٣ ٧٣٢ . اور اس سے منقول ہے الغدیر: ٧ ٢٠٣ میں .
(٤) دیکھیے : صحیح مسلم :٥ ١٥٢.

٢٤١

یہی وجہ ہے کہ رسول خداؐنے بیعت شجرہ کے بعد اہل مکہ سے صلح فرمائی چونکہ مسلمانوں نے کفار مکہ پر حملہ کیا اور قریش نے مسلمانوں کو شکست دے کر بھگادیا پھر پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علی کو بھیجا آپ نے ان کو شکست دی اور بھگایا ، بھاگنے والے مسلمانوں نے توبہ کی پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا اب آئیے دوبارہ بیعت کیجیے تم لوگوں نے عہد کو توڑا ہے جب کہ یہ عہد کیا تھا کہ کبھی دشمن کے مقابل میدان سے نہیں بھاگیں گے ۔ اسی وجہ سے ان کے اس عہد و پیمان کو بیعت رضوان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔ چونکہ یہ بیعت رسول خداؐکی نافرمانی اور معصیت کے بعد آپ کو راضی و خوشنود کرنے کے لیے انجام پائی تھی ۔ پس ابوبکر و عمر اور دیگر مسلمانوں کا جنگ خیبر و حنین وغیرہ سے فرار اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بھاگنا گویا بیعت رضوان کو توڑنا ہے ۔(۱)
صحیح مسلم میں مذکور ہے کہ عمر نے عباس وعلی سے مخاطب ہوکر کہا ۔ ۔ ۔ اس وقت کہ جب ابوبکر نے کہا کہ رسول خداؐنے فرمایا ہے کہ ہم گروہ انبیاء میراث نہیں چھوڑتے اور جو کچھ ہم سے رہ جاتا ہے وہ صدقہ ہے ۔ تم دونوں حضرات اس کو جھوٹا ، گنہکار ، عہد توڑنے والا اور خائن جانتے ہو جب کہ ابوبکر دنیا سے جاچکا ہے اور اب میں ابوبکر اور رسول خداؐ کا ولی ہوں جب کہ تم دونوں حضرات مجھ کو بھی جھوٹا ، گنہکار ، عہد توڑنے والا اور خائن مانتے ہو۔(۲)
....

(۱) الصراط المستقیم :۳ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔
(۲) صحیح مسلم :۵ ۱۵۲، کتاب الجہاد و السیر، باب حکم الفئی۔ اور دیکھیے صحیح بخاری : ٤ ٤٤، باب فرض الخمس ۔ و جلد : ۵ ۲۳۔۲٤، کتاب الجہاد و السیر۔ تفسیر ابن کثیر :٤ ۲۵۹۔ شرح نہج البلاغہ(ابن ابی الحدید): ۱۶ ۲۲۲۔ تاریخ المدینہ (ابن شبہ) :۱ ۲۰٤۔

۲٤۲

بہر حال ان تمام حالات و روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے ابوبکر ، رسول اکرمؐ کے چچا عباس کی نظر میں، رسول اکرمؐ کے داماد علی کی نظر میں اور رسول اکرمؐ کی بیٹی فاطمہ کی نظر میں جھوٹے و گنہکار ہیں ، اور کوئی بھی جھوٹا ، صادق و سچا نہیں ہوسکتا تو پھر صدیق کیسے ہوسکتا ہے ؟۔
ابن شہر آشوب نے مناقب میں لکھا ہے :
متکلمین کہتے ہیں کہ علی کی امامت کے دلائل میں سے یہ خداوندعالم کا فرمان ہے (یا ایھا الذین آمنو ا اتقو اللہ و کونوا مع الصادقین)(۱) اے ایمان لانے والوخداسے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہوجاؤ ہم نے آپ کو اس صفت پر پورا پایا ،چونکہ خداوندعالم فرماتا ہے (والصابرین فی الباساء والضراء و حین البأس اولٰئک الذین صدقوا و اولٰئک ھم المتقون)(۲) وہ لوگ سختیوں اور پریشانیوں میں اور وقت جنگ صابر و ثابت قدم ہیں ، سچے ہیں اور یہی لوگ متقی و پرہیز گار ہیں ۔
اسی وجہ سے یہ اجماع متحقق ہوچکا ہے کہ علی دوسروں کی نسبت امامت کے زیادہ حق دار ہیں چونکہ وہ میدان جنگ سے کبھی نہیں بھاگے جب کہ دوسروں نے بارہا راہ فرار اختیار کی ۔(۳)
شیخ مفید نے اپنی کتاب "الجمل و النصرة لسید العترةفی حرب البصرة" میں عمر بن آبان سے روایت نقل کی ہے کہ اس نے کہا کہ جب امیر المؤمنین نے اہل بصرہ پر کامیابی حاصل کرلی۔
....

(۱) سورہ توبہ (۹) آیت ۱۱۹۔
(۲) سورہ بقرہ (۲) آیت ۱۷۷۔
(۳) مناقب ابن شہر آشوب :۳ ۹۳۔

۲٤۳

تب کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے امیر المؤمنین کیا سبب تھا کہ عایشہ آپ کے خلاف نکل پڑیں اور لوگوں سے آپ کے خلاف مدد مانگی اور ان کو آپ کے خلاف بھڑکایا اور بات یہاں تک پہنچی کہ آپ سے جنگ ہوئی ، جب کہ وہ دوسری عورتوں کی طرح ایک عورت ہیں ان پر جنگ واجب نہیں تھی ، جہاد ان سے ساقط تھا ، ان کو گھر سے باہر نکلنے کی اجازت بھی نہیں تھی ، ان کے لیے لوگوں کے درمیان آنا اور ظاہر ہونا بھی مناسب نہیں تھا اور وہ افراد بھی کہ جو ان کے لشکر کی کمانڈ ہاتھ میں لیے ہوئے تھے وہ بھی اس قابل نہ تھے ۔
امیر المؤمنین نے فرمایا: میں آپ لوگوں سے چند چیز ینبیا ن کرتا ہوں کہ جو عایشہ کے دل میں مجھ سے حسد و کینہ کا سبب بنیں جب کہ ان میں سے میں کسی میں بھی گنہکار نہیں ہوں جب کہ وہ مجھے سزاوار سمجھتی ہیں ۔

۱۔رسول خداؐنے مجھے ان کے باپ پر برتری بخشی ، اور ہر مہم کام میں مجھے ان پر مقدم رکھتے تھے عایشہ کے دل میں حسد بیٹھ گیا چونکہ وہ جانتی تھیں کہ ابوبکر کے دل میں مجھ سے حسد ہے لہذا انہوں نے بھی اپنے باپ کی پیروی کی ۔

۲۔ جب پیغمبر اکرمؐ نے تمام اصحاب کے درمیان بھائی چارگی اوررشتہ اخوت قائم کیا تو ان کے باپ اور عمر کے درمیان بھائی چارگی قائم کی اور جب کہ مجھے خود اپنے لیے انتخاب فرمایا اور رشتہ اخوت قائم کیا ۔ یہ کام عایشہ کو بہت ناگوار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گذرا اور مجھ سے حسد کرنے لگیں ۔
۳۔ خداوندعالم نے تمام اصحاب کے دروازے کہ جو مسجد میں کو کھلتے تھے ،بند کروادیے سوائے میرے گھر کے دوازے کے ۔ تو جب ان کے باپ کے گھر کا دروازہ ،اور ان کے دوست جیسے عمر کے گھر کا دروازہ بند ہوا جبکہ میرے گھر کا دروازہ مسجد میں کھلا رہا ۔

تب اس سلسلے میں کچھ لوگو ں نے رسول خداؐ پر اعتراض کیا تب آپؐ نے فرمایا : میں نے آپ لوگوں کے گھروں کے دروازوں کو بند نہیں کیا اور میں نے علی کے گھر کے دروازے کو کھلا نہیں رکھا ہے ، بلکہ یہ حکم الٰہی ہے ۔ابوبکر کو اس کام پر بہت غصہ آیا اور اپنے گھر والوں کے درمیان الٹی سیدھی باتیں کہیں کہ جو ان کی بیٹی نے سنیں اور اس کے بعد سے مجھ سے حسد میں اضافہ ہوا ۔
٤۔ رسول خداؐنے جنگ خیبر میں علم ان کے باپ کو عطا کیا اور ان کو لشکر اسلام کا سردار بنایا ، خیبر کو فتح کرنے کے لیے بھیجا تاکہ یا خیبر کو فتح کریں یا شہید ہوجائیں جب کہ وہ ثابت قدم نہ رہ سکے اور ہارمان کر بھاگ آئے ، اس کے اگلے روز علم عمر بن خطاب کودیا اور جیسا کہ ابوبکر کو حکم دیا تھا ان کو بھی وہی حکم دیا لیکن وہ بھی دشمن کے مقابل نہ ٹھہر سکے اور ہار کے بھاگ آئے ۔ یہ کارنامہ رسول خداؐ کو بہت برالگا اور آپ نے اپنے لشکر کے درمیان بلند آواز سے فرمایا :کل میں علم اس کو دوں گا کہ جو مرد ہوگا خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہونگے اور وہ خداورسول کو دوست رکھتا ہوگا ، حملہ کرنے والا ہوگا بھاگنے والا نہیں ہوگا اور خیبر کو فتح کیے بغیر واپس نہیں آئے گا۔
اس روز رسول خداؐ نے علم مجھے عطا فرمایا میں نے صبر کیا ، ثابت قدم رہا یہاں تک کہ خداوندعالم نے میرے ہاتھوں خیبر کو فتح کرایا اور کامیابی بخشی ، اس کام سے عایشہ کے باپ بہت غمگین ہوئے اور مجھ سے کینہ و حسد میں اور بھی اضافہ ہوگیا جب کہ میں ان کاموں میں ان کے حق میںبالکل بھی خطاکار و مقصر نہیں ہوں لیکن عایشہ نے بھی اپنے باپ کی وجہ سے مجھ سے حسد کیا ۔
٥۔ رسول خداؐنے ابوبکر کو کفار و مشرکین مکہ کے لیے سورہ برأت کی تلاوت کرنے کو بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ مشرکین کے عہد کو توڑنا اور ان کے درمیان یہ آیات تلاوت کرنا اور بلند آواز سے یہ پیغام الٰہی پہنچانا ، وہ یہ پیغام لے کرچلے اور راستہ میں منحرف ہوگئے ۔

پھر خداوندعالم نے اپنے رسول پر وحی نازل فرمائی کہ ان کو پلٹائیں اور ان آیات کو ان سے واپس لیں اور مجھے عطا کریں پس وہ آیات لطف الٰہی سے مجھے عطا کی گئیں اور عایشہ کے باپ واپس آگئے ۔جو کچھ خداوند متعال نے اپنے رسول پر وحی نازل فرمائی تھی وہ یہ تھی کہ آپ کی جانب سے کوئی حق ادا نہیں کرسکتا مگر آپ خود یا آپ ہی سے کوئی مرد۔اور میں رسول خداؐ سے ہوں اور وہ مجھ سے ہیں ۔لہٰذا ابوبکر اس کا م کی وجہ سے مجھ سے بہت حسد کرنے لگے جب کہ اس معاملے میں بھی ان کی بیٹی نے اپنے باپ کی پیروی کی ۔
٦۔ عایشہ کو خدیجہ بنت خویلد بری لگتی تھیں جیسا کہ معمولا تمام سوتن ہی ایک دوسرے کو برا سمجھتی ہیں ۔ عایشہ بھی خدیجہ سے دشمنی رکھتی تھیں جب کہ خدیجہ کے مقام و منزلت کو رسول خداؐکی نظرمیں پہچانتی تھیں اور پیغمبراکرمؐ کا خدیجہ کا اس قدر احترام کرنا عایشہ کو برا لگتا تھا ، سخت ناگوار گذرتا تھا اور ان میں تحمل و برداشت کا مادہ نہ تھاپہ خدیجہ سے نفرت پھر فاطمہ کی طرف منتقل ہوگئی کہ جس کے نتیجے میں عایشہ خدیجہ ، فاطمہ اور مجھ سے بھی بیزار ہوگئیں ۔ جب کہ معمولاً سوتنوں کے درمیان یہ حالات معروف ہیں ۔
۷۔ اس سے پہلے کہ پیغمبراکرمؐ کی ازواج کو پردے کا حکم آئے میں پیغمبراکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا عایشہ آپ کے پاس بیٹھی ہوئی ہیں ، رسول خداؐ نے مجھے دیکھا، میرے بیٹھنے کے لیے جگہ فراہم کی اور مجھ سے فرمایا آؤ ہمارے پاس آجاؤ ، اتنا قریب بلایا کہ مجھے اپنے اور عایشہ کے درمیان بٹھالیا ، یہ کام عایشہ پر بہت سخت و ناگوار گذرا اور خواتین کی تند رفتاری اور ناز نخوت کی طرح مجھ سے مخاطب ہوئیں اور کہا اے علی آپ کو بیٹھنے کے لیے میری ران کی جگہ کے علاوہ کوئی اور جگہ نہ مل سکی ۔

پیغمبراکرمؐ کو یہ کلام برا لگا اور ان کی اس رفتار سے ناراض ہوگئے اور غصے میں فرمایا کیا یہ باتیں علی سے کہہ رہی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہو ، خداکی قسم وہ مجھ پر سب سے پہلے ایمان لائے ہیں اور میری تصدیق کی ہے اور وہ سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر آئینگے اور وہ امر الہٰی او ر امور دین میں عہد و پیمان پر ثابت قدم رہنے والے سب لوگونسے زیادہ حق دار ہیں ، کوئی بھی ان سے دشمنی نہیں رکھے گا مگر یہ کہ خداوندعالم اس کی ناک کو جہنم کی آگ سے رگڑ دے گا۔
پیغمبر اکرمؐ کے اس فرمان اور میری تمجید سے عایشہ کے غیظ و غضب میں اور اضافہ ہوگیا ، مجھ سے اوربھی زیادہ نفرت و حسد کرنے لگیں ۔
۸۔ جس وقت عایشہ سے متعلق لوگوں میں ایک تہمت مشہور ہوئی تو پیغمبر اکرمؐ نے مجھے طلب فرماکر معلوم کیا ، میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ اس بات کی حقیقت اس کی کنیز بریرہ سے معلوم کریں ،اگر معلو م ہوگیا کہ یہ تہمت صحیح ہے تو ان کو چھوڑ دینا عورتیں اور بہت زیادہ ہیں ۔رسول خداؐ نے اس مسئلہ کے متعلق مجھے ہی حکم دیا کہ میں بریرہ سے دریافت کروں ، عایشہ کی صورتحال اور اس کی تحقیق میری گردن پر آگئی، میں نے اپنی ذمہ داری نبھائی اور اس کام کو انجام دیا ۔ اس وجہ سے بھی عایشہ کے دل میں مجھ سے نفرت اور زیادہ ہوگئی جب کہ خدا کی قسم میرا کوئی برا ارادہ نہیں تھا بلکہ میں نے خدا اور اس کے رسول کے لیے خیر خواہی چاہی ۔
اسی طرح کے اور بھی بہت سے موارد ہیں لہذاآپ اگر چاہیں تو خود عایشہ سے ہی معلوم کرلیں کہ ان کو کیا حسد تھا اور کیا سبب ہوا کہ وہ میرے خلاف جنگ پر نکل آئیں ، لوگوں کو بیعت توڑنے پر مجبور کیا ، میرے چاہنے والوں کا خون بہایا ، بغیر کسی دینی و الہٰی سبب کے مسلمانوں کے درمیان اپنے حسد کو میرے خلاف آشکار کیا اورلوگوں کو میرا دشمن بناديا ، جب کہ خداوند مددگار ہے اور وہی نصرت کرنے والا ہے ۔

ان افراد نے کہا اے امیرالمؤمنین بات یہی ہے کہ جو آپ نے فرمائی ہے خدا کی قسم آپ نے ہمارے ا فکار و احساسات کو صاف کردیا اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ خداو رسول کے نزدیک ان لوگوں سے کہ جنھوں نے آپ سے دشمنی کی زیادہ اولیٰ و حق دار ہیں ۔
اس وقت حجاج بن عمر و انصاری اٹھے اور آپ کی شأن میں کچھ اشعار پڑھے (۱)
ان تما م باتوں کے علاوہ اگر خطبہ حضرت فاطمہ زہرا پر غور کرلیا جائے تو معلوم ہوجائے گا کہ آپ نے لوگوں کو تذکر دیا ہے کہ خداوندعالم نے ان کے والد گرامی حضرت محمدؐ کواس وقت انتخاب فرمایا کہ جب مخلوق عالم ذر میں پوشیدہ تھی اور آپ کو لوگوں کے درمیان بھیجنے سے پہلے منتخب فرمایا ۔ حضرت فاطمہ زہرا کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبر اکرمؐ ازل سے ہی اور اس سے پہلے کہ خداوندعالم خلائق کو وجود بخشتا، خدا کے نزدیک منتخب تھے اور خود آنحضرتؐ نے بھی اسی مطلب کا تاکیدسے ارشاد فرمایا : " کنت نبیا و آدم بین الماء الطین "(۲)
میں اس وقت بھی نبی تھا کہ جب آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے ۔

....

(۱) الجمل (مفید)۲۲۰۔ اس میں حجاج بن عمرو کی جگہ حجاج بن عزمہ مذکور ہے ۔
(۲) مناقب ابن شہر آشوب :۱ ۱۸۲۔ عوالی اللئالی :۲ ۱۲۱۔ ینابیع المودة : ۱ ٤٦ ۔ اور طبقات ابن سعد :۱ ۱٤۸ ۔ میں مذکور ہے کہ بین الروح والطین من آدم ۔ اور سیرة النبویة (ابن کثیر) :۱ ۳٤۷ میں مذکور ہے کہ " وآدم منحدل فی الطین "۔ اور دیکھیے مسند احمد :٤ ٦٦۔ مستدرک حاکم :۲ ٦۰۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ :۸ ٤۳۸۔ المعجم الکبیر : ۱۲ ۷۳۔ الاحتجاج (طبرسی) :۲ ۲٤۸۔ الفضائل (ابن شاذان) ۲٤۔ اسدالغابہ :۳ ۱۳۲۔ اور دوسرے مدارک و منابع کہ جن میں " وآدم بین الروح و الجسد " مذکور ہے ۔ ۔ ۔ بقیہ اگلے صفحہ پر ۔ ۔ ۔

امیر المؤمنین امام علی نے حارث ہمدانی کو اس بات کی طرف توجہ دلائی اور تاکید فرمائی کہ آپ نے آنحضرتؐ کی تصدیق اس عالم میں کی کہ جب آدم روح و بدن کے درمیان تھے ۔ لہذا آپ کا ارشاد گرامی ہے : میں خدا کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں میں نے سب سے پہلے آپ کی تصدیق اس وقت کی کہ جب آدم روح و جسد کے درمیان تھے اور آپ کی امت میں بھی حقیقتاً و بدون شک و تردید میں سب سے پہلے تصدیق کرنے والا ہوں ۔(۱)
اور اس سے پہلے آپ کا کلام گذرچکا ہے کہ آپ نے فرمایا : خداوندعالم نے پیغمبرا کرمؐ کو بچپنے ہی میں جب سے آپ کا دودھ چھٹا آپ کے ہمراہ روح القدس سب سے بڑے فرشتے کو قرار دیا اور اس کو آپ کا ہمدم و قرین بنایا اس طرح آپ کی رسالت کا آغاز ہوا ، میں اونٹنی کے بچے کی طرح آپ کے ہمراہ رہا کہ جیسے اونٹنی کا بچہ اپنی ماں کے پیچھے لگار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہتاہے اسی طرح میں رسول خداﷺکی پیروی کرتا رہا ۔(۲)

....

۔۔ پچھلے صفحہ کا بقیہ۔
شیخ سعدی شیرازی نے اس حدیث کو اپنی کتاب بوستان کے دیباچہ میں شعر کی صورت میں پیش کیا ہے۔
بلند آسمان پیش قدرت خجل تومخلوق و آدم ھنوز آب و گل
بلند و بالا آسمان آپ کی قد رو منزلت کے حضور شرمندہ ہے کہ آپ کی خلقت ہوچکی ہے جب کہ ابھی آدم پانی و مٹی کے درمیان ہیں ۔(م)
(۱) امالی (مفید) ٦، مجلس اول ، حدیث ۳۔ امالی طوسی ٦٢٦، حدیث ۱۲۹۲۔ کشف الغمہ :۱ ٤۱۲۔ بحارالانوار :۳۹ ۳۹۔
(۲) نہج البلاغہ :۲ ۱۵۷ ، ضمن خطبہ ۱۹۲۔

ان تمام واقعات و حالات سے یہ واضح ہوگیا کہ صدیقیت ایک ربانی و الہٰی امتیاز ہے اور صرف ان لوگوں کو عطا ہوتا ہے کہ جو عالی صفات کے حامل ہوں ، ان کا کردار ان کی گفتار کی تصدیق کرتا ہو ، انہے دل و جان سے ایمان لائے ہوں اور علی ہے کہ جس نے فرمایا:

"ما شککت فی الحق منذ اریتہ"(۱) میں نے جب سے حق کو پہچانا اس میں کبھی شک نہ کیا ۔

مسلمان پریہ بات مخفی نہیں رہنی چاہیے کہ تمام خلائق کے پیدا ہونے کا مقصد و ہد ف، خداوندمتعال کی عبادت و معرفت ہے اور یہ معرفت وحی کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی ، اسی وجہ سے مخلوقات کے وجود او رپیدائش کے آخری سبب پیغمبر اکرمﷺ اور ان کے وصی و معصومین ہیں کہ وہ واقعی انسان کامل ہیں اور یہ معرفت حضرت محمد مصطفیﷺکی بعثت کے وقت اپنے عروج پر پہنچی اور روز غدیر کامل ہوئی لہذا خداوندعالم کا ارشاد گرامی ہے :

(الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا)(۲)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمتوں کا اتمام کردیا اور تمہارے لیے دین اسلام سے راضی ہوگیا ۔

....

(۱) خصائص الآئمہ (سید رضی) ۱۰۷۔ ارشاد مفید :۱ ۲۵٤۔ شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) :۱۸ ۳۷٤۔
(۲) سورہ مائدہ (۵) آیت ۳۔

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

منزلت صدیقہ طاہرہ سلام اللہ علیہا

صدیقہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا ، نبوت اور وصایت کے درمیان پیوند دینے والی کڑی کا نام ہے ،چونکہ آپ رسولﷺکی بیٹی اور وصی کی زوجہ ہیں اور دیگر اوصیاء آپ ہی کے بیٹے ہیں کہ جن پر میراث نبوت تمام ہوتی ہے ۔(۱)

فاطمہ وہ نور ہے کہ جو محمد رسول اللہﷺکی صلب سے چمکا اور پھر اس نور سے جا ملا کہ جو ابوطالب کی صلب سے تھا ، اس طرح علی و فاطمہ اس نور کے ملاپ کے مرکز ہیں کہ جو خلقت آدم سے پہلے وجود میں آیا ، چونکہ اس سے پہلے گذر چکا ہے کہ احمد بن حنبل نے فضائل الصحابہ : ۲ ٦٦۲ میںپیغمبر اکرمﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا :

میں اور علی ابن ابی طالب ایک ہی نور کے دو ٹکڑے ہیں ہم خلقت آدم سے پہلے خلق ہوئے اور خداوندعالم نے جب آدم کو پیدا کیا تو ہمارے نور کو ان کی صلب میں رکھا ، یہاں تک کہ ہم ایک ساتھ چلتے رہے اور عبدالمطلب کی صلب میں دو حصوں میں تقسیم ہوگئے ، پس اس نور کا ایک جزء عبداللہ کی صلب میں قرار پایا اور دوسرا جزء صلب ابی طالب میں مستقر ہوا۔

....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۱) بصائر الدرجات ۸۳، حدیث ۱۰. امالی صدوق ۳۸۳، حدیث ۴۸۹.

۲۵۲

حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے اپنے خطبوں میں ان حقائق کی طرف اشارہ فرمایا ہے لہذا حضرت فاطمہ زہرا اپنے خطبہ میں ارشاد فرماتی ہیں :

میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے والد محمدؐ ، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں ان کو مبعوث کرنے سے پہلے منتخب فرمایا اور منتخب کرنے سے پہلے اپنا رسول کہا اور ان کو مبعوث بہ رسالت کرنے سے پہلے دوسروں پر فضیلت عطا فرمائی ، میرے والد محمدؐ کی پیغمبری کا انتخاب اس وقت ہوا کہ جب لوگ عالم ذر میں پوشیدہ تھے ، عدم کے تاریک و ہولناک پردوں میں تھے اور وجود کی نعمت ان کو عطا نہ ہوئی تھی .

خداوندعالم نے کائنات کے علم اور تمام و قائع و حوادث کی معلومات اور مقدرات کی معرفت کے سبب اپنے اتمام امر کی خاطر، اپنے حکم کی تعمیل اور اپنے مقدرات حتمی کے جریان کی خاطر آپ کو مبعوث بہ رسالت فرمایا ۔(۱)

بنابرایں حضرت فاطمہ زہرا لوگوں کو اصل نبوت پر تذکر نہیں دیتیں چونکہ امت نے ظاہرا قبول کرلیا ہے کہ محمدؐاللہ کے رسول ہیں لیکن اللہ کے نزدیک آپؐکی منزلت و مقام کو بیان کرنا مقصود ہے چونکہ بہت سے لوگ رسالت کے عمیق معنی کو درک نہیں کرتے اور مقام پیغمبری کو نہیں سمجھ پاتے بلکہ ایک عام انسان کی طرح اس کے متعلق بھی سطحی نظر رکھتے ہیں ۔

حضرت فاطمہ زہرا نے سمجھانا چاہا کہ معرفت واقعی ہمارے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی اور چونکہ انسان روئے زمین پر الٰہی خلیفہ ہے لہذا امت کا رہبر اور قائد کوئی کامل انسان ہو۔

....

(۱) احتجاج طبرسی :۱ ۱۳۳. السقیفہ و فدک (جوہری) ۱۴۰. بلاغات النساء (ابن منظور) ۱۵.

۲۵۳

جیساکہ انبیاء و رسل اور منتخب اوصیاء سب انسان کامل تھے یہ وہی افراد ہیں کہ جن کو خداوندعالم نے اپنے بندو ں کے درمیان منتخب فرمایا ہے اور وہ لائق ترین افراد ہیں ، تمام مخلوقات زمین وآسمان میں سب سے بلند و بالا مقام و درجہ پر فائز ہیں ، اور یہی افراد نص قرآنی کے اعتبار سے مطہر و پاک و پاکیزہ ہیں ۔

اس سے پہلے امیر المؤمنین امام علی اور ابوبکر کے درمیان گفتگو و احتجاج گذرچکا ہے کہ آپ نے ابو بکر سے فرمایا اگر کچھ لوگ فاطمہ پر نازیبا حرکت کی تہمت لگائیں تو آپ ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرو گے ابوبکر نے کہا میں ان کے خلاف لوگوں کی گواہی کو قبول کرکے ان پر حد جاری کرونگا۔(۱)

امیرالمؤمنین اس سوال سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ابوبکر اور ان کے ماننے والے اور آئندہ کی نسل ابھی فاطمہ زہرا کی قرآنی منزلت و مقام کو درک نہیں کرپائے ہیں اور ان کے بارے میں ان لوگوں کی نظر سطحی ہے ، فاطمہ کو صرف ایک عام آدمی کی حیثیت سے دیکھتے ہیں نہ کہ ان کے اصلی مقام اور تمام مراتب کے اعتبار سے ۔

اور ہم صادق و امین پیغمبرؐاور آپ کے صدیق و امین وصی علی ابن ابی طالب اور صدیقہ طاہرہ فاطمہ زہرا کی تھوڑی بہت معرفت رکھتے ہیں جب کہ ان کی حقیقی معرفت تو ہماری سطح سے بہت بلند و بالا ہے لہذا ان کی شخصیت کے بارے میں ہماری نادانی و مجہولات بہت زیادہ ہیں چونکہ وہ بہت بلند وبالا مقام و مرتبہ پر فائز اور نور الٰہی سے خلق ہوئے ہیں (۲)۔

....

(۱) احتجاج طبرسی :۱ ۱۱۹-۱۲۳. تفسیر قمی :۲ ۱۵۵.
(۲) الامامۃ والنصرۃ ۱۳۳، حدیث ۱۴. معانی الاخبار ۳۵۱. الفضائل (ابن شاذان) ۱۵۸.

۲۵۴

اس وجہ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تصریح فرمائی ہے کہ فاطمہ کو فاطمہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ مخلوق الٰہی ان کی معرفت سے جدا اور عاجزہیں ۔(۱)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس حدیث میں امام جعفر صادق نے کلمہ خلق (مخلوقات الہٰی) کا استعمال کیا جب کہ خلق اور ناس میں بہت زیادہ فرق ہے ، خلق و مخلوقات الہٰی ناس وانسان سے بہت وسیع مفہوم والا لفظ ہے چونکہ مخلوقات الہٰی میں تمام انسان و جن و ملائکہ بھی شامل ہیں ۔
بہرحال اب سوال یہ پیدا ہوتاہے کہ مخلوقات الہٰی کیوں معرفت فاطمہ سے دور ہیں کیا ان کی کوتاہ فکری کی وجہ سے ؟ یا فاطمہ کا مقام بہت بلند و بالا ہے ؟ یا ان کے اعمال کی وجہ سے ہے کہ وہ ہوا پرستی ، و خواہشات نفس کے سبب فاطمہ کے خلاف مرتکب ہوئے ؟ یا یہ تمام اسباب اس امر میں دخیل ہیں ؟ ۔
جی ہاں، منزلت فاطمہ زہرا بہت بلند و بالا ہے ہم ان کی معرفت کما حقہ حاصل نہیں کرسکتے ، لیکن علی ان کی منزلت کو سمجھتے ہیں چونکہ آپ کا وجود مبارک بھی اسی نور سے ہے کہ جس سے وہ خلق ہوئی ہیں ۔(۲)
....

(۱) تفسیر فرات کوفی ۵۸۱۔ بحارالانوار : ۴۳ ۶۵۔
(۲) حضرت امیر المؤمنین کا خط عثمان بن حنیف انصاری کے نام کہ جوآپ کی جانب سے بصرہ کا گورنر تھا ، اس میں مذکور ہے کہ میری رسول خداؐ سے نسبت ایک جڑ سے دوشاخیں کی حیثیت ہے جیسے کہنی سے بازو کی نسبت نہج البلاغہ :۳ ۷۳ ، خط ٤٤۔ اس تشبیہ سے اتحاد و امتزاج کی شدت و انتہا بتانا مقصود ہے کہ جو پیغمبرؐ و علی کے درمیان ہے ۔ ۔ ۔ ۔ بقیہ اگلے صفحہ پر ۔ ۔ ۔

۲۵۵

کتاب مقتل الحسین خوارزمی میں مذکور ہے کہ حضرت امام علی علیہ السلام نے حضرت فاطمہ زہرا کی نماز جنازہ پڑھنے کے بعد خداوندعالم سے مخاطب ہوکے فرمایا :
پروردگارا یہ تیرے رسول کی بیٹی ہے تونے اس کو تاریکی سے بچا کرنور کی طرف راہنمائی کی کہ جس کے نور کے سبب دنیا ، دور دور تک روشن ہوتی چلی گئی ۔(۱)
حضرت امیر اس کلام سے بتانا چاہتے ہیں کہ پروردگار ، فاطمہ کو اس تاریک دنیا سے نکال کر اپنے نور مطلق کی طرف لے گیا ۔
(اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکاۃ فیھا مصباح ، المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانھا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتھا یضئ) (۲)
....

. . پچھلے صفحہ کا بقیہ۔
اور دوسری روایت میں ہے کہ " انامن احمد کالصنو من الصنو" یعنی اصل علی اور اصل پیغمبر ایک ہے جیسے دو خرما کے درخت ایک جڑ سے وجود میں آئے ہوں۔
یہ کلام ، پیغمبراکرمؐ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ سے تائید ہوتاہے کہ آپ نے فرمایا : اے علی جس نے تجھے قتل کیا گویا مجھے قتل کیا اور جو تجھ سے دشمنی رکھے گویا میرا دشمن ہے ، اور جو تجھے برا بھلا کہے گویا مجھے برا بھلا کہا ، چونکہ آپ میری جان کی طرح ہو اور آپ کی روح میری روح ہے اور آپ کی طینت و سرشت میری طینت ہے ۔(عیون اخبار الرضا :۲ ۲٦٦۔ اقبال الاعمال :۱ ۳۷۔ بحارالانوار :۱۹٤۲۔)
(۱) بحارالانوار :٤۳ ۲۱۵۔
(۲) سورہ نور (۲٤) آیت ۳۵۔

۲۵٦

خداوندعالم ، زمین و آسمان کا نور ہے اس کے نور کی مثال چراغدان کی طرح ہے کہ جس کے اندر چراغ ہو اور چراغ ایک شیشہ کی چمنی و قندیل میں ہو اور وہ قندیل ایسی ہو گویا چمکتا ہوا ستارہ ، اور وہ زیتون کے مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہو کہ جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی اور اس میں اتنی چمک ہو کہ گویا خود بخود روشن ہوجائے ۔
امام علی یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ فاطمہ جس چیز سے خلق ہوئی تھی اس کی طرف پلٹ گئی ہے یعنی فاطمہ کا انتقال اور رحلت عام انسانوں کے انتقال کی طرح نہیں ہے کہ جیسے تمام انسانوں کا انتقال (انا للہ و انا الیہ راجعون) (۱) ہم خدا کے لیے ہیں اور اسی کی طرف پلٹنا ہے بلکہ فاطمہ کاانتقال کرنا ایک نورانی وجود کا نور اکمل کی طرف منتقل ہونا ہے کہ وہی نور پروردگار ہے ۔(۲)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جابر ابن یزید جعفی سے روایت ہے کہ کسی نے اما م جعفر صادق سے سوال کیا کہ فاطمہ کا نام زہرا کیوں رکھا گیا تو امام نے فرمایا: اس لیے کہ خداوندمتعال نے حضرت فاطمہ کو اپنے نور عظمت سے پیدا کیا اور جب نور خلقت فاطمہ چمکا تو تمام آسمان و زمین کو روشن کردیا اور فرشتوں کی آنکھوں کو چکا چوند کردیا ، فرشتے خداوندعالم کے حضور سجدے میں گر گئے اور کہا اے پالنے والے اے ہمارے پروردگار یہ کیسا نور ہے ؟ خداوندعالم نے فرشتوں پر وحی نازل کی کہ یہ میرے نور کا ایک حصہ ہے کہ جس کو آسمان میں قرار دیا ہے اور اس کو میننے اپنی عظمت سے خلق کیا ہے ۔

....

(۱) سورہ بقرہ (۲) آیت ۱۵۶.
(۲) اور زیادہ معلومات کے لیے مراجعہ کیجیے کتاب '' الحق المبین''تالیف، حضرت آیت اللہ العظمی وحید خراسانی .

اپنے نبیوں میں سے ایک نبی کی صلب سے وجود ظاہری میں لاؤں گا ۔ اس کو میں نے تمام پیغمبروں پر فضیلت بخشی ، اس نور سے کچھ ہستیاں خلق ہونگی کہ جو کائنات کے امام ہونگے اور میرے امر کو قائم کریں گے اور میری طرف لوگوں کی راہنمائی کریں گے ، میں نے ان کو سلسلہ وحی کے ختم ہونے کے بعد روئے زمین پر اپنا خلیفہ قرار دیا ہے -(۱)

کلینی نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن مروان سے روایت نقل کی ہے اس نے کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق سے سنا کہ آپ نے فرمایا :بیشک خداوندعالم نے ہمیں اپنی عظمت کے نور سے خلق فرمایا اور پھر ہماری خلقت عرش کے نیچے چھپی ہوئی طینت سے فرمائی ، کوئی بھی ہماری طرح اس کیفیت سے خلق نہیں ہوا -(۲)

معانی الاخبار میں رسول خداؐسے منقول ہے کہ نور فاطمہ زمین و آسمان کی خلقت سے پہلے خلق ہوا ، کسی نے سوال کیا اے رسول خدا کیا وہ بشر نہیں ہیں ؟آپ نے فرمایا وہ لباس بشریت میں فرشتہ ہیں ، سائل نے دریافت کیا وہ کس طرح ؟ آپ نے فرمایا خداوندعالم نے آدم کو خلق کرنے سے پہلے ، فاطمہ کو انپے نورسے پیدا کیا اور اس وقت فاطمہ عالم ارواح میں تھیں پھر جب آدم کو خلق کیا تو یہ نور آدم کودکھایا گیا ۔ سوال کیا اے رسول خدا اس دوران فاطمہ کہاں تھیں؟ فرمایا ساق عرش کے نیچے ایک خاص مکان میں ، معلوم کیا کہ ان کا کھانا پینا کیا تھا ؟ فرمایا تسبیح وتہلیل و تحمید-(۳)

....

(۱) الامامۃ النصرۃ ۱۳۳. علل الشرائع :۱ ۱۸۰.
(۲) اصول کافی :۱ ۳۸۹، حدیث ۲.
(۳) معانی الاخبار ۳۹۶.

ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ اس نے امام محمد باقر سے سوال کیا ، اے فرزند رسول مجھے مطلع فرمائیں کہ آپ حضرات ساق عرش میں کس طرح تھے ؟ آپ نے فرمایا ہم خدا کے حضور نور تھے اس سے پہلے کہ وہ مخلوقات کو پیدا کرے ، پس جب خدا نے اپنی مخلوق کو وجود بخشا ہم نے تسبیح کی تو مخلوق نے بھی ہمارے ساتھ تسبیح کی ہم نے تہلیل کی تو اس نے بھی تہلیل کی ، ہم نے تکبیر کہی تو اس نے بھی تکبیر کہی -(۱)

عیون اخبار الرضا میں منقول ہے کہ پیغمبراکرمؐ نے علی سے فرمایا : انبیاء ، ملائکہ سے افضل ہیں اور میں افضل الانبیاء ہوں اور یہ فضیلت میرے بعد علی کے لیے ہے اور علی کے بعد اس کی نسل کے آئمہ کے لیے ہے ۔

اس وقت علی نے فرمایا ہم کس طرح فرشتوں سے نہ افضل ہوں جب کہ ہم نے ا پنے پروردگار کی معرفت اور تسبیح و تہلیل و تقدیس میں فرشتوں پر سبقت حاصل کی ہے چونکہ خداوندعالم نے سب سے پہلے ہمیں خلق فرمایا اور ہمارے ذریعہ سے اپنی تمجید و توحید کرائی ، پھر ملائکہ کو خلق کیا پس جب انہوں نے ہمارے عظیم نو ر کا مشاہدہ کیا تو ان کی نظروں میں اس کی جلالت آشکار ہوئی تب ہم نے ملائکہ کو سکھانے اور تعلیم دینے کے لیے تسبیح کی تاکہ ان کو یہ علم ہو جائے کہ ہم بھی خدا کی ایک مخلوق ہیں اور خداوندعالم ہماری صفات والا سے منزہ وجدا ہے تب ملائکہ نے ہماری تسبیح کی طرح خداوندعالم کی تسبیح کی اور اس کو ہم سے اور ہمار ی صفات سے جدا و منزہ جانا-(۲)

....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۱) بحارالانوار :۲۵ ۲٤ ، حدیث ٤۰. اور دیکھیے : ـ الہدایۃ الکبری ۲٤۰.
(۲) عیون اخبار الرضا :۲ ۲۳۷. ینابیع المودۃ :۳ ۳۷۸. تفسیر قمی :۱ ۱۸.

۲۵۹

تسبیح و تہلیل و تحمید کے مفاہیم ہیںنماز کی تسبیح کی یاد دلاتے ہیں وہ تسبیح کہ جو رسول اکرمؐ نے اپنے میوہ ٔدل حضرت فاطمہ زہرا کو تعلیم دی اور یہ مفاہیم ساق عرش کے نیچے آپ کا کھانا پانی تھے اور یہ بات خود ہمیں امر نبوت اور امر خلافت و وصایت کے درمیان رابطے کا پتا دیتی ہے ۔

جی ہاں ، یہ مفاہیم اس انسان نما فرشتے کی خصوصیات میں سے ہیں کہ جس کے متعلق رسول خداؐجب کبھی بھی بہشت کے مشتاق ہوتے تو آپ کی خوشبو لیا کرتے اور آپ کے بدن مبارک کا استشمام فرماتے تھے۔

عایشہ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا :جب مجھے معراج ہوئی اور آسمان پر گیا تو بہشت میں لے جایا گیا ، میں وہاں بہشت کے ایک درخت کے قریب کھڑا ہوگیا کہ جو تمام درختوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھا، اس سے زیادہ خوبصورت میںنے درخت نہیں دیکھا، اس کے پتوں سے زیادہ سفیدی، اس کی خوشبو سے زیادہ خوشبو اور اس کے پھلوں سے زیادہ خوشمزہ پھل نہیں دیکھے ، لہذا میں نے اس میں سے ایک پھل کو لیا اور کھالیا وہ پھل میرے صلب میں نطفہ بنا جب زمین پر آیا تو وہ نور میری صلب سے خدیجہ کے رحم میں منتقل ہوگیا اور اس سے فاطمہ متولد ہوئیں ۔لہذا میں جب کبھی بھی بہشت کی خوشبو کا مشتا ق ہوتا ہوں تو فاطمہ کو استشمام کرتا ہوں ۔(۱)

جی ہاں ، فاطمہ بہشت کے سب سے بہترین پھل و میوہ ہیں کہ جو درخت طوبی سے وجود میں آیا ہے ۔(۲)

....

(۱) المعجم الکبیر :۲۲ ٤۰۱. الدر المنثور :٤ ۱۵۳.
(۲) بحار الانوار :٤۳ ٦، حدیث ٦.

۲٦۰

اس کے بعد اس معزز خاتون کے رحم میں منتقل ہوا (۱) کہ جو عالم کی سب سے بہتر اور افضل خاتون ہیں یعنی حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا ، یہ وہ عظیم المرتبت بی بی ہیں کہ ان کے پاس جو کچھ بھی مال و دولت تھی سب کچھ راہ خدا میں نثار کردی یہاں تک کہ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو ان کے لیے کفن بھی نہ تھا تب خداوندعالم نے جبرئیل کے ذریعہ جنت سے کفن بھیجا ۔

یقینا اس عظیم المرتبت بی بی کا حق ہے کہ ان کو صدیقہ ، محدثہ اور علیمہ کہا جائے چونکہ آپ کی والدہ خدیجہ ، باپ رسول اکرمؐ ، شوہر علی مرتضی اور بچے حسن وحسین جیسی ہستیاں ہیں ۔

....

(۱) یہ بات قابل ذکر ہے کہ حدیث سابق کہ جو معجم کبیر و درمنثور ، اہل سنت کی کتابوں سے نقل ہوئی ہے شیعہ روایات کی تائید و تصدیق کرتی ہے اور یہی مؤلف محترم کی نظر بھی ہے کہ صدیقہ طاہرہ کا معنوی و ملکوتی مقام بہت بلند و بالا ہے اور یہ نورانیت ، ودیعۂ الہٰی ہے کہ جو ان کے بعد آپ کی اولاد طاہرین و آئمہ معصومین میں منتقل ہوتی رہی ہے ، بہشتی خوشبو ،ماوراء انسانی خلقت، فرشتہ صفت انسان، اور بشریت سے مافوق یہ سب اموراس وقت حضرت امام زمان (عج) کے وجود مبارک میں پایدار ہیں ، لہذا اس حیثیت سے کوئی بھی انسان بلکہ کوئی بھی مخلوق اہل بیت علیہم السلام کی شریک اور مثل و نظیر نہیں ہے ۔

لیکن واضح ہے کہ آپ کی خلقت ظاہری عام انسانوں کی طرح وجود جسمانی میں پیغمبراکرمؐاور حضرت خدیجہ کے ذریعہ وجود میں آئی لہذا حضر ت فاطمہ کو وجود ظاہری عطا کرنے میں جناب خدیجہ کا حق پیغمبراکرمؐ کی مانند ہے بلکہ اس کے علاوہ آپ کا تغذیہ جیسے دودھ وغیرہ جناب خدیجہ ہی سے مخصوص ہے جب کہ یہ نکتہ حضرت فاطمہ زہرا کے بے نظیر و بے شمار فضائل کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت بنیادی و ظریف ہے کہ جس سے جناب خدیجہ کی عظمت اور نمایاں ہوتی ہے اور اس کو خدا ہی بہتر جانتا ہے ۔(م)

۲٦۱

حضرت فاطمہ کی منزلت کو نصاریٰ تک نے دریافت کیا اور اسقف نصاریٰ نے روز مباہلہ حضرت رسول اکرمؐ کے ہمرا ہ علی و فاطمہ اور حسن و حسین کو دیکھ کر اپنے ساتھیوں اور قوم سے کہا کہ میں کچھ ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ چاہیں توخداوندعالم پہاڑ کو بھی اپنی جگہ سے ہٹا سکتا ہے لہذا ان سے مباہلہ نہ کرو ورنہ قیامت تک کے لیے قوم نصاریٰ دنیا سے مٹ جائے گی اور کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا ۔(۱)
کیا آپ نے کبھی ان قرآنی مفاہیم (انفسنا و انفسکم ، نسائنا و نسائکم ، ابنائنا و ابنائکم) (۲) میں غور و فکر کیا ہے ؟۔
واقعا علی کیا ہیں اور آپ کا کیا مقام ہے ؟ زہرا کون ہیں اور آپ کی کیا منزلت ہے ؟ حسن و حسین کون ہیں آپ کے مرتبے کیا ہیں ؟۔
بیشک یہ معنوی مفاہیم اورآسمانی نام ہیں کہ جن کے متعلق غور وفکرلازم و ضروری ہے ۔(۳)
جی ہاں ، فاطمہ اور آپ کے والد گرامی ایک گوہر ہیں اور علی و پیغمبرؐایک نفس وجان ہیں رسول خداؐنے فاطمہ کی شادی علی کے ساتھ فرمائی چونکہ علی ،فاطمہ کے کفو و برابر ہیں۔
....

(۱) تفسیر کشاف :۱ ۳۶۹. تفسیر فخررازی :۸ ۷۱. السیرۃ الحلبیۃ :۳ ۲۶۳. الطرائف ۴۲. مجمع البیان :۲ ۳۱۰.
(۲) سورہ آل عمران(۳) آیت ۶۱.
(۳) جو کوئی بھی معارف الہٰی اور نفخات قدسی کو اس طرح کے کلمات میں تلاش کرنا چاہتاہے تو وہ کتاب شریف " الحق المبین" تالیف، حضرت آیت اللہ العظمی وحید خراسانی کی طرف مراجعہ کرے۔

اور اگر علی نہ ہوتے تو کوئی فاطمہ کی برابری کے قابل نہ تھا ، یہ خداوندعالم کا لطف خاص اور فضل و کرم ہے اور پھر خداوندعالم نے انہیں پاک و پاکیزہ و طاہر و مطہر فرزند عطا فرمائے کہ جو مسلمانوں کے امام ہیں ۔

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

فاطمہ صدیقہ اور آپ کے دشمن
اب دیکھیے کہ علی و فاطمہ کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا اورکس طرح مختلف روش کے ساتھ حیلہ ومکر کے ذریعہ آپ کی تکذیب کی گئی اور آپ کو آپ کے حق سے محروم رکھا گیا ۔
ابوبکر صراحتاً حضرت زہرا کی تکذیب نہ کرسکتے تھے بلکہ اس بات کا اعتراف کیا کہ آپ سچی و صادقہ ہیں اور آپ کا کلام ، کلام الہٰی کی طرح سچا ہے ۔ لیکن کچھ بہانے اور عذر پیش کیے کہ جو ابتدائی نظر میں اچھے نظر آتے ہیں ۔
ابوبکر نے کہا :اے بہترین خاتون عالم اور تمام عالم کی بہترین عورت کی بیٹی آپ اپنی گفتار میں سچی ہیں اور عقل و منطق میں کامل ہیں آپ کے حق کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور آپ کے صدق و صفائی میں کوئی بہانہ پیش نہیں کیا جائے گا ، لیکن خدا کی قسم میں رسول خداؐکے فرمان کو پائمال نہیں کرسکتا میں نے سنا ہے کہ آپؐنے فرمایا کہ ہم صنف انبیاء ، سونا چاندی گھر و جنگل میراث میں نہیں چھوڑ تے! اور ہماری میراث صرف کتاب و سنت اور حکمت و نبوت ہے اور جو مال ہم سے رہ جائے وہ ہمارے بعد ولی امر کے لیے ہے کہ وہ جو چاہے انجام دے ۔(۱)
....

(۱) یہ تمام گفتگو اور حضرت زہرا کا جواب پہلے بیان ہوچکا ہے . دیکھیے: احتجاج طبرسی :۱ ۱۴۱۔۱۴۴.

ابوبکر نے یہ ماحول و موقعیت فراہم کرلی کہ فاطمہ زہرا کو جھٹلایا جاسکے اور ایسے بہانے تلاش کیے کہ جوظاہراً شرعی نظر آرہے تھے لیکن حضرت فاطمہ زہرا نے حجت و برہان اور قاطع دلیلوں سے یہ ثابت کردیا کہ ابوبکر جھوٹے ہیں اور فرمایا : اے ابوقحافہ کے بیٹے "لقد جئت شیأ فریا " (۱)خدا کی قسم بہت بڑا جھوٹ اور خود ساختگی چیز پیش کی ہے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ صدیقہ فاطمہ کا کلام ہے کہ جس کی خوشنودی میں رضائے الہٰی ہے اور جس کی ناراضگی میں غضب خداوندہے جب کہ یہ جملہ بالکل واضح ہے کہ حضرت زہرا کوئی بات بھی اپنی خواہشا ت نفس و حس عاطفی سے نہیں کہتیں اور عام انسانوں کی طرح گفتگو نہیں کرتیں چونکہ یہ معقول نہیں ہے کہ خداوندعالم اپنی مطلقاً رضا و غضب کوکسی ایسے شخص کی خوشنودی و ناراضگی میں قرار دے کہ جو نعوذ باللہ خواہشات نفس کا تابع اور اپنی مصلحت کا فرمانبردار ہو ۔

ا س کا مطلب یہ ہے کہ فاطمہ زہرا ، مرتبۂ عصمت پر فائز ہیں چونکہ آپ کی خوشنودی خدا کی رضا اور آپ کی ناراضگی خداوندعالم کا غضب ہونے کے یہی معنی ہیں کہ آپ معصوم ہیں،اور دوسری طرف یہ مقام کہ فاطمہ ، نور خدا سے خلق ہوئی ہیں ، صدیقہ کبری کی خشم و ناراضگی میں خدااور اس کے رسول کا غضب منعکس ہے یہ ہے رسول اکرمؐ کا فرمان " فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جو اس کو اذیت دے گا گویا اس نے مجھے اذیت دی "(۲)اورجس نے اس کو ناراض کیا گویا اس نے مجھے ناراض کیا ۔(۳)

....

(۱) سورہ مریم(۱۹) آیت ۲۷.
(۲) المجموع (نووی) :۲۰ ۲۳٤.
(۳) ینابیع المودة :۲ ۵۷.

فاطمہ زہرا سے فرمایا بیشک خداوند آپ کی ناراضگی میں غضب ناک ہوتا ہے اور آپ کی خوشنودی میں خوشنود ہوتا ہے ۔(۱)

یہ سب تاکید ہے کہ فاطمہ کی ناراضگی اور اس کو پریشان کرنا، ان کو غصہ دلانا خدا اور رسول کو ناراض کرنا اور ان کو اذیت و پریشان کرنا ہے ۔خداوندمتعال کا ارشاد ہے :

(ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرة و اعدلھم عذاباً مھیناً) (۲)

وہ لوگ کہ جو خدااور رسول کو اذیت و پریشان کرتے ہیں ان پر اللہ دنیا و آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لیے ذلیل و خوار کرنے والا عذاب مہیا کررکھا ہے ۔ اور پھر ارشاد ہوا :

(ومن یحلل علیہ غضبی فقد ھوی)(۳)

اور جس پر خدا وندعالم کا غضب نافذ ہو جائے وہ برباد اور جہنمی ہے ۔

اب آپ دیکھیے کہ جو بخاری نے عایشہ سے اور ابن قتیبہ نے عمر سے روایت نقل کی ہے کہ عایشہ کا بیان کہ فاطمہ بنت رسولؐ نے ابوبکر کے پاس پیغام بھیجا کہ جس میں رسول خداؐکی میراث کا مطالبہ کیا اور وہ مال کہ جو خداوندعالم نے ان کو مدینہ میں عطا کیا تھا فدک و خمس خیبر وغیرہ اسے طلب کیا.

....

(۱) مستدرک حاکم :۳ ۱۵٤.
(۲) سورہ احزاب (۳۳) آیت ۵۷.
(۳) سورہ طہ(۲۰) آیت ۸۱.

ابوبکر نے کہا ، رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ ہم میراث نہیں چھوڑ تے اور جو کچھ ہم سے رہ جاتا ہے وہ صدقہ ہے بیشک آل محمد اسی طرح تصرف کریں اور خدا کی قسم میں رسول خداؐکے صدقے میں کوئی تغییر نہیں دے سکتا اور جو چیز آپ کے زمانہ حیات میں جہاں استعمال ہوتی تھی اس کو وہیں استعمال کروں گا اور میں رسول خداؐکے عمل کے مطابق عمل انجام دونگا ۔

بہر حال ابوبکر نے کچھ بھی فاطمہ زہرا کو نہ دیا ، آپ ابوبکر سے ناراض ہوگئیں اور ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیاجب تک زندہ رہیں ابوبکر سے گفتگو نہیں کی ۔

فاطمہ ، پیغمبراکرمؐ کی وفات کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہیں اور جب آپ کا انتقال ہوا آپ کے شوہر علی نے آپ کو رات ہی میں دفن کردیا اور ابوبکر کو خبر بھی نہ دی ، خود ہی فاطمہ کی نماز جنازہ پڑھی اور فاطمہ کی زندگی میں علی کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لیے رعب و دبدبہ تھا ،لوگوں کے درمیان عز ت و احترام تھا لیکن جب فاطمہ کا انتقال ہوگیا علی ناآشنا و تنہا رہ گئے۔(۱)
ابن قتیبہ دینوری (م ۲۷۶ھ) الامامة والسیاسة میں رقمطراز ہے کہ عمر نے ابوبکر سے کہا آؤ ہم فاطمہ کے پاس چلتے ہیں کہ ہم نے ان کو ناراض کیا ہے ، پس دونوں چل دیئے اور فاطمہ سے ملاقات کی اجازت چاہی ، فاطمہ نے ان دونوں کو اجاز ت نہیں دی وہ لوگ علی کے پاس پہنچے اور آپ سے گفتگو کی ، علی ان دونوں کو فاطمہ کے پاس لے گئے تو جیسے ہی وہ فاطمہ کے سامنے بیٹھے آپ نے اپنی صورت کو دیوار کی طرف کرلیا ، انہوں نے فاطمہ کو سلام کیا آپ نے ان کے سلام کا جواب بھی نہ دیا ۔

....

(۱) صحیح بخاری : ۵ ۸۳، کتاب مغازی ، باب غزوہ خیبر ۔ صحیح مسلم :۵ ۱۵٤.

۲٦٦

ابوبکر نے گفتگو کرنا شروع کی اور کہا اے حبیبہ رسول خداؐ خدا کی قسم میرے نزدیک رسول خداؐکے رشتہ دار و عزیز میرے رشتہ دار و عزیز سے زیادہ محبوب تر ہیں اور میں آپ کو اپنی بیٹی عایشہ سے بھی زیادہ چاہتاہوں اور عزیز رکھتا ہوں ، میں تو چاہتا تھا کہ آپ کے والد رسول خداؐکے انتقال سے پہلے ہی مرجاؤں اور یہ دن مجھے دیکھنے کو نہ ملے میں آپ کے فضل و شرف سے واقف ہوں اور آپ کی نظریہ ہے کہ میں نے آپ کو آپ کی میراث اور حق سے محروم رکھا ہے جب کہ میں نے وہی کیا کہ جو رسول خدا سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا: ہم انبیاء میراث نہیں چھوڑتے او ر جو کچھ ہم سے رہ جاتا ہے وہ صدقہ ہے ۔
فاطمہ نے کہا کیا اگر میں آپ سے حدیث رسول بیان کروں تواس کو حدیث و فرمان رسول مانوگے اور اس پر عمل کروگے ؟ ان دونوں نے کہا :ہاں۔
فاطمہ نے فرمایا آپ دونوں کو خدا کی قسم دیتی ہوں کیا آپ لوگوں نے یہ نہیں سنا کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ فاطمہ کی خوشنودی میری رضا ہے اور فاطمہ کی ناراضگی میری ناراضگی ہے اور جو کوئی بھی میری بیٹی فاطمہ کو دوست رکھے گا گویا مجھے دوست رکھا اور جس نے فاطمہ کو خوشنود و خوشحال کیا گویا مجھے خوشنود و خوشحال کیا اور جس نے اس کو ناراض کیا اور غصہ دلایا گویا مجھے ناراض کیا اورمجھے غصے میں لایا، ان دونوں نے کہا : ہاں ہم نے رسول خدا سے یہ سنا ہے ۔
فاطمہ نے فرمایا پس میں خدا اور اس کے فرشتوں کو گواہ بناتی ہوں کہ تم دونوں نے مجھے ناراض کیا اور غصہ دلایا ہے اور راضی و خوشنود نہیں کیا ہے اور جب پیغمبرؐ کی زیارت کروں گی ان سے آپ کی شکایت کروں گی ۔

۲٦۷

ابوبکر نے کہا میں خدا کے غضب اور اے فاطمہ آپ کے غضب و ناراضگی سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس وقت ابوبکر بلند آواز سے رونے لگے یہاں تک کہ ان کی روح ، بد ن سے نکلنے والی تھی جب کہ فاطمہ کہہ رہی تھیں خداکی قسم میں ہر نماز میں تم دونوں پر لعنت کروں گی ---
علی نے جب تک فاطمہ زندہ رہیں ابوبکر کی بیعت نہ کی (۱) اور فاطمہ اپنے والد گرامی کے انتقال کے بعد زیادہ دن دنیا میں نہ رہیں بلکہ صرف پچھتر رات۔(۲)
تمام نصوص وروایات دلالت کرتی ہیں کہ فاطمہ زہرا ، ابوبکر سے ناراض رہیں اور ابوبکر و عمر سے ناراض و غمگین دنیا سے گئیں ۔ اس سلسلے میں مسجد رسول میں حضرت فاطمہ زہرا کا خطبہ آپ کے لیے کافی ہے ، اس خطبہ میں بہت زیادہ ایسے مقامات اور عبارات ہیں کہ جن میں غور وفکر کی ضرور ت ہے ۔
مثلاً وہ وقت کہ جب حضرت فاطمہ نے فرمایا : اے لوگوں جان لو کہ میں فاطمہ ہوں اور میرے والد محمدؐہیں یہ ہمیشہ کہتی ہوں اور جو کہتی ہوں اشتباہ و خطاء نہیں کرتی اور جو کام انجام دیتی ہوں اس میں کسی پر ظلم و زیادتی نہیںکرتی (۳)۔

....

(۱) یہ اہل سنت کی روایت ہے ورنہ شیعہ عقیدہ یہ ہے کہ علی نے اصلاًابوبکر کی بیعت نہیں کی بلکہ مادام العمر کسی غیر کی بیعت نہیں کی ۔(م)
(۲) الامامة والسیاسة :۱ ۱۹۔۲۰.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(٣) شرح الاخبار :٣ ٣٤. احتجاج طبرسی :١ ١٣٤. شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید): ١٦ ٢١٢.

آنحضرت اس کلام سے ایک بہت مہم حقیقت کو آشکار فرمانا چاہتی ہیں اور وہ یہ کہ میں وہی فاطمہ ہوں کہ جس کے بارے میں رسول خداؐکا ارشاد گرامی ہے :سیدة نساء العالمین (١) فاطمہ تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہے فاطمہ صدیقہ ہیں (٢)(بہت زیادہ سچ بولنے والی)۔

....

(١) مسند ابی داؤد طیالسی ١٩٧ . مصنف ابن ابی شیبہ : ٧ ٢٥٧، حدیث ٥. مستدرک حاکم :٣ ١٥٦.(حاکم کا بیان ہے کہ اس حدیث کے اسناد و رجال صحیح ہیں اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا)

(٢) اصول کافی :١ ٤٥٨،حدیث ٢. منتقی الجمان :١ ٢٢٤.

بلکہ ام المؤمنین عایشہ حضرت فاطمہ زہرا کی توصیف میں کہتی ہیں کہ میں نے کسی کو بھی فاطمہ سے زیادہ رسول خداؐسے گفتار و رفتار، اٹھنے بیٹھنے ،چلنے پھرنے میں مشابہ تر نہیں پایا اور جب پیغمبراکرمؐ کے پاس تشریف لاتیں آپ ان کی تعظیم کے لیے اٹھ جاتے ، ان کی دست بوسی کرتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب کبھی پیغمبراکرمؐ فاطمہ کے یہاں تشریف لے جاتے توفاطمہ ان کی تعظیم کے لیے اٹھتیں اور آپ کی دست بوسی کرتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں ۔دیکھیے۔: سنن ترمذی :٥ ٣٦١، حدیث ٣٩٦٤. سنن ابی داؤد :٢ ٥٢٢ ، حدیث ١٧ ٥٢. مستدرک حاکم :٤ ٢٧٢. الادب المفرد (بخاری) ٢٠٢.

دوسری روایت مینہے کہ میں نے کسی کو بھی فاطمہ کی طرح رسول اکرمؐ سے گفتار و رفتار و کردار میں شبیہ ترنہیں دیکھا ، جب بھی فاطمہ پیغمبراکرمؐ کے پاس تشریف لاتیں ان کے لیے جگہ فراہم کرتے ان کی تعظیم کوکھڑے ہوتے آپ کے ہاتھوں کو پکڑتے، بوسے لیتے اور اپنی جگہ پر بٹھلاتے ۔ مستدرک حاکم :٣ ١٥٤۔ السنن الکبری (بیہقی) : ٧ ١٠١۔

اور تیسری روایت میں ہے کہ عایشہ نے کہا کہ میں نے فاطمہ سے زیادہ رسول خدا کے علاوہ سچا اور وعدہ وفائی میں پکا و پختہ نہیں دیکھا ۔ مستدرک حاکم :٣ ١٦١ ۔ نظم درر السمطین(زرندی) ١٨٢ ۔

ام ابیھا(١) اپنے باپ کی ماں ، فداھا ابوھا (٢) اس کا باپ اس پر قربان ہوجائے ۔ گویا حضرت فاطمہ زہرا یہ فرمانا چاہتی ہیں کہ میں وہی ہوں کہ جس کے بارے میں رسول خداؐنے فرمایا فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے آزردہ و پریشان کیا اس نے مجھ کوآزردہ و پریشان کیا ۔(٣)

بنابر این حضرت زہرا کے کلام مبارک کے جملات اس حقیقت کو آشکار کر رہے ہیں کہ میں جو کچھ بھی کہہ رہی ہوں غلط و خطا ء نہیں ہے اور جو کچھ اقدام کررہی ہوں یہ ظلم و زیاتی نہیں ہے ۔

یقینا فاطمہ زہرا غلط و خطا ء کلام نہیں فرماتیں اور اپنے کام میں ظلم و زیادتی نہیں فرماتیں جیسا کہ رسول اکرمؐ نے کسی پر بھی یا کسی سے بھی خواہشات نفس کی وجہ سے کچھ نہیں فرمایا وہ ایسی شخصیت ہیں کہ جن کے بارے میں ارشاد ہوا :(وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی)(٤)

پیغمبراکرمؐ اپنی خواہشات نفس سے کوئی بات نہیں کرتے وہ جو بھی کہتے ہیں وہ وحی الہٰی ہے ۔

امیر المؤمنین نے اسی بات کی اپنے کلام میں تائید فرمائی ہے :

"بیشک رسول خداؐنے مجھ کو ظاہری رشتہ داری و قرابت داری کی وجہ سے اپنے قریب نہیں کیا بلکہ میں ایثار و قربانی اور جہاد کے ذریعہ ان کے قریب ہوا "۔(٥)

....

(١) المعجم الکبیر :٢٢ ٣٩٧. تاریخ دمشق :١٥٨. اسد الغابہ :٥ ٥٢٠.

(٢) امالی صدوق ٣٠٥، حدیث ٣٤٨. روضة الواعظین ٤٤٤. مناقب ابن شہر آشوب :٣ ١٢١.

(٣) صحیح بخاری :٦ ١٥٨. سنن ابی داؤد :١ ٤٦٠، حدیث ٢٠٧١. المعجم الکبیر : ٢٢ ٤٠٤.

(٤) سورہ نجم (٥٣) آیت ٣۔٤.

(٥) شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) :٢٠ ٢٩٩.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور اس کے بعد حضرت فاطمہ زہرا کا فرمان ذیشان :
" فان تعزوہ و تعرفوہ تجدوہ ابی دون نسائکم و اخاابن عمی دون رجالکم ولنعم المعزی الیہ "(۱)
اگر نسب و نسبت کو دیکھنا چاہتے ہو تو دیکھو گے کہ وہ میرے باپ ہیں نہ کہ تمہاری عورتوں کے اور میرے ابن عم کے بھائی ہیں نہ کہ تمہارے ، اور یہ ہماری پیغمبر اکرمؐ سے کتنی بہترین نسبت ہے۔
اس کلام میں حضرت فاطمہ اپنی معنوی منزلت کی طرف اشارہ فرمانا چاہتی ہیں وہ یہ کہ ہمارا یہ مقام صرف پیغمبر اکرمؐ سے رشتہ داری ہی کی وجہ سے نہیں ہے ۔
اور بالفرض اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ فاطمہ اس کلام میں اپنی ظاہری رشتہ داری کو بیان فرمانا چاہتی ہیں تو مقصد یہ ہے کہ اس رشتہ داری کے ذریعہ اپنے حق کو جتلایا جاسکے اور پھر میراث کا مطالبہ کیا جاسکے ۔لیکن وہ لوگ شیطان کے اغوا شدہ تھے اور حیات رسول میں ہی اپنی اپنی مصلحتوں کی بناء پر خاموش تھے اور دشمنی کو رسول کے بعد ظاہر کیا جیسا کہ امت موسیٰ نے ان کے بعد کارنامے انجام دیئے۔رسول خداؐ نے انپی امت کو ان حوادث کی خبر دی تھی اور فرمایا تھا کہ تم گذشتہ امتوں کی پیروی ایک ایک بالشت تک میں انجام دوگے حتی اگر وہ نیول و گو کے سوراخ میں بھی گھسے تو تم بھی گھسوگے ۔(۲)
....

(۱) احتجاج طبرسی :۱ ۱۳٤. الطرائف (ابن طاؤس) ۲٦۳.
(2) صحیح مسلم :۸ ۵۸. الطرائف ۳۷۹، حدیث ۲۱.(اس حدیث کی صحت پر سب کا اتفاق ہے) . مسند احمد:۲ ۵۱۱.

اور اپنی زندگی کے آخری خطبہ ، خطبۂ وداع میں فرمایا : وائے ہو تم پر کہ میرے بعد کفر کی طرف نہ چلے جانا کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں کاٹو ۔(۱)
حدیث حوض میں ارشاد ہوا : "آگاہ ہوجاؤ کہ حوض کوثر پر میرے پاس میری امت کے کچھ افراد کو لایا جائے گا اور ان کو برے ا ور دوزخی قرار دیا جائے گا پس میں کہوں گا کہ خدایا یہ تو میرے اصحاب ہیں تو کہا جائے گا آپ کو نہیں معلوم کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا افعال انجام دیئے ۔(۲)
اس روش سے رسول خداؐ نے آنے والے واقعات و حوادث کو اپنی امت پر بیان فرمایا اور اپنے خوف کا اظہار کیا اور ان کو متوجہ کیا کہ مبادا گمراہ نہ ہوجانا ۔
اور اسی طرح حضرت فاطمہ زہرا نے اپنے خطبہ میں سنت نبوی کے خلاف ہونے والی چالبازی اور مکاری کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ شیطان لوگوں کو اپنے جال میں پھنسا نے کے لیے ہر طرح کی کوشش میں لگا ہوا ہے لہذا خبر دار اس کے جال میں نہ پھنس جانا ۔ لہذا آپ نے فرمایا :
اور اب جوں ہی خداوندعالم نے اپنے حبیب رسول خداؐ کو ان کے اصلی مقام پر بلالیا اور وہ دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں تو تمہارے اندر سے نفاق و حسدظاہر ہونا شروع ہوگیا ہے
....

(۱) صحیح بخاری :۱ ۳۸ . و جلد : ۲ ۱۹۱. وجلد : ۵ ۱۲٦. و جلد :۷ ۱۱۲. سنن ابن ماجہ :۲ ۱۳۰، حدیث ۳۹٤۳. مسند احمد :۲ ۸۵. بغیۃ الباحث ۲٤۵. اور دوسرے منابع.
(۲) صحیح بخاری : ۵ ۲٤۰، وجلد :۷ ۲۰٦. صحیح مسلم :۱ ۱۵۰. وجلد : ۷ ٦۸. سنن ترمذی :٤ ۳۸. اور دوسرے منابع میں .

اور تم اپنے پرانے دین جاہلیت کی طرف پلٹ گئے ہو اور اب خاموش گمراہوں کی زبانیں کھل گئی ہیں اور گمنام و بے وقار لوگ چمک اٹھے ہیں ، اہل باطل کے نازو نخرے کا پلا ہوا اونٹ بول اٹھا ہے اوراب تمہارے سروں پر حکومت ہورہی ہے شیطان کہ جو اب تک کمین گاہ میں چھپا ہوا تھا اس نے سربلند کرلیا ہے اور تمہیں اس نے دعوت دی ہے اس نے یہ جان لیا کہ تم اس کے بہکائے میں بہت آسانی سے آنے والے ہو بلکہ اس کے بہکائے میں آنے کے لیے آمادہ ہو تو اس نے تم سے چاہا کہ عذر سجاؤ بغاوت کرو اور تمہینمکر وفریب کے ذریعہ ابھارا اور تم عذر و بغاوت کے لیے نکل کھڑے ہوئے ۔
لہذا تم نے کسی دوسرے اونٹ کی چرا گاہ کو نشانہ بنایا اور اس کی چراگاہ سے استفادہ کرنے لگے کہ جو تمہاری نہ تھی ۔
اور یہ کارنامے اس وقت انجام پائے کہ ابھی پیغمبر اکرمؐ کو دنیا سے گئے ہوئے چند روز نہ گذرے تھے ابھی ان کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مفارقت کا زخم نہ بھرا تھا ،ابھی ان کے جانے سے دلوں میں پیدا ہونے والے زخم صحیح نہ ہونے پائے تھے اور ابھی وہ دفن بھی نہ ہونے پائے تھے کہ تم نے اس فتنہ کو برپا کردیا جب کہ تمہیں خبردارکرتی ہوں کہ اپنے کارنامے سے باز آؤ اور اس فتنہ سے ہاتھ اٹھالو ۔
(الا فی الفتنة سقطوا و ان جهنم لمحيطة بالکافرين)(۱) آگاہ رہو کہ وہ فتنہ میں پڑگئے ہیں اور بیشک جہنم کافروں کے لیے آمادہ اور ان پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔
....

(۱) سورہ توبہ (۹) آیت ۴۹.

یہ کام تم لوگوں سے بعید تھا کس طرح آپ لوگوں نے انجام دیا ؟ اور اس جھوٹ کے پلندوں کو کہاں کہاں اٹھائے پھروگے ۔

کیا کتاب خدا کوپڑھتے ہو ، اس کے امور ظاہر ہیں اور اس کے احکام روشن و واضح ،اس کے اعلانات آشکار ، اس کے نواہی درخشان اور اوامر صاف و سادہ ہیں ۔ آپ لوگوں
نے اس کو پس پشت ڈال دیا ہے ، کیا قرآن سے بیزار ہو اور منھ پھیر لیا ہے یا کوئی اور حکم چاہتے ہو؟۔
(بئس للظالمين بدلا)(۱) ظالمین کا یہ مقام کتنا برا ہے !
(ومن يتبع غير الاسلام دينا فلن يقبل منه و هو فی الآخرة من الخاسرين)(۲) جو کوئی بھی دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی پیروی کرے اس سے وہ قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں گھاٹا اٹھانے والوں میں سے ہے ۔
تم لوگوں نے تھوڑا سا توقف بھی نہ کیا ،اس اونٹ کو آرام بھی نہ کرنے دیا اور سوار ہوگئے ، اب آگ بھڑکادی ہے اور شعلوں کو دہکادیا ہے کہ شیطان گمراہ کرنے کے لیے آواز دے اور تم اس کی دعوت کو قبول کرلو اور دین کے چمکتے ہوئے نور کو خاموش کرو ، سنت پیغمبرکو فراموش کرو اور تبدیل کردو۔
تم نے اپنے مقصد کو چھپائے رکھا اور اپنی دھوکہ دینے والی رفتار سے آگے بڑھتے رہے جب کہ اہل بیت کی راہ میں کانٹے بچھاتے رہے ۔
....

(۱) سورہ کہف (۱۸) آیت ۵۰.
(۲) سورہ آل عمران (۳) آیت ۸۵.

ہم تمہاری اس رفتار کے مقابل صابر و بردبار ہیں اگر چہ یہ صبر سخت ہے لیکن پھر بھی اس شخص کی مانند کہ جس کے خنجر مارا جائے اور نیزہ اس کے پیٹ میں گھونپ دیا جائے لیکن پھر بھی وہ دم نہ بھرے اور آہ نہ کرے۔(۱)
حضرت فاطمہ زہرا نے اپنے اس متین و لطیف خطبہ اور علمی تنبیہ کے ذریعہ اس قوم کو متوجہ فرمایا اور فتنہ میں پڑنے سے ڈرایا، کہ شیطان اپنی کمین گاہ سے نکل کر ان کو بلا رہا ہے اور وہ لوگ اس کے بلانے پر لبیک کہہ رہے ہیں ۔
جب کہ یہ شیطان وہی ہے کہ جس کے بارے میں خداوندمتعال کا ارشاد گرامی ہے ۔(و قال الشيطان لما قضی الامر ان الله وعدکم وعدالحق و وعدتکم فاخلفتکم و ماکان لی عليکم من سلطان الا ان دعوتکم فاستجبتم لی فلا تلوموني ولو موا انفسکم) (۲)
اور شیطان نے کہا کہ جب وقت حساب و کتاب آیا بیشک خداوند عالم نے تم کو وعدہ حق دیا اور میں نے بھی وعدہ دیا پس میں نے اپنے وعدے میں خلاف ورزی کی، اور میری تم پر حکومت نہیں تھی مگر صرف یہ کہ تم کو دعوت دیتا تھا اور تم قبول کرلیتے تھے لہٰذا مجھ کو برا نہ کہو اور میری ملامت نہ کرو بلکہ خود اپنے آپ کی سرزنش کرو۔
....

(۱) دلائل الامامة ۱۱۵. بحار الانوار :۲۹ ۲۹۔۳۰. (متن خطبہ اسی کتاب سے ماخوذہے)
(۲) سورہ ابراہیم (۱۴) آیت ۲۲.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لیکن وہ کہ جو عمر نے اپنی خلافت کے ابتداء میں کہا کہ میں جب اختلاف امت سے ڈرنے لگا تو ابوبکر سے کہا کہ اپنا ہاتھ دے کہ میں بیعت کروں ۔(۱)
یہ اس منافق (۲)کے کلام کی دوسری صورت و توجیہ ہے کہ جس نے جنگ تبوک میں نہ جانے کا بہانا بھرا اور پیغمبراکرمؐ سے کہا میں عورتوں کو بہت چاہتاہوں جمالیاتی ذوق رکھتاہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ روم کی خوبصورت و حسین عورتیں مجھے اپنے حسن کا گرویدہ کرلیں اور میں اپنا دین و ایمان کھو بیٹھوں ، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی : (ومن ھم من یقول أذن لی ولا تفتنی الافی الفتنة سقطو اوان جھنم لمحیطة بالکافرین)(۳)

اور ان میں سے وہ بھی ہے کہ جو کہتا ہے کہ مجھ کو اجازت دیں اور جنگ میں نہ جاؤں مجھے فتنے میں نہ ڈالو ، آگاہ ہوجاؤ کہ وہ فتنے میں پڑچکے ہیں اور بیشک جہنم کافرین کا احاطہ کیے ہوئے ہے ۔
حضرت فاطمہ زہرا اپنے اس کلام سے ان بہانے اور توجیہات کا قبل از وقت جواب دے رہی ہیں۔" زعمتم خوف الفتنة الافی الفتنة سقطوا "تمہیں اختلاف و فتنہ کا خوف تھا جب کہ اب فتنہ میں پڑ چکے ہو ۔
چونکہ وہ منافق جد بن قیس یہ چاہتا تھا کہ بنی اسرائیل کی طرح راہ فرار اختیار کرے (کہ لاٹھی بھی نہ ٹوٹے اور سانپ بھی مرجائے) کہ جو بنی اسرائیل نے کہا :
....

(۱) شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) :۲ ۲٤-۲۵.
(۲) مراد جد بن قیس ہے
(۳) سورہ توبہ (۹) آیت ٤۹.

(فاذھب انت و ربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون) (۱)
اے موسی آپ اور آپ کا پروردگار جاؤ اور جاکر جنگ کرو ہم یہیں پر بیٹھے ہیں ۔
اس لیے کہ حقیقی فتنہ یہی ہے کہ پیغمبراکرمؐ کے ساتھ جنگ پر نہ جایا جائے اور ان کے ہم رکاب ہوکر جنگ نہ کی جائے چونکہ یہی شرک و کفر کا سرچشمہ ہے ، بالکل اسی کی طرح یہ ہے کہ پیغمبراکرمؐ کے وصی وجانشین کو ان کے منصب سے دور و علیحدہ رکھا جائے ، چونکہ یہ سبب ہوگا کہ منافقین و طلقاء خلافت کی طمع و لالچ اور خواب و خیال میں پڑجائیں۔
واقعا یہی فتنہ ہے بلکہ یہ بہت عظیم فتنہ ہے
حضرت فاطمہ زہرا اپنے اس کلام میں " ھیھات منکم و کیف بکم و انی تؤفکون وکتاب اللہ بین اظھر کم وامور ہ ظاھرة ۔۔۔" یہ اشارہ فرمانا چاہتی ہیں کہ منصب خلافت ایک الہی منصب ہے تو پھر کیوں لوگ اس کی معرفت نہیں رکھتے جب کہ خدا کی کتاب لوگوں ہی کے لیے ہے اور اس کے امور و معارف سب کے لیے واضح ہیں کہ جو خلافت الہٰیہ پر دلالت کرتے ہیں جیساکہ خداوندمتعال کا ارشاد گرامی ہے :
(واذ ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن قال انی جاعلک للناس اماما قال و من ذریتی قال لا ینال عھدی الظالمین)(۲)
....

(۱) سورہ مائدہ (۵) آیت ۲٤.
(۲) سورہ بقرہ(۲) آیت ۱۲٤.

اور جب ابراہیم کا اس کے پروردگار نے چند کلمات کے ذریعہ امتحان لیا اوروہ اس میں کامیاب ہوگئے تو خداوندعالم نے فرمایا کہ ہم تمہیں لوگوں کا امام بنانے والے ہیں تو ابراہیم نے سوال کیا کہ پروردگار کیا یہ امامت میری نسل میں بھی کسی کو دے گا ؟ جواب آیا اے ابراہیم ہمارا یہ عہدہ کسی ظالم تک نہیں پہنچے گا۔
یا اسی طرح دوسری آیت : (وجعلنامنھم آئمة یھدون بامرنا لما صبروا و کانوا بآیاتنا یوقنون)(۱)
اور ہم نے ان میں سے کہ جو صبر کرنے والے اور ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے امام قرار دیا کہ جوہمارے امر کے ذریعہ لوگوں کی ہدایت کرتے ہیں ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت زہرا نے اس کلام کو اس لیے بیان فرمایا تاکہ ان کو متوجہ فرمائیں کہ وہ لوگ قرآن پر عمل کرنا ترک کرچکے ہیں۔

" تم لوگوں نے قرآن کو پس پشت ڈال دیاہے کیا اس سے منہ پھیرے جارہے ہو ؟ یا قرآن کے علاوہ کسی اور چیز سے فیصلے کررہے ہو ؟ ظالموں اور ستمگروں کے لیے اس کا بدلا کتنا برا ہے اور جو کوئی اس کے علاوہ دوسرا دین لائے گا وہ قبول نہ ہوگا ،وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا "۔(۲)

....

(۱) سورہ سجدہ (۳۲) آیت ۲٤۔
(۲) شرح الاخبار :۳ ۳٦۔ احتجاج طبرسی : ۱ ۱۳۷۔ کشف الغمہ : ۲ ۱۱۲۔

آپ نے اس کے بعد اپنے خطبہ کوجاری رکھا تاکہ واضح کریں کہ ان لوگوں نے احکام الہٰی کو کھیل و بازیچہ بنالیا ہے کس طرح کہتے ہیں کہ زہرا کے لیے ارث و میراث نہیں ہے کیاجان بوجھ کر کتاب خدا کو چھوڑدیا ہے اور پس پشت ڈالدیا ہے ،جب کہ خداوندعالم قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے (وورث سلیمان داؤد) (۱) سلیمان نے داؤد سے میراث پائی ۔
اور اسی طرح اس خطبہ کے متعدد ٹکڑے و جملات کہ جو احتجاج و مناظرے کی انتہا و معنویت و حقیقت کے بلند و بالا منارے ہیں ۔

....

(۱) سورہ نمل(۲۷) آیت ۱٦۔

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

عجیب و غریب تحریفات

اہل سنت کا خیال یہ ہے کہ بے بنیاد اور بغیر کسی ملاک و معیار کے ہر کس و ناکس کے لیے لفظ صدیقہ کا اطلاق و استعمال کیا جاسکتا ہے، یا اس طرح کے القاب کی طرح احادیث گھڑنا اور ان کا استعمال کرنا کہ جو اس دور میں از باب مصلحت کارنامے انجام دیئے گئے۔جب کہ تحقیق و جستجو کے بعد یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ یہ کام ان کے خیال کے برعکس ہے ۔
مدائنی نے اپنی کتاب الاحداث میں روایت نقل کی ہے کہ معاویہ ابن ابی سفیان نے حکم دیا کہ فضائل عثمان میں احادیث گھڑی جائیں اور جب عثمان کے بارے میں گھڑی ہوئی احادیث کا انبار لگ گیا اور سب میں منتشر ہوگئیں تب احادیث گھڑنے والوں کے لیے لکھا :
جب میرا یہ خط آپ کے ہاتھ میں پہنچے تو لوگوں کو فضائل صحابہ اور خلفاء راشدین کے بارے میں روایت نقل کرنے کو کہنا اور ابوتراب کے بارے میں کوئی بھی ایسی خبر کہ جس کو کسی مسلمان نے نقل کیا ہو نہ چھوڑنا مگر اس کے مقابل اور اسی طرح کی روایت صحابہ کی شان میں بھی بنا لینا اور مجھے لکھ بھیجنا چونکہ یہ کام مجھے بہت پسند ہے اور اس سے میں بہت خوشحال ہوتاہوں اور یہ کام ابوتراب اور ان کے شیعوں کی دلیلوں کو باطل کرنے کا بہترین طریقہ ہے اور عثمان کے فضائل ان لوگوں پر سخت گذرتے ہیں ۔

راوی کا بیا ن ہے کہ میں نے معاویہ کے خط کو لوگوں کے سامنے پڑھا اور بہت زیادہ روایات کہ جو گھڑی ہوئی و جعلی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تھیں صحابہ کی شان میں جمع کیں اور لوگوں نے بھی اس سلسلے میں بہت کوششیں کیں یہاں تک کہ ایسی روایات کو منبروں پر بلند آواز سے پڑھتے تھے اور اس طرح کی روایات مدرسوں میں معلمین و اساتید کودی جاتیں ، وہ بچوں اور نوجوانونکو تعلیم دیتے اور اس طرح ان کی تربیت ہوتی وہ ایک دوسرے سے ان روایات کو نقل کرتے اور قرآن کی طرح ان روایات کو حفظ کرایا جاتا حتی کہ لڑکیا ں اور عورتیں ، غلام و کنیز سب ان روایات کو حفظ کرتے اوراس طرح یہ سلسلہ چلتا رہا ۔(١)

* وہ روایات کہ جو ابوبکر کے بارے میں گھڑی گئیں ان میں ایک یہ ہے کہ ابوبکر زمانہ جاہلیت ہی سے لقب صدیق سے ملقب تھے ۔(٢) یہ اس لیے وضع ہوئی چونکہ رسول اکرمۖ زمانہ جاہلیت اور قبل از بعثت ہی صادق و امین کے لقب سے مشہور تھے لہذا ابوبکر کورسول اکرمۖ کے برابر و مقابل میں پیش کیا جاسکے ۔

*اسی طرح کی روایت گھڑی کہ خداوندعالم کے فرمان (والذی جاء بالصدق و صدق بہ)(٣) "اور وہ کہ جو سچائی لایااور اس کی تصدیق کی "سے مراد ابوبکر ہے ۔

....

(١) شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) : ١١ ٤٤(بہ نقل از مدائنی)
(٢) سمط النجوم العوالی :٢ ٤١٢.
(٣) سورہ زمر (٣٩) آیت ٣٣.

عطاء کا بیان ہے کہ وہ سچائی لایا "سے مراد محمد ہیں اور اس کے بعد سچائی کے انوار کی برکتوں سے یہ صدق وسچائی ابوبکر پر جلوہ گر ہوئی اور ان کالقب صدیق ہوگیا ۔(١) یا یہ کہ خداوندعالم نے قرآن کریم میں ابوبکر کانام صدیق رکھا اور ان کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی (والذی جاء بالصدق و صدق بہ)(٢)

* خود حضرت امیرالمؤمنین علی علیہ السلام کی زبانی حدیث گھڑی گئی کہ آپ نے خداکی قسم کھاکر فرمایا کہ ابوبکر کا نام صدیق آسمان سے نازل ہوا ! (٣)

* اسی طرح حضرت علی پر ایک اور جھوٹ بولا گیا کہ آپ سے اصحاب رسول کے متعلق دریافت ہوا اورکہا گیا کہ ابوبکر بن قحافہ کے بارے میں ہمیں کچھ بتائیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ انسان ہیں جن کے بارے میں خداوندعالم نے محمدۖ اور جبرائیل کی زبان سے صدیق کہلوایا وہ رسول خداۖکے خلیفہ ہیں ، پیغمبراکرمۖ نے ان کو ہمارے دین کے لیے پسند فرمایا تو ہم نے بھی ان کو اپنی دنیا کے لیے پسند کیا ۔(٤)

....

(١) تفسیر السلمی :٢ ١٩٩.
(٢) سورہ زمر (٣٩) آیت ٣٣. الاحادیث المختار ہ :٣ ١٢. تاریخ دمشق : ٣٠ ٤٣٨.
(٣) تاریخ دمشق :٣٠ ٢٥. اسد الغابہ :٣ ٢١٦.
(٤) تاریخ الخلفا ء :١ ٣٠. اعتقاد اہل سنت :٧ ١٢٩٥. تہذیب الاسماء :٢ ٤٧٩. کنزالعمال :٣ ١٠١،حدیث ٣٦٦٩٨.

* بلکہ احادیث یہاں تک گھڑی گئیں کہ جن سے بنی امیہ اور بنی عباس کی حکومتوں کی بھی تائید ہونے لگی ، لہذا کہا گیا کہ امیر المؤمنین نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ جان لو پیغمبراکرمۖ کے بعد بہترین مرد ابوبکر صدیق ہیں اور ان کے بعد عمر فاروق اور ان کے بعد عثمان ذوالنورین اور ان کے بعد میں اور میرے بعد خلافت آپ لوگوں کے کاندھوں پر ہے جس کو چاہو خلیفہ بنالینا اور میری کوئی حجت آپ پر نہیں ہے ۔(١)

*ایک جھوٹی روایت حضرت علی علیہ السلام سے منسوب کی گئی کہ آپ نے فرمایا کہ جبرئیل پیغمبراکرمۖکے پاس آئے ، پیغمبراکرمۖ نے ان سے پوچھا کہ کون میرے ساتھ ہجرت کرے گا ؟ جبرئیل نے کہا: ابوبکر کہ وہ وصدیق ہیں۔(٢)

* اور دوسری روایت رسول خد اۖکی طرف منسوب کی گئی کہ آپ نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آئے میںنے ان سے پوچھا کہ میرے ساتھ کون ہجرت کرے گا؟ تو جواب دیا کہ ابوبکر کہ وہ آپ کے بعد آپ کی امت کی سرپرستی فرمائیں گے اور وہ آپ کے بعد آپ کی امت میں بہترین فرد ہیں ۔(٣)

....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۱) الریاض النضرہ :۱ ۳۸۱، حدیث ۲٦۰. الغدیر :۸ ۳۸.
(۲) مستدرک حاکم :۳ ۵. تاریخ دمشق : ۳۰ ۷۳. کنزالعمال :۱٦ ٦٦۷، حدیث ٤٦۲۹۲. الکامل (ابن عدی) :٦ ۲۸۹.
(۳) الفردوس بماثور الخطاب :۱ ٤۰٤، حدیث ۱٦۳۱. کنزالعمال :۱۱ ۵۵۱، حدیث ۳۲۵۸۹. (بہ نقل ازماخذ سابق). الغدیر :۵ ۳۵۵. (بہ نقل از کنزالعمال)

* حضرت علی علیہ السلام کی طرف ایک جھوٹی روایت کی نسبت دی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا : روز قیامت منادی نداد ے گا کہ" این السابقون "سب سے پہلے ایمان لانے والے اور نیک کام کرنے والے کہاں ہیں ؟ سوال ہوگا کون؟ تو منادی جواب دے گا ابوبکر کہاں ہیں ؟ اسی وجہ سے خداوندمتعال ابو بکر کے لیے خصوصی تجلی دکھائے گا اور تمام لوگوں کے لیے عام .(۱)

* حضر ت علی سے ایک مرفوع روایت نقل کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا : انبیاء و رسل کے بعد سورج کسی پر بھی نہیں چمکا کہ جو ابوبکر سے افضل ہو .(۲)

* ایک اور روایت حضرت علی سے بطور مرفوع نقل ہوئی ہے کہ پیغمبراکرمؐ نے فرمایا :
اے ابوبکر خداوندعالم نے خلقت آدم سے لیکر روزقیامت تک اس شخص کا ثواب کہ جوخدا پر ایمان لایا مجھ کو عطا کیا اور جو شخص مجھ پر ایمان لایااس کا ثواب میری بعثت سے لیکر روز قیامت تک

....

(۱) رؤیة اللہ (دارقطنی):۱ ۷۰ ، حدیث ۵۷. الریاض النضرہ :۲ ۷۵. سمط النجوم العوالی :۲ ٤٤۳، حدیث ۷٤. تفسیر فخررازی :۱۲ ۲۱. اللآلی المصنوعة :۱ ۲٦٤.
(یہ روایت مختلف الفاظ کے ساتھ نقل ہوئی ہے کہ جو معنی میں ایک ہی ہے) یہ انتہائی ضعیف ہے اس کے راوی کو جعل حدیث کی نسبت دی گئی ہے . دیکھیے:۔ الکشف الحدیث :۱ ۱۸۵، حدیث ۲۲۷. المجروحین :۲ ۱۱۵. المغنی من الضعفاء : ۲ ۵۷۵و ۷٦۵ . میزان الاعتدال :۵ ۱٤۸ و ۱۳۱. و جلد : ۷ ۳۱۱. الموضوعات :۱ ۲۲۵. اور دوسری کتابیں جو ضعفاء و مجروحین کے متعلق لکھی گئی ہیں .
(۲) الانساب (سمعانی) :۲ ۵۱. تاریخ بغداد :۱۲ ٤۳۳. تاریخ دمشق :۲۰۸۳۰. کنزالعمال :۱۱ ۵۵۷، حدیث ۳۲٦۲۲.(ان سب ماخذ نے ابو درداء سے نقل کیا ہے) اور الغدیر :۷ ۱۱۲ میں یہ حدیث علامہ حرفیش سے کتاب الروض الفائق ۳۸۸ میں بطور مرفوع حضرت علی سے منقول ہے .

آپ کو عطا کیا .(۱)

* ایک شخص نے حضرت علی سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا : رسول خداؐنے ہم میں سے کسی کو منصب امامت وامارت کے لیے منتخب نہیں فرمایا مگر یہ کہ ہم نے اپنی طرف سے جس کو پسند کیا اور منتخب کیا کہ اگر صحیح رہا تو خدا کی جانب سے ہے اوراگر صحیح نہ رہا اور خطا ء و نادرست رہا تو ہماری جانب سے .رسول خدا کے بعد ابوبکر خلیفہ ہوئے اور امارت کو قائم کیا اور مضبوطی سے چلایا پھر عمر خلیفہ ہوئے انہوں نے بھی خلافت کو قائم کیا اور استقلال و استحکام پیدا کیا یہاں تک کہ دین مضبوط اور پائدار ہوگیا اور آرام و سکون حاصل ہوا .(۲)

* یہ بھی جھوٹ نقل کیا ہے کہ ابوبکر نے حضرت علی سے کہا کہ کیا آپ کو معلو م تھا کہ میں آپ سے پہلے اس امر خلافت کا عہدہ دار ہوں آپ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا ہے اے خلیفہ رسول خدا ، پھر ابوبکر نے ہاتھ بڑھایا اور علی نے بیعت کی .(۳)

* اور حضرت علی علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ میں دنیا سے نہ گیا مگر یہ کہ خداوندعالم نے ہمینبتا دیا کہ میرے بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں۔

....

(۱) فضائل احمد :۱ ٤۳٤. الفردوس بماثورالخطاب :۵ ۳۰٦، حدیث ۸۲۷۰. الریاض النضرہ : ۲ ۱۲۱. سمط النجوم العوالی :۲ ٤٤۱، حدیث ٦۹. تاریخ بغداد :۵ ۱۰، ترجمہ ۲۳۰۹. تاریخ دمشق : ۳۰ ۱۱۸.
(۲) السنة (عبداللہ بن احمد) :۲ ۵٦٦. علل دار قطنی :٤ ۸۷. الریاض النضرة :۲ ۱۹۸. اور دیکھیے :۔ مسند احمد:۱ ۱۱٤. السنة (عمرو بن ابی عاصمی) ۵٦۱.
(۳) الغدیر : ۸ ٤۰، حدیث ٦۰.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲۸۶
اوریہ بھی ہم پر واضح کردیا کہ کہ ابوبکر کے بعد افضل ترین فرد عمر ہیں ۔(۱)

*بصورت مرفوع حضرت علی سے روایت نقل ہوئی ہے کہ پیغمبراکرمؐ نے فرمایا : اے علی یہ دو فراد ابوبکر و عمر ،اولین و آخرین میں سے انبیاء و رسل کے علاوہ ،جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں، اے علی یہ بات ان دونوں کو نہ بتانا لہذا میں نے بھی ان کو باخبر نہیں کیا یہاں تک کہ وہ مرگئے ۔(۲)

ان روایات کو خود امیر المؤمنین ہی کی نسبت سے گھڑا گیا تاکہ آپ کے مطالبہ خلافت کو ناحق دکھایا جائے یا فراموش کردیا جائے اور اس پر پردہ ڈا ل دیا جائے ، آپ کے احتجاجات و اعتراضات کو چھپادیا جائے اور کوئی متوجہ نہ ہونے پائے کہ انہوں نے چھ مہینے یا بالکل ہی حاکمان وقت کی بیعت نہیں کی ۔
ان روایات کو وضع و جعل کرکے یہ کوشش کی گئی کہ سقیفہ کی چال بازیوں سے حسد و دشمنی کی علامتوں کو پاک و صاف کردیا جائے نیز یہ کہ پیغمبر اکرمؐ کے جنازے کو چھوڑا ، اسامہ بن زید کے لشکر سے بھاگ کر واپس آئے اور ابوبکر نے خود ہی عمر کو خلیفہ بنایا ، عمر نے ایک پروپیگنڈہ کے ساتھ خلافت کو شوری کے حوالے کیا ، ان سب باتوں پر پردہ پڑ جائے ۔
....

(۱) السنة (عمرو بن ابی عاصمی) ۵۵۵، حدیث ۱۳۰۰. تاریخ دمشق : ۳۰ ۳۷۵. سبل الهدی و الرشاد :۱۱ ۲۴۷.
(۲) مسند احمد : ۱ ۸۰. مصنف ابن ابی شیبہ : ۷ ۴۷۳. المعجم الاوسط : ٤ ۳۵۹. تاریخ بغداد : ۷ ۱۲۱. تاریخ دمشق :۳۰ ۱٦٦-۱۷۰.
اسد الغابہ : ٤ ٦۳. الامامة والسیاسة :۱ ۱۰.

۲۸۷
ان جھوٹی روایات کو گھڑنے کا مقصد یہ ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام کے شکوے اور آپ کے ایام خلافت کے درد بھرے خطبات و کلمات جیسے خطبہ شقشقیہ اور دوسرے وہ کلمات و فقرات کہ جن میں آپ نے خلفاء و حکام کی قلعی کھولی ہے، ان کو مبہم و مشتبہ کردیا جائے اور ان کو شک و شبہہ کی دھندلاہٹ میں ڈال دیا جائے ۔
ان جھوٹی و من گھڑت روایا ت سے بنی امیہ اپنے ملک اور نظام حکومت کو چلانے اور حق کو نابود کرنے میں کوشاں رہے ، ان کو جعلی روایات سے بہت سہا را ملا اور حق کو خوب پائمال کیا ، جتنا ہوسکتا تھا باطل کو ابھارا اورپروان چڑھایا ۔
ان میں سے بعض مطالب خندہ آور بھی ہیںاور غم انگیز بھی، نہیں معلوم کہ اس بات پر ہنسا جائے یا گریہ کیا جائے مثلاً یہ کہ امیر المؤمنین کی شجاعت کو اندھیر ے مینڈال دیا گیا جب کہ آپ کی شجاعت ضرب المثل وزبان زد عام و خاص تھی اور تاریخ وسیر میں مفصل باب موجود ہیں جوآپ کی شجاعت و دلیری کے قصیدہ خواں ہیں اور مشہور و معروف ہے کہ آپ کے دست مبارک سے بڑے بڑے نامور پہلوان قتل ہوئے اور جو بھی آپ کے سامنے آیا بچ نہ سکا اور جو بھی بچ کے بھاگا تو اپنے آپ کو ننگا کرکے، اپنی شرمگاہ کو کھو ل کر جان بچائی ۔(۱)
....

(۱) تاریخ نے اس طرح کے تین حادثے ہمارے لیے نقل کئے ہیں :

سب سے پہلے طلحہ بن ابی طلحہ کہ جو جنگ احد میں مشرکوں کا علمبردار تھا جب حضرت علی کے مقابلے آیا تو ننگا ہوکر بھاگا.اسی طرح جنگ صفین میں ایک مرتبہ بسر بن ارطاة پر حضرت علی نے حملہ کیا اور اس کو یقین ہوگیا کہ اب جان بچنے والی نہیں ہے تو کشف عورت کی، ننگا ہوگیا ، آپ نے منھ پھیر لیا اور وہ بھاگ گیا .. بقیہ اگلے صفحہ پر..

۲۸۸
یہ چاہتے ہیں کہ ان سب پر پردہ ڈال دیا جائے اور مطلقاً شجاعت کی نسبت ابوبکر کی طرف دی جائے جب کہ ہم نے صدر اسلام سے آخر تک ایک شخص کے متعلق بھی نہیں سنا کہ اس کو ابوبکر نے قتل کیا ہو !
* خود حضرت علی سے ہی روایت نقل کی گئی کہ آپ نے خطبہ کے دوران لوگوں سے دریافت کیا کہ سب سے بہادر کون ہے ؟ توسب نے کہا : آپ ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آپ نے فرمایا آگاہ ہوجاؤ کہ میں نے کسی سے بھی جنگ نہیں کی مگر انتقام کی خاطر لہذا تم مجھے بتاؤ کہ بہادر و دلیر کون شخص ہے ؟ سب نے کہا کہ نہیں معلوم کون ہے ۔

آپ نے فرمایا :ابوبکر ہے ، جنگ بدر میں ہم نے رسول خدا کے لیے ایک سائبان و محافظ قرار دیا اور آپس میں کہا کہ کون رسول خداؐکے ساتھ رہے گا اور آپؐکی حفاظت کرے گا تاکہ کوئی مشرک آپ تک نہ پہنچ سکے ، خدا کی قسم کوئی بھی آگے نہ بڑھا سوائے ابوبکر کے کہ جو ننگی تلوار کے ساتھ پیغمبراکرمؐ کے قریب کھڑے رہے اور اگر کوئی مشرک پیغمبراکرمؐ کے قریب آتا تو ابوبکر اس پر حملہ آور ہوتے اور اس کے شر سے رسول خداؐکو امان میں رکھتے ۔پس وہ سب سے زیادہ شجاع و بہادر ہیں !

....

... پچھلے صفحہ کا بقیہ۔
پھر دوسری مرتبہ عمرو بن عاص نے یہی واقعہ دہرایا کہ جو تاریخ میں بہت مشہور ہوا کہ جس کے ذکر کی ضرورت بھی نہیں ہے ۔
السیرۃ الحلبیہ:۲ ۴۹۸۔ السیرۃ النبویہ (ابن کثیر) :۳ ۴۰۔ البدایہ والنہایہ:۴ ۲۳۔
(۱) مسند بزار :۲ ۱۵، حدیث ۷۶۱۔ السیرۃ النبویۃ (ابن کثیر) : ۲ ۴۱۰۔ فتح الباری :۷ ۱۲۹۔

ان کے علاوہ دسیوں روایات ابوبکر کے بارے میں نقل کی گئی ہیں کہ جن میں سے بعض روایا ت خود امیر المؤمنین سے منسوب ہیں !۔

ان جھوٹی و من گھڑت روایا ت سے یہ چاہا گیا ہے کہ صدیقیت ، شجاعت ، اولویت و امارت اور خلافت کو ابوبکر کے لیے ثابت کریں ۔ اور یہ سب ان احادیث کے مقابل میں گھڑی گئیں کہ جو پیغمبراکرمؐ نے حضرت علی کے بارے میں ارشاد فرمائی تھیں ۔

* کہتے ہیں کہ ابوبکر کو زمانۂ جاہلیت ہی میں صدیق کا لقب دیا گیا اور اس کے بعد محمدؐبن عبداللہ مبعوث بہ رسالت اور صادق و امین سے ملقب ہوئے۔!

* خود رسول خداؐ ہی سے روایت نقل کی گئی کہ آپ نے ابوبکر سے فرمایا کہ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو یقینا اپنا دوست و خلیل ابوبکر کو انتخاب کرتا ۔ یہ روایت گھڑی گئی چونکہ علی اور رسول خداؐ کے درمیان برادری و عقد اخوت کہ جو شیعہ و سنی دونوں کے یہاں مسلم ہے اس کے مقابل میں پیش کی جاسکے ۔(۱)

کتنے تعجب کا مقام ہے کہ یہ روایت خلت (ابوبکر کو دوست بنانے والی روایت) صحیح ہوتی تو پھر کیوں رسول خداؐنے روز مواخات (ایک دوسرے کو بھائی بنانے کے دن) ابوبکر کو اپنا بھائی نہ بنایا

....

(۱) صحیح بخاری :۱ ۱۱۹۔ ۱۲۰، کتاب الصلوۃ ،باب الخوخۃ و الممر فی المسجد۔ و جلد : ۴ ۱۹۰، کتاب بدء الخلق ، باب النبی سدوا الابواب الا باب ابی بکر ۔ صحیح مسلم : ۲ ۶۸، باب فضل بناء المسجد و الحث علیھا ۔ و جلد : ۷ ۱۰۸، کتاب فضائل الصحابہ ، باب من فضائل ابی بکر۔ سنن ابن ماجہ :۱ ۳۶، حدیث ۹۳۔سنن ترمذی : ۵ ۲۷۰، حدیث ۳۷۴۰۔

بلکہ ابوبکر کو عمر کا بھائی بنایا ۔(۱)

کیا بھائی و عقد اخوت میں دوستی نہیں ہے یا دوستی اس سے بڑھ کر کوئی اور چیز ہے ؟!۔

* انہیں گھڑی ہوئی روایات میں سے یہ بھی ہے کہ پیغمبراکرمؐ نے فرمایا کہ اگر ابوبکر کو ترازو و میزان کے ایک کف و پلڑے میں رکھا جائے اور تمام امت کو دوسرے پلڑے میں تو ابوبکر کا پلڑا بھاری رہے گا ۔(۲)

یہ روایت اس حدیث کے مقابلے گھڑی گئی کہ جورسول خداؐنے حضرت علی کے بارے میں فرمایا تھا : روز خندق علی کی ضربت عبادت ثقلین پر بھاری ہے ۔(۳)

....

(۱) مسند احمد :۵ ۲۵۹۔ مجمع الزوائد : ۹ ۵۸۔ المعجم الکبیر :۸ ۲۱۴۔ الموضوعات :۲ ۱۴۔ اللآلی المصنوعہ :۱ ۳۷۸۔(ابن جوزی و سیوطی کا بیان ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے) دیکھیے اس روایت کے مصادر ، الغدیر :۷ ۲۸۵،باب ۱۴، ابوبکر فی کفۃ المیزان ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۲) دیکھیے :۔ مستدرک حاکم :۳ ۳۲. تاریخ دمشق :۵ ۳۳۳. مناقب خوارزمی ۱۰۷، حدیث ۱۱۲. شواہد التنزیل :۲ ۱٤. الطرائف ٥١٤.

اس سلسلے میں ایک لطیفہ بھی مشہور ہے کہ یہ روایت جب بہلول کے سامنے پیش کی گئی تو بہلول نے فرمایا کہ اگر یہ روایت صحیح ہو تو ترازو خراب ہے ۔ دیکھیے الصوارم المھرقہ (قاضی نور اللہ شوشتری) ۳۲۹.

(۳) اس روایت کے منابع پہلے بھی گذرچکے ہیں ، سیوطی نے اللآلی مصنوعہ میں بہت زیادہ صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور دیکھیے :۔ الغدیر :۳ ۱۲۷.

* رد شمس (سورج کو پلٹانے) والی روایت کے مقابلے میں ایک روایت گھڑی گئی کہ سورج ابوبکر سے متوسل ہوا !۔(۱)

* اور جس طرح یہ ثابت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: علی کا نام ساق عرش پر لکھا ہے ۔(۲) توابوبکر کے لیے بھی کہا جانے لگا کہ ساق عرش پر ابوبکر کا نام اس طرح لکھا ہوا ہے ۔(۳)

* رسول خداؐکی اس فرمائش کے مقابلے مینکہ آپ نے فرمایا : علی میرے بعد میرا خلیفہ و وصی و جانشین ہے اور جو اس کی اتباع و پیروی کرے گا وہ کامیاب ہے اور کبھی گمراہ نہیں ہوسکتا ۔ یہ روایت گھڑی گئی کہ خداوندعالم نے ابوبکر کو میرا خلیفہ بنایا اور وہ میرے دین میں میرا وصی ہے اس کی پیروی کرو اور اگر اس کی اطاعت کروگے تو راہ حق پر رہو گے ۔(٤)

....

(۱) اس روایت کا کامل متن ، الغدیر :۷ ۲۸۸ میں نزھۃ المجالس :۲ ۱۸٤ ، سے نقل ہوا ہے ۔

(۲) المعجم الکبیر :۲۲ ۳۰۰. نظم درر السمطین ۱۲۰. کنزالعمال : ۱۱ ٦۲٤، حدیث ۳۳۰٤۰. شواہد التنزیل : ۱ ۲۹۳، حدیث ۳۰۰. و صفحہ ۲۹۸، حدیث ۳۰٤. تاریخ بغداد :۱۱ ۱۷۳. تاریخ دمشق :۱٦ ٤٥٦.

(۳) تاریخ دمشق :۳۷ ۳٤٤.و جلد :٤٤ ٥٠. میزان الاعتدال :۳ ۱۱۷، حدیث ٥٨٠٠. الکامل (ابن عدی) :٥ ۳۳.

(٤) اس روایت کو ابونعیم نے فضائل الصحابہ میں نقل کیا ہے اور وصابی نے الاکتفاء میں نقل کیا ہے ، اور دیکھیے :۔ تاریخ بغداد :۱۱ ۲۹۲، ترجمہ ٦۰۷۱ و تاریخ دمشق :۳۰ ۲۲٤.. کنزالعمال :۱۱ ٥٥، حدیث ۳۲٥٨٦.

* حدیث طیر (۱)اور مرغ بریان کے مقابے میں ابوبکر کے لیے جگر بریان والی روایت جعل کی گئی ۔(۲)

* اور اس حدیث کے مقابلے میں کہ آپ نے فرمایا کہ خداوندعالم کی جانب سے رسول خداؐاور خدیجہ کے لیے سلام آیا اور خدا کی مرضی فاطمہ کی مرضی و خوشنودی پر موقوف ہے ، یہ روایت گھڑی وجعل کی گئی کہ جبرئیل رسول خداؐ کے پاس آئے اور کہا کہ خداوندعالم نے ابوبکر کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ کیا اس فقر و نادار ی میں خداسے راضی ہو یا ناراض۔(۳)

اور اسی طرح دسیوں روایات جھوٹی گھڑی گئیں کہ جن کو عقل و عرف و شرع بے بنیاد بتاتی ہے اور ان کے راوی و متن روایا ت خود ان کے کلام معصوم نہ ہونے پر گواہ ہیں ۔

بہر حال ہم اس مکمل گفتگو میں اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ قضیہ فدک و میراث میں کون صدیق و صادق اورسچا ہے اور کون کاذب و جھوٹا ہے ، یہ حادثہ رسول اکرمؐ کی وفات کے بعد پیش آیا کہ جس کو ہم نے روایات و نصوص کے ساتھ بیان کردیا ہے۔

....

(۱) سنن ترمذی :۵ ۳۰۰ ، حدیث ۳۸۰۵. مستدرک حاکم :۳ ۱۳۰-۱۳۱. المعجم الکبیر :۱ ۲۵۳. و جلد : ۱۰ ۲۸۲. معرفۃ علوم الحدیث ٦. مسند ابی حنیفہ ۲۳٤. نظم درر السمطین ۱۰۱.

(۲) الریاض النضرہ :۲ ۱۳۵، حدیث ۱۰. مرأ ۃ الجنان :۱ ٦٨، احادیث السنۃ الثالثہ عشرۃ.

(۲) تاریخ بغداد : ۲ ۱۰۵. تاریخ دمشق :۳ ۷۱. المجروحین (ابن حبان) :۲ ۱۸۵ . میزان الاعتدال :۳ ۱۰۳. لسان المیزان :٤ ۱۸۵،(اس روایت کو ذہبی اور ابن حجر نے جھوٹ مانا ہے)۔

اس کتاب میں بے بنیادو جھوٹے دعوے اورسچائیت و واقعیت دونوں کو مد نظر رکھا گیا ہے ۔

اور اب جب کہ صدیقیت کے کچھ معیار ہمارے ایمان اور دل پر روشن ہوگئے ہیں یہ معیار ابوبکر ابن قحافہ پر تطبیق نہیں کرتے کہ جو ہم نے ان کی سیرت وزندگی میں محسوس کیا ہے ۔جب کہ صدیقیت علی و زہرا اور ان کی معصوم اولاد سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کاملاً مطابقت رکھتی ہے اور ان کے علاوہ کسی سے ہم آہنگ ومطابق نہیں ہے ۔

وآخردعوانا الحمدلله رب العالمین۔

کون ہیں صدیق اور صدیقہ

منابع و مآخذ

۱۔ قرآن کریم

۲۔ نہج البلاغہ

۳۔ صحیفہ سجادیہ

٤۔ آلوسی ،سید محمود (م۱۲۷۰ھ)، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم و السبع المثانی ، ۳۰ جلدی ، دار احیاء التراث العربی ، بیروت۔

٥۔ ابن ابی الحدید ، عبد الحمید بن هبة الله (م ٦٥٥ھ)، شرح نہج البلاغہ ، ۲۰ جلدی ۔ تحقیق : ابو الفضل ابراہیم ، طبع اول ، دار احیاء الکتب العربیہ ، قاہرہ ، ۱۳۷۸ھ

٦ ۔ ابن ابی جمہور احسائی ، محمد بن علی (م ۸۸۰ھ) ، عوالی اللآلی العزیزیہ فی الاحادیث الدینیہ، ٤ جلدی ۔ تحقیق : مجتبی عراقی ، طبع اول ، سید الشہداء ، قم، ۱٤۰۳ھ

۷۔ ابن ابی شیبہ ، عبد الله بن محمد (م ۲۳٥ھ)، المصنف لابن ابی شیبہ ،۸ جلدی ۔ تحقیق: سعید محمد لحام ، طبع اول ، دارالفکر ، بیروت ، ۱٤۰۹ھ

۸ ۔ ابن ابی عاصم ، عمرو (م۲۸۷ھ)،السنة ۔ تحقیق: محمد ناصر الدین البانی ، طبع سوم، مکتب الاسلامی ، بیروت ، ۱٤۱۳ھ

۹ ۔ ابن ابی یعقوب ، احمد (م۲۸٤ھ) ، تاریخ یعقوبی ، ۲ جلدی ، دار صادر ، بیروت ۔

۱۰ ۔ ابن اثیر ، محمد بن عبدالکریم (م ٦۳۰ھ)، اسد الغابہ،٥جلدی ، انتشارات اسماعیلیان ، تہران۔

۱۱ ۔ ابن اثیر ، محمد بن محمد (م ٦۳۰ھ) ، الکامل فی التاریخ ، ۱۰ جلدی ۔ تحقیق : ابی الفداء عبدالله قاضی ، طبع دوم ، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ، ۱٤۱٥ھ

۱۲ ۔ ابن بابویہ قمی ، علی بن حسین (م ۳۲۹ھ)، الامامة والتبصرة من الحیرة۔ تحقیق و نشر : مدرسہ امام مہدی ، قم۔

۱۳ ۔ ابن بطریق ، یحی بن حسن (م ٦۰۰ھ)، عمده عیون صحاح الاخبار فی مناقب امام الابرار۔ تحقیق : جامعہ مدرسین ، طبع اول ، مؤسسہ نشر اسلامی ، قم ، ۱٤۰۷ھ

۱٤ ۔ ابن جوزی ، عبد الرحمن بن علی (م ٥۹۷ھ) ، الموضوعات ، ۳ جلدی ۔ تحقیق : عبد الرحمن بن محمد عثمان ، طبع اول ، مکتبہ سلفیہ ، مدینہ ، ۱۳۸٦ھ

۱٥ ۔ ابن جوزی ، عبد الرحمن بن علی (م ٥۹۷ھ) ، زاد المسیر فی علم التفسیر ، ۸ جلدی ، طبع اول ، دارالفکر ، بیروت ، ۱٤۰۷ھ

۱٦ ۔ ابن جبان البستی ، محمد (م ۳٥٤ھ)، المجروحین من المحدثین و الضعفاء و المتروکین، ۳ جلدی ، محمد ابراہیم زاید، طبع اول ، دار الوعی ، حلب ، ۱۳۹٦ھ

۱۷ ۔ ابن حجر عسقلانی ، احمدبن علی (م۸٥۲ھ) ، القول المسدد فی مسند احمد ۔ تحقیق و نشر : مکتبہ ابن تیمیہ ، طبع اول ، قاہرہ ، ۱٤۰۱ھ

۱۸ ۔ ابن حجر عسقلانی ، احمدبن علی (م۸٥۲ھ) ، المطالب العالیہ بزواید المسانید الثمانیہ ، ۸ جلدی ۔ تحقیق : سعد بن ناصر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شتری ، طبع اول ، دارالعاصمہ (سعودی) ،۱۴۱۹ھ
۱۹ ۔ ابن حجر عسقلانی ، احمدبن علی (م۸۵۲ھ) ، تعلیق التعلیق علی صحیح البخاری ، ۵ جلدی ۔ تحقیق : سعید عبدالرحمن موسی قزقی ، طبع اول ، دار عمار ، بیروت ، ۱۴۰۵ھ
۲۰۔ ابن حجر عسقلانی ، احمدبن علی (م۸۵۲ھ) ، الاصابہ فی تمییز الصحابہ ، ۸ جلدی ۔ تحقیق : عادل احمد عبد الموجود ، وعلی محمد معوض ، طبع اول ، دار الکتب العلمیہ ، بیروت ،۱۴۱۵ھ

۲۱۔ ابن حجر عسقلانی ، احمدبن علی (م۸۵۲ھ) ، فتح الباری بشرح صحیح البخاری ، ۱۳ جلدی ، طبع دوم، دارالمعرفہ ، بیروت ۔
۲۲ ۔ ابن حجر عسقلانی ، احمدبن علی (م۸۵۲ھ) ، تلخیص الحبیر فی تخریج الرافعی الکبیر، ۱۲ جلدی ، دار الفکر ، بیروب ۔
۲۳ ۔ ابن حجر هیثمی ، احمد بن محمد (م ۹۷۴ھ)، الصواعق المحرقہ علی اهل الرفض والضلال و الزندقہ ، ۲جلدی ۔ تحقیق : عبد الرحمن بعد الله زکی و کامل محمد خراط ، طبع اول ، مؤسسہ الرسالہ ، بیروت ، ۱۴۱۷ھ
۲۴ ۔ ابن خلدون ، عبد الرحمن (م ۸۰۸)، مقدمہ ابن خلدون ، طبع چهارم، داراحیاء التراث العربی ، بیروت ۔
۲۵۔ ابن راهویہ ، اسحاق بن ابراہیم (م ۲۳۸ھ)، مسند ابن اهویہ ، ۵ جلدی ۔ تحقیق: عبد الغفورعبد الحق حسین برد بلوسی ، طبع اول ، مکتبہ الایمان ، مدینہ ، ۱۴۱۲ھ ۔
۲۶ ۔ ابن زین الدین ،حسن ، (۱۰۱۱ھ)، منتقی الجمان فی الاحادیث الصحاح و الحسان ، ۳ جلدی ، طبع اول ، جامعہ مدرسین ،قم، ۱۴۰۳ھ
۲۷ ۔ ابن سعد ، محمد (م ۲۳۰ھ) ، طبقات ابن سعد (الطبقات الکبری) ، ۸ جلدی ، دار صادر ، بیروت ۔
۲۸ ۔ ابن سید الناس ، محمد بن عبد الله (م ۷۳۴ھ) ، عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر ، ۲ جلدی ، مؤسسہ عزالدین ، بیروت ، ۱۴۰۶ھ
۲۹ ۔ ابن شاذان ، شاذان بن جبرئیل (م ۶۶۰ھ)، الفضائل لابن شاذان ، مطبعہ حیدریہ ، نجف ، ۱۳۸۱ھ
۳۰ ۔ ابن شاہین ، عمر بن احمد (م ۳۸۵ھ) ، فضائل سیدة النساء ۔ تحقیق : ابو اسحاق جوینی اثری ، طبع اول ، مکتبة التربة الاسلامیہ، قاہرہ ، ۱۴۱۱ھ

۳۱ ۔ ابن شبہ ، عمر بن شبہ (م ۲۶۲ھ)،تاریخ المدینہ و اخبار المنورہ ، ۴ جلدی ۔ تحقیق: فہیم محمد شلتوت ، دارالفکر ، ۱۴۱۰ھ ۔
۳۲ ۔ ابن شعبہ حرانی ، حسن ابن علی (چوتھی صدی کی شخصیت) ، تحف العقول عن آل الرسول ۔ تحقیق: علی اکبر غفاری ۔ طبع دوم ، موسسہ انتشارات اسلامی ، قم ، ۱۴۰۴ھ
۳۳ ۔ ابن شہر آشوب ، محمد بن علی (م ۵۸۸ھ)، مناقب آل ابی طالب ، ۳ جلدی ۔ تحقیق: نجف کے اساتذہ کا ایک گروہ ، طبع اول ، مکتبہ حیدریہ ، نجف ، ۱۳۷۶ھ
۳۴ ۔ ابن طاؤس ، سید احمد بن سعد الدین (م ۶۷۷ھ)، عین العبره فی غبن العتره ، دار الشہاب ، قم۔
۳۵ ۔ ابن طاؤس ، علی بن موسی (م ۶۶۴ھ) ،الیقین باختصاص مولانا علی بامرة المؤمنین۔ تحقیق: انصاری ، طبع اول ، موسسہ دار الکتاب ، قم ، ۱۴۱۳ھ ۔
۳۶ ۔ ابن طاؤس ، علی بن موسی (م ۶۶۴ھ) ،التحصین ۔ تحقیق: انصاری ، موسسہ ثقلین ، قم ، ۱۴۱۳ھ ۔
۳۷ ۔ ابن طاؤس ، علی بن موسی (م ۶۶۴ھ) ،اقبال الاعمال ، ۳ جلدی ۔ تحقیق:جواد قیومی اصفہانی ، طبع اول ، دفتر انتشارات اسلامی ، قم ، ۱۴۱۴ھ
۳۸ ۔ ابن طاؤس ، علی بن موسی (م ۶۶۴ھ) ،الطرائف فی معرفة مذاهب الطوائف، طبع اول ، مطبع خیام ، قم ، ۱۳۹۹ھ
۳۹ ۔ ابن طیفور ، ابو الفضل (م ۲۸۰ھ) ، بلاغات النساء ، کتاب خانہ بصیرتی ، قم ۔
۴۰ ۔ ابن عبد البر نمری ، یوسف بن عبد الله (م ۴۶۳ھ)، الاستیعاب فی معرفة الاصحاب ، ۴جلدی ۔ تحقیق: علی محمد بجاوی ، دا ر الجبل ، بیروت ، ۱۴۱۲ھ
۴۱ ۔ ابن عبد البر نمری ، یوسف بن عبد الله (م ۴۶۳ھ)، التمهید لما فی المؤطا من المعانی والاسانید، ۲۴ جلدی ۔ تحقیق: مصطفی بن احمد علوی ، و محمد عبد الکبیر بکری، وزارة عموم الاوقاف و الشؤون الاسلامیہ ، مراکش ، ۱۳۸۷ھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۴۲ ـ ابن عدی ، عبدالله (م ۳۶۵ھ) ، الکامل فی ضعفاء الرجال ، ۷جلدی ـ تحقیق: سهیل زکار ، یحی مختار غزاوی ، طبع سوم ، دارالفکر ، بیروت ، ۱۴۰۹ھ

۴۳ ـ ابن عساکر ، علی ابن حسن (م ۵۷۱ھ)، تاریخ دمشق ، ۷۰ جلدی۔ تحقیق: ابو سعید عمر بن غرامہ عمری ، طبع اول ، دارالفکر ، بیروت ، ۱۹۹۵م۔

۴۴ ـ ابن عساکر ، علی ابن حسن (م ۵۷۱ھ)، ترجمہ الامام الحسین من تاریخ دمشق ـ تحقیق: محمد باقر محمودی ، طبع اول ، موسسہ محمودی ، بیروت ، ۱۴۰۰ھ ـ

۴۵ ـ ابن قتیبہ دینوری ، عبداللہ بن سالم (م ۲۷۰ یا ۲۸۲ھ)، الامامہ والسیاسہ ، ۴جلدی ـ تحقیق: طہ محمد زینی ، طبع اول ـ موسسہ حلبی وشرکاء ، قاہرہ، ۱۴۱۳ھ

۴۶ ـ ابن قتیبہ دینوری ، عبداللہ بن سالم (م ۲۷۰ یا ۲۸۲ھ)،المعارف ـ تحقیق: ثروت عکاشہ ، دارالمعارف ، قاہرہ۔

۴۷ ـ ابن قیم جوزی ، محمد بن ابی بکر (م ۷۵۱ھ) ، زاد المعاد فی هدی خیر العباد ،۵جلدی ـ تحقیق: شعیب آرناؤوط و عبدالقادر آرناؤوط ، طبع چهادہم ، موسسہ الرسالہ ، بیروت ، ۱۴۰۷ھ

۴۸ ـ ابن کثیر ، اسماعیل (م ۷۷۴ھ) ، البدایہ والنهایہ ، ۱۴ جلدی ـ تحقیق:علی شیری ، طبع اول ، داراحیاء التراث العربی ، بیروت ، ۱۳۰۸ھ

۴۹ ـ ابن کثیر ، اسماعیل (م ۷۷۴ھ) ،السیرة النبویة لابن کثیر ، ۴ جلدی ـ تحقیق: مصطفی عبد الواحد ، طبع اول ، دار المعرفہ ، بیروت ، ۱۳۹۶ھ

۵۰ ـ ابن کثیر ، اسماعیل (م ۷۷۴ھ) ، تفسیر ابن کثیر ـ تفسیر القرآن العظیم ـ ۴ جلدی ـ تحقیق: یوسف عبد الرحمن مرعشلی ، طبع اول دار المعرفہ ، بیروت ، ۱۴۱۲ھ

۵۱ـ ابن ماجہ ، محمد بن یزید (م ۲۷۵ھ) ، سنن ابن ماجہ ، ۲ جلدی ـ تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی ، دارالفکر، بیروت ـ

۵۲ ـ ابن معین ، یحی (م ۲۳۳ھ) ، تاریخ ابن معین بروایة الدوری ، ۲ جلدی ـ تحقیق: عبدالله احمد حسن ، دار القلم ، بیروت ـ

۵۳ ـ ابن منظور ، محمد بن مکرم (م ۷۱۱ھ)، لسان العرب ، ۱۵ جلدی ، طبع اول ، دار احیاء التراث العربی ، بیروت ، ۱۴۰۵ھ

۵۴ ـ ابن ہشام حمیری (م ۲۱۳ھ) ، السیرة النبویة لابن هشام، ۶ جلدی ـ تحقیق: طہ عبد الرؤف سعد ، طبع اول ، دار الجبل ع بیروت ، ۱۴۱۱ھ

۵۵ ـ ابو نعیم اصفہانی ، احمد بن عبدالله (م ۴۳۰ھ)، مسند ابی حنیفہ ـ تحقیق: نظر محمد فاریابی ، طبع اول ، مکتبہ کوثر ، ریاض، ۱۴۱۵ھ

۵۶ ـ ابو نعیم اصفہانی ، احمد بن عبدالله (م ۴۳۰ھ)، حلیةالاولیاء و طبقات الاصفیاء ، ۱۰ جلدی ، طبع چهارم ، دار الکتب العربی ، بیروت ، ۱۴۰۵ھ

۵۷ ـ ابو نعیم اصفہانی ، احمد بن عبدالله (م ۴۳۰ھ)،ذکر اخبار اصبہان ،۲ جلدی ، طبع لندن ، اپریل ۱۹۳۴م۔

۵۸ ـ ابی السعود ، محمد بن محمد (م ۹۸۲ھ)، تفسیر ابی السعود ـ ارشاد العقل السلیم الی مزایا القرآن الکریم ـ ۹ جلدی ، داراحیاء التراث العربی ، بیروت ـ

۵۹ ـ ابی حاتم ، محمد بن حبان (م ۳۵۴ھ)، صحیح ابن حبان ، بترتیب ابن بلبان ، ۱۶ جلدی ـ بترتیب علی بن بلبان فارسی (۷۳۹ھ)ـ تحقیق: شعیب ارنؤوط ، طبع دوم ، موسسہ الرسالہ ، بیروت ، ۱۴۱۴ھ

۶۰ ـ ابی حاتم ، محمد بن حبان (م ۳۵۴ھ)، ثقات ابن حبان ، ۹ جلدی ـ تحقیق: عبد المعید خان، طبع اول ، مجلس دائرة المعارف العثمانیہ ، حیدرآباد ،ہند ، ۱۳۹۳ھ

۶۱ ـ ابی حیان اندلسی ، محمد بن یوسف (م ۷۴۵ھ)، تفسیر البحر المحیط ، ۸ جلدی ـ تحقیق: عادل احمد عبد الموجود ، و علی محمد عوض ، طبع اول ، دار الکتب العلمیہ ، بیروت ، ۱۴۲۲ھ ـ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

٦٢ ـ ابی داؤد ، سلیمان بن اشعث (م ٢٥٧ھ)، سنن ابی داؤد، ٢ جلدی۔ تحقیق: شعیب ارنؤوط و حسین اسد، طبع نہم، موسسہ الرسالہ، بیروت ، ١٤١٣ھ
٦٣ ـ ابی یعلی موصلی ، احمد بن علی (م ٣٠٧ھ)،مسند ابی یعلی الموصلی ، ١٣ جلدی۔ تحقیق: حسین سلیم اسد ، دار مأمون ، دمشق۔
٦٤ ـ احمد بن حنبل (م ٢٤١ھ)، فضائل الصحابہ ، ٢ جلدی ـ تحقیق: وصی اللہ محمد عباس ، طبع اول ، موسسہ الرسالہ ، بیروت ، ١٤٠٣ھ
٦٥ ـ احمد بن حنبل (م ٢٤١ھ)، مسند احمد ، ٦ جلدی، دار صادر بیروت۔
٦٦ ـ احمد زکی صفوت ، جمہرة رسائل العرب فی عصور العربیة الزاھرہ، ٤ جلدی ، دار المطبوعات العربیہ ، قاہرہ۔
٦٧ ـ احمد زکی صفوت ، جمہرة الخطب العرب، ٣ جلدی ، مکتبہ العلمیہ، بیروت۔
٦٨ ـ اربلی ، علی بن عیسی (م ٦٩٣ھ) ،کشف الغمہ فی معرفة الآئمہ، ٣جلدی ، طبع دوم ، دار الاضوائ، بیروت، ١٤٠٥ھ
٦٩ ـ اسکافی ، محمد بن عبدا للہ (م ٢٢٠ھ)، المعیار و الموازنہ ـ تحقیق: محمد باقر محمودی ـ
٧٠ ـ امینی ، عبد الحسین (م ١٣٩٣ھ)، الغدیر فی الکتاب و السنة وا لادب، ١٢ جلدی ، طبع چہارم، دارالکتاب العربی ، بیروت ، ١٣٩٨ھ
٧١ ـ ایجی ، عبدالرحمن ابن احمد(م ٧٥٦ھ)، المواقف، ٣ جلدی ـ تحقیق: عبد الرحمن عمیرہ ، طبع اول ، دارالجبل ، بیروت ، ١٤١٧ھ
٧٢ ـ باغونی ، محمد بن احمد (م ٨٧١ھ)، جواہر المطالب فی مناقب الامام علی ابن ابی طالب ، ٢ جلدی۔ تحقیق: محمد باقر محمودی ، طبع اول ، مجتمع احیاء فرہنگ اسلامی ، قم ، ١٤١٥ھ

٣٠٢
٧٣ ـ بحرانی ، سید ہاشم (م ١١٠٧ھ)، غایة المرام و حجة الخصام فی تعیین الامام من طریق الخاص و العام ، ٧ جلدی ـ تحقیق: سید علی عاشور، بیروت۔
٧٤ ـ بخاری ، اسماعیل بن ابراہیم (م ٢٥٦ھ)،تاریخ الکبیر، ٩ جلدی ـ تحقیق: ہاشم ندوی، طبع اول ، دارالفکر ، بیروت۔
٧٥ ـ بخاری ، اسماعیل بن ابراہیم (م ٢٥٦ھ)،الادب المفرد ـتحقیق : محمد فؤاد عبد الباقی ، طبع سوم ، موسسہ الکتب الثقافیہ، ١٤٠٩ھ
٧٦ ـ بخاری ، اسماعیل بن ابراہیم (م ٢٥٦ھ)،صحیح البخاری ، ٨جلدی ، طبع اول ، دارالفکر العربی ، افست از چاپ دار الطباعة العامرہ (استانبول)، ١٤٠١ھ
٧٧ ـ بزار ، احمد بن عمر و (م ٢٩٢ھ)، مسند البزار ، ١٠ جلدی ـ تحقیق: محفوظ رحمن زین اللہ ، طبع اول ، موسسہ علوم القرآن ، بیروت ، و مکتبہ العلوم والحکم ، مدینہ ، ١٤٠٩ھ
٧٨ ـ بغدادی ، محمد بن حبیب (م ٢٤٥ھ)، المنمق فی اخبار قریش ـ تحقیق: خورشید احمد فاروق ، طبع اول ، عالم الکتب ، بیروت ، ١٤٠٥ھ
٧٩ ـ بغدادی ، محمد بن حبیب (م ٢٤٥ھ)، المحبر ، نسخہ خطی۔
٨٠ ـ بغوی ، حسین بن مسعود (م ٥١٦ھ)، تفسیر البغوی ـ معالم التنزیل فی التفسیر، ٤ جلدی ـ تحقیق : خالد عبد الرحمن عک، دار المعرفہ ، بیروت ـ
٨١ ـ بلاذری ، احمد بن یحی (تیسری صدی ہجری کی شخصیت) ، انساب الاشراف ـ تحقیق: محمد باقر محمودی ، طبع اول ، موسسہ اعلمی ، بیروت، ١٣٩٤ھ
٨٢ ـ بیاضی ، علی بن یونس عاملی (م ٨٧٧ھ)، الصراط المستقیم الی مستحقی التقدیم ، ٣ جلدی ـ تحقیق : محمد باقر محمودی ، طبع اول ، مکتبہ الرضویہ (افست از مطبعہ حیدریہ) نجف، ١٣٨٤ھ
٨٣ ـ بیہقی ، احمد بن حسین (م ٤٥٨ھ) ، السنن الکبری ، ١٠ جلدی ، دارالفکر ، بیروت ـ

٣٠٣
٨٤ ـ ترمذی ، محمد بن عیسی (م ٢٧٩ھ)، سنن الترمذی ، ٥ جلدی ـ تحقیق : عبد الوہاب عبد اللطیف ـ دارالفکر ، بیروت ، ١٤٠٣ھ
٨٥ ـ تستری ، قاضی نوراللہ (١٠١٩ھ)، الصوارم المہرقہ فی جواب المحرقہ ـ تحقیق : جلال الدین محدث، موسسہ نہضت ،قم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

٨٦ ـ ثعالبی ، عبد الرحمن بن محمد (م ٨٧٥ھ) ، تفسیر الثعالبی ـ جواہرالحسان فی تفسیر القرآن ـ ٥ جلدی ـ تحقیق : عبد الفتاح ابو سنہ ، علی محمد عوض ، و عادل احمد عبد الموجود ، طبع اول ، دار احیاء التراث العربی ، بیروت ، ١٤١٨ھ
٨٧ ـ ثقفی ، ابراہیم بن محمد (م ٢٨٣ھ)، الغارات ، ٢ جلدی ـ تحقیق: سید جلال الدین محدث، دار بهمن ، تهران۔
٨٨ ـ جزائری ، طاہر بن صالح (م ١٣٣٨ھ)، توجیہ النظر الی اصول الاثر ، ٢ جلدی ـ تحقیق : عبد الفتاح ابو عذہ ، طبع اول ، مکتبہ مطبوعات اسلامیہ ، حلب ، ١٤١٦ھ
٨٩ ـ جصاص ، احمد بن علی رازی (م ٣٧٠ھ)، احکام القرآن ، ٣ جلدی ـ تحقیق : عبدالسلام محمد علی شاہین، طبع اول ، دارالکتب العلمیہ، بیروت ، ١٤١٥ھ
٩٠ ـ جوہری ، احمد بن عبد العزیز (م ٣٢٣ھ)، السقیفہ و فدک ـ تحقیق: محمد ہادی امینی ، طبع دوم شرکة الکتبی ، بیروت ، ١٤١٣ھ
٩١ ـ حاکم حسکانی ، عبید اللہ بن احمد(پانچویں صدی ہجری کے علماء میں سے)، شواہد التنزیل لقواعد التفضیل، ٢جلدی ـ تحقیق: محمد باقر محمودی، طبع اول، مجمع احیاء فرهنگ اسلامی، قم، ١٤١١ھ
٩٢ ـ حاکم نیشاپوری ، محمد بن عبداللہ (م ٤٠٥ھ)، المستدرک علی الصحیحین ، ٤جلدی۔ تحقیق: یوسف مرعشلی ، طبع اول ، دارالمعرفہ ، بیروت ، ١٤٠٦ھ

٩٣ ـ حاکم نیشاپوری ، محمد بن عبداللہ (م ٤٠٥ھ)، معرف علوم الحدیث ـ تحقیق : سید معظم حسین ـ طبع چهارم، دار الآفاق ، بیروت ، ١٤٠٠ھ
٩٤ ـ حر عاملی ، محمد بن حسن (م ١١٠٤ھ)، وسائل الشیعہ الی تحصیل مسائل الشریعہ ، ٣٠جلدی۔ تحقیق و نشر: موسسہ آل البیت، طبع سوم ، قم، ١٤١٤ھ
٩٥ ـ حسینی استرآبادی ، سید علی (م ٩٦٥ھ)، تاویل الآیات الباهرہ فی فضائل العتر الطاہرہ، ٢ جلدی۔ تحقیق: مدرسہ امام مهدی ، طبع اول ، کتاب فروشی امیر ، قم ، ١٤٠٧ھ
٩٦ ـ حلبی، علی بن برہان الدین(م ١٠٤٤ھ)، السیر الحلبیہ، ٣جلدی، طبع اول ، دار المعرفہ ، بیروت ، ١٤٠٠ھ
٩٧ ـ حلی ، حسن بن یوسف(م ٧٢٦ھ)، کشف المراد فی شرح تجرید الاعتقاد ـ تحقیق : حسن حسن زادہ عاملی ـ موسسہ انتشارات اسلامی ، قم، ١٤٠٧ھ
٩٨ ـ حلی ، حسن بن یوسف(م ٧٢٦ھ)،کشف الیقین فی فضائل امیر المومنین ـ تحقیق: حسین درگاہی و محمد حسن حسین آبادی ـ طبع اول ،تهران ـ ١٤١١ھ
٩٩ ـ حموی ، یاقوت بن عبداللہ (م ٦٢٦ھ)، معجم البلدان ، ٥جلدی ، داراحیا التراث العربی ، بیروت ، ١٣٩٩ھ
١٠٠ ـ حمیدی ، محمد بن فتوح (م ٤٨٨ھ)، الجمع بین الصحیحین البخاری و مسلم، ٤جلدی۔ تحقیق: علی حسین بواب، طبع دوم ، دارابن حزم بیروت ، ١٤٢٣ھ
١٠١ ـ خصیبی ، حسین بن حمدان ((م ٣٥٨ھ)، الهدای الکبری ، طبع چهارم ، موسسہ البلاغہ ، بیروت۔
١٠٢ ـ خطابی ، احمد بن محمد (م ٣٨٨ھ)، غریب الحدیث ، ٣ جلدی۔ تحقیق: عبدالکریم ابراہیم غرباوی، جامعہ ام القری، مکہ۔

١٠٣ ـ خطیب بغدادی، احمد بن علی (م ٤٦٣ھ)، تالی تلخیص المتشابہ ، ٢جلدی۔ تحقیق: مشهور بن حسن آل سلمان، احمد شقیرات ، طبع اول ، دار الصمیعی ، ریاض ، ١٤١٧ھ
١٠٤ ـ خطیب بغدادی، احمد بن علی ((م ٤٦٣ھ)،تاریخ بغداد، ١٤جلدی۔ تحقیق: مصطفی عبد القادر عطا، طبع اول، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ، ١٤١٧ھ
١٠٥ ـ خوارزمی ، موفق بن احمد(م٥٦٨ھ)، مناقب خوارزمی ـ تحقیق : محمد باقر محمودی ، طبع دوم ، موسسہ نشر اسلامی ، قم ، ١٤١١ھ
١٠٦ ـ دارقطنی ، علی بن عمر (م٣٨٥ھ)، رویة اللہ ـ تحقیق: مبروک اسماعیل مبروک ، مکتبہ القرآن ، قاہرہ ـ
١٠٧ ـ دارقطنی ، علی بن عمر (م٣٨٥ھ)، سنن دارقطنی ، ٤ جلدی ـ تحقیق: مجدی بن منصور ، طبع اول ، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ، ١٤١٧ھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱۰۸ ـ دارقطنی ، علی بن عمر (م۳۸۵ھ)، العلل الوارده فی الاحادیث النبویہ، ۱۱ جلدی ـ تحقیق: محفوظ الرحمن زین اللہ سلفی ، طبع اول ، دارطیبہ ، ریاض ، ۱۴۰۵ھ
۱۰۹ ـ دولابی ، محمد بن احمد (م۳۱۰ھ)، الذریۃ الطاہرۃ النبویہ ـ تحقیق: سعد المبارک حسن، طبع اول دار السلفیہ ، کویت ، ۱۴۰۷ھ
۱۱۰ـ دیلمی ، شیرویہ بن شہردار(م ۵۰۹ھ)، الفردوس بماثورالخطاب، ۵ جلدی ـ تحقیق: سعید بن بسیونی زغلول ، طبع اول ، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ، ۱۴۰۶ھ
۱۱۱ ـ ذہبی ، محمد بن احمد(م ۷۴۸ھ)، المغنی فی الضعفاء ـ تحقیق: نورالدین عتر ـ
۱۱۲ ـ ذہبی ، محمد بن احمد(م ۷۴۸ھ)، سیر اعلام النبلاء ، ۲۳ جلدی ـ تحقیق: شعیب ارنؤوط و حسین اسد، طبع نہم ، موسسہ الرسالہ، بیروت ، ۱۴۱۳ھ

۳۰۶
۱۱۳ ـ ذہبی ، محمد بن احمد(م ۷۴۸ھ)، میزان الاعتدال فی نقد الرجال ، ۴ جلدی ـ تحقیق: علی محمد بجاوی ، طبع اول ، دارالمعرفہ ، بیروت ، ۱۳۸۲ھ
۱۱۴ ـ ذہبی ، محمد بن احمد(م ۷۴۸ھ)، تذکرۃ الحفاظ ، ۴ جلدی ، طبع اول ، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ـ
۱۱۵ ـ رازی ، تمام بن محمد (م۴۱۴ھ)، الفوائد ، ۲ جلدی ـ تحقیق: حمدی عبد المجید سلفی ، طبع اول ، مکتبہ الرشید ، ریاض ، ۱۴۱۲ھ
۱۱۶ ـ رازی ، عبد الرحمن بن ابی حاتم (م ۳۲۷ھ) ، الجرح و التعدیل ، ۹ جلدی ، طبع اول ، دار احیاء التراث العربی ، بیروت ، ۱۳۷۱ھ
۱۱۷ ـ رازی ، محمد بن عمر(م ۶۰۶ھ)، المحصول فی علم اصول الفقہ، ۶ جلدی ـ تحقیق: طہٰ جابر فیاض علوانی ، طبع دوم ، موسسہ الرسالہ ، بیروت ، ۱۴۱۲ھ
۱۱۸ ـ رافعی قزوینی ، عبدالکریم (م ۶۲۲ھ)، التدوین فی اخبار قزوین ـ تحقیق: عزیز اللہ عطاردی ، بیروت ، ۱۹۸۷ئ ـ
۱۱۹ ـ زرکشی ، محمد بن عبداللہ (م۷۹۴ھ)، البرہان فی علوم القرآن ، ۴ جلدی ـ تحقیق: محمد ابوالفضل ابراہیم ، طبع اول ، داراحیاء الکتب العربیہ ،قاہرہ، ۱۳۷۶ھ

۱۲۰ ـ زرندی ، محمد بن یوسف(م ۷۵۰ھ)، نظم درر السمطین فی فضائل المطصفی و المرتضی والبتول والسبطین، طبع اول مکتبہ امیر المؤمنین العامہ ، نجف ، اشرف، ۱۳۷۷ھ
۱۲۱ ـ زمخشری ، محمود بن عمر(م ۴۶۷ھ)، تفسیر الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ۴ جلدی ـ تحقیق: عبد الرزاق مہدی ، داراحیاء التراث العربی ، بیروت ـ
۱ ۲۲ ـ سبط ، ابراہیم بن محمد (م ۸۴۱ھ)، الکشف الحیث عمن روی بوضع الحدیث ـ تحقیق: صبحی سامرائی ، طبع اول، مکتبہ النہضۃ العربیہ، بیروت ـ

۳۰۷
۱۲۳ ـ سلمی ،محمدبن حسین (م ۴۱۲ھ)، تفسیر السلمی ـ حقائق التفسیر ـ ۲ جلدی ـ تحقیق: سید عمران ، طبع اول ، دار الکتب العلمیہ ، بیروت ، ۱۴۲۱ھ
۱۲۴ ـ سلیمان بن سالم ، العقیدۃ فی اہل البیت بین الافراط و التفریط، ۲ جلدی ، طبع اول ، دار اضواء السلف، ریاض، ۱۴۲۵ھ
۱۲۵ ـ سلیم بن قیس(م ۷۶ھ)، کتاب سلیم بن قیس ، ۳جلدی ـ تحقیق: محمد باقر انصاری زنجانی ـ
۱۲۶ ـ سمعانی ، عبد الکریم (م۵۶۲ھ) ،الانساب ، ۵ جلدی ـ تحقیق: عبداللہ عمر بارودی ، طبع اول ، دار الجنان ع بیرو ت ، ۱۴۰۸ھ
۱۲۷ ـ سہیلی ، عبد الرحمن بن عبداللہ (م۵۸۱ھ) ، الروض الانف فی تفسیر السیرۃ النبویہ لابن ہشام ، ۴ جلدی ـ تحقیق: مجدی بن منصور بن سید شوری ، طبع اول ، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ، ۱۴۱۸ھ
۱۲۸ ـ سیوطی ، عبد الرحمن (م ۹۱۱ھ)،تاریخ الخلفاء ـ تحقیق: محمد محی الدین عبد الحمید ، طبع اول ، مطبعہ السعادہ ، مصر، ۱۳۷۱ھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱۲۹ ـ سیوطی ، عبد الرحمن (م ۹۱۱هـ)،الآلی المصنوعہ فی الاحادیث الموضوعہ ، ۲ جلدی ـ تحقیق: ابو عبد الرحمن ، صلاح بن محمد بن عویضہ ، طبع دوم ، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ، ۱۴۱۷هـ
۱۳۰ ـ سیوطی ، عبد الرحمن (م ۹۱۱هـ)، الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، ۲ جلدی ، طبع اول ، دار الفکر ، بیروت ، ۱۴۰۱هـ
۱۳۱ ـ سیوطی ، عبد الرحمن (م ۹۱۱هـ)،الدر المنثور ، ۶ جلدی ، طبع اول ، دارالمعرفہ ، جدہ ، ۱۳۶۵هـ
۱۳۲ ـ سیوطی ، عبد الرحمن (م ۹۱۱هـ)،الخصائص الکبری، ۲ جلدی ، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ، ۱۴۰۵هـ
۱۳۳ ـ شاشی ، هیثم بن کلیب (م ۳۳۵هـ)، مسند الشاشی ، ۲ جلدی۔ تحقیق: محفوظ الرحمن زین الله ، طبع اول ، مکتبہ العلوم و الحکم، مدینہ ، ۱۴۱۰هـ

۳۰۸
۱۳۴ ـ شرف الدین، عبد الحسین(م۱۳۷۷هـ)، المراجعات ـ تحقیق: حسین راضی ، طبع دوم، جمعیة الاسلامیہ ، بیروت ، ۱۴۰۲هـ
۱۳۵ ـ شریف رضی ،محمد بن حسین (م ۴۰۶ هـ)، خصائص الآئمہ ـ تحقیق: محمد ہادی امینی ، طبع اول ، مجمع بحوث اسلامیہ ، آستان قدس رضوی ، مشہد ، ۱۴۰۶هـ
۱۳۶ ـ شریف مرتضی ، علی بن حسین(م۴۳۶هـ)، الشافی فی الامامہ ، ۴ جلدی۔ تحقیق: سید عبد الزهراحسینی ، طبع اول ، موسسہ صادق ، تہران ، ۱۴۱۰هـ
۱۳۷ ـ شوکانی ، محمد بن علی (م ۱۲۵۰هـ)، فتح القدیر الجامع بین فنی الروایة و الدرایة من علم التفسیر، ۵جلدی، عالم الکتب ، بیروت۔
۱۳۸ ـ شہرستانی ، سید علی (مؤلف کتاب حاضر)، منع تدوین الحدیث ، طبع سوم، دارالغدیر، قم۔
۱۳۹ ـ شہرستانی ، سید علی (مؤلف کتاب حاضر)، تاریخ الحدیث النبوی الشریف، دار الغدیر، قم۔
۱۴۰ ـ شیبانی ، عبدالله بن احمد (م ۲۹۰هـ)، السنہ ـ تحقیق: محمد سعید سالم قحطانی ، طبع اول دارابن قیم ، دمام السعودیہ، ۱۴۰۶هـ
۱۴۱ ـ صالحی شامی ، محمد بن یوسف (م ۹۴۲هـ)، سبل الهدی والرشاد فی سیرة خیر العباد، ۱۲ جلدی ، تحقیق: عادل احمد عبدالموجود و علی محمد معوض ، طبع اول ، دار الکتب العلمیہ ، بیروت ۱۴۱۴هـ
۱۴۲ ـ صدوق ، محمد بن علی (م ۳۸۱هـ)، الامالی ـ تحقیق: بخش پژوهش های اسلامی ، طبع اول ، موسسہ بعثت ، قم ، ۱۴۱۷هـ
۱۴۳ ـ صدوق ، محمد بن علی (م ۳۸۱هـ)،معانی الاخبار ـ تحقیق: علی اکبر غفاری ، طبع اول ، دارالنشر الاسلامی ، تہران ، ۱۹۸۲ئ۔
۱۴۴ ـ صدوق ، محمد بن علی (م ۳۸۱هـ)،الخصال ـ تحقیق: علی اکبر غفاری ، طبع دوم ، جامعہ مدرسین، قم ، ۱۴۰۳هـ
۳۰۹
۱۴۵ ـ صدوق ، محمد بن علی (م ۳۸۱هـ)،کمال الدین و تمام النعمہ ـ تحقیق: علی اکبر غفاری ، موسسہ انتشارات اسلامی ، قم ، ۱۴۰۵هـ
۱۴۶ ـ صدوق ، محمد بن علی (م ۳۸۱هـ)،عیون اخبار الرضا ، ۲جلدی۔ تحقیق: شیخ حسین اعلمی ، طبع اول ، موسسہ اعلمی ، بیروت ، ۱۴۰۴هـ
۱۴۷ ـ صدوق ، محمد بن علی (م ۳۸۱هـ)،علل الشریع ، ۲ جلدی ، طبع اول ، مکتبہ حیدری ، نجف، ۱۳۸۵هـ
۱۴۸ ـ صفار ، محمد بن حسن(م۲۹۰هـ)، بصائر الدرجات ،موسسہ اعلمی ، تہران ، ۱۴۰۴هـ ـ
۱۴۹ ـ صفوری ، عبد الرحمن (م۸۸۴هـ)، نزهة المجالس ومنتخب النفائس ، ۲ جلدی ، طبع شده در مصر، ۱۳۲۰هـ
۱۵۰ ـ صنعانی ، عبدالرزاق (م۲۱۱هـ)، المصنف لعبد الرزاق، ۱۱ جلدی۔ تحقیق: حبیب رحمن اعظمی ، مجلس العلمی ، بیروت۔
۱۵۱ ـ ضحاک شیبانی ، احمد بن عمرو(م ۲۸۷هـ)، الآحاد والمثانی ، ۶ جلدی ـ تحقیق: فیصل احمد، طبع اول ، دار الدرایہ ، ریاض، ۱۴۱۱هـ
۱۵۲ ـ طبرانی ، سلیمان بن احمد (م ۳۶۰هـ)، المعجم الکبیر ، ۲۵ جلدی ـ تحقیق: حمدی عبدالمجیدسلفی ، طبع دوم ، مکتبہ ابن تیمیہ ، قاہره۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱۵۳ـ طبرانی ، سلیمان بن احمد (م ۳۶۰ھ)،مسند الشامیین، ٤جلدی ـ تحقیق: حمدی عبدالمجید سلفی ، طبع دوم ، موسسہ الرسالہ ،بیروت،۱٤۱۷ھ
۱۵٤ـ طبرانی ، سلیمان بن احمد (م ۳۶۰ھ)، المعجم الاوسط، ۹جلدی ـ تحقیق: طارق بن عوض اللہ و عبد الحسین بن ابراہیم حسینی ،دارالحرمین،مصر۔
۱۵۵ـ طبرسی ، احمد بن علی (م ۵٤۸ھ)، الاحتجاج ، ۲ جلدی۔ تحقیق: سید محمد باقر خرسان، دارالنعمان، نجف ، ۱۳۸۶ھ

۳۱۰

۱۵۶ـ طبرسی ، فضل بن حسن (م ۵۶۰ھ)، مجمع البیان فی تفسیر القرآن، ۱۰ جلدی ـ تحقیق: علماء و محققین کا ایک گروہ ، طبع اول ، موسسہ اعلمی ، بیروت ، ۱٤۱۵ھ
۱۵۷ ـ طبرسی ، فضل بن حسن (م ۵۶۰ھ)،اعلام الوری باعلام الهدی، ۲ جلدی ـ تحقیق و نشر: موسسہ آل البیت ، طبع اول، قم۔
۱۵۸ ـ طبری ، ابو جعفر بن ابی القاسم (چھٹی صدی ہجری کے شیعہ علماء میں سے)، بشارة المصطفی ـ تحقیق: جواد قیومی اصفہانی، طبع اول ، موسسہ انتشارات اسلامی ، قم ،۱٤۲۰ھ
۱۵۹ ـ طبری ، محمد بن جریربن رستم(چوتھی صدی ہجری کے شیعہ علماء میں سے)، المسترشدفی امامة امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ، طبع اول ، موسسہ فرہنگ اسلامی ، تہران، ۱٤۱۵ھ
۱۶۰ ـ طبری ، محمد بن جریر(م ۳۱۰ھ)، تفسیر الطبری ـ جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۳۰ جلدی۔ تحقیق: خلیل مس ، و صدقی جمیل عطار ، طبع اول ، دار الفکر ، بیروت ، ۱٤۱۵ھ
۱۶۱ـ طبری ، محمد بن جریر(م ۳۱۰ھ)، تاریخ الطبری ـ تاریخ الامم و الملوک ـ ۸ جلدی ـ تحقیق: بزرگ علمائ، موسسہ اعلمی ، بیروت ـ
۱۶۲ ـ طبری ، محمد بن جریر(م ۳۱۰ھ)، المنتخب من ذیل المذیل ، طبع اول موسسہ اعلمی ، بیروت ، ۱۳۵۸ھ
۱۶۳ ـ طحاوی ، احمد بن سلمہ(م ۳۲۱ھ)، شرح معانی الآثار ،٤ جلدی ـ تحقیق: محمد زہری نجار (جامعہ ازہر کے علماء میں سے)، طبع سوم ، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ، ۱٤۱۶ھ
۱۶٤ ـ طوسی ، محمد بن حسن(م ٤۶۰ھ)، الامالی ـ تحقیق: تحقیقات اسلامی گروہ ، طبع اول، خانہ فرہنگ ، قم، ۱٤۱٤ھ
۱۶۵ ـ طوسی ، محمد بن حسن(م ٤۶۰ھ)، تہذیب الاحکام ، ۱۰ جلدی ـ تحقیق: سید حسن خرسان و شیخ محمد آخوندی ،طبع چہارم ، دارالکتب الاسلامیہ ، تہران، ۱۹۸۶ئ۔

۳۱۱

۱۶۶ ـ طوسی ، محمد بن حسن(م ٤۶۰ھ)، الاستبصار ، ٤جلدی ـ تحقیق: سید حسن موسوی خرسان ، و شیخ علی آخوندی ، طبع چہارم، انتشارات اسلامی ، تہران، ۱۹۸٤ئ۔

۱۶۷ ـ طوسی ، محمد بن محمد(م۶۷۲ھ)، تجرید الاعتقاد۔ تحقیق: محمد جواد حسینی جلالی ، طبع اول ، دفتر انتشارات اسلامی ، قم ، ۱٤۰۷ھ
۱۶۸ ـ طیالسی ، سلیمان بن داؤد(م ۲۰٤ھ)،مسند ابی داؤد الطیالسی ، دارالحدیث ، بیروت ـ
۱۶۹ ـ عاصمی ، عبد الملک بن حسین(م ۱۱۱۱ھ)، سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل و التوالی، ٤ جلدی ـ تحقیق: عادل احمد عبد الموجود و علی محمد عوض ، طبع اول ، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ، ۱٤۱۹ھ
۱۷۰ ـ عبد اللہ بن احمد بن حنبل (م ۹۰ ۲ھ)، مسائل احمد بروایة ابنہ عبداللہ ـ تحقیق: زہیر شاویس، طبع اول ، مکتب الاسلامی ، بیروت ، ۱٤۰۱ھ
۱۷۱ ـ عقیلی ، محمد بن عمرو(م۳۲۲ھ)، ضعفاء العقیلی ـ الضعفاء الکبیر ـ ٤ جلدی ـ تحقیق: عبد المعطی تلعجی ، طبع دوم ، دار الکتب العلمیہ بیروت ، ۱٤۱۸ھ
۱۷۲ ـ عیاشی ، محمد بن مسعود(م۳۲۰ھ)، تفسیر العیاشی ، ۲ جلدی۔ تحقیق: سید ہاشم رسولی محلاتی ، انتشارات کتاب فروشی علمی اسلامی ، تہران۔
۱۷۳ ـ عینی ، محمود بن احمد (م ۸۵۵ھ)، عمدة القاری شرح صحیح البخاری ، ۲۵ جلدی، داراحیاء التراث العربی ، بیروت ـ
۱۷٤ ـ غزالی ، محمد بن محمد (م ۵۰۵ھ)، احیاء علوم الدین، ٤ جلدی ، دارالمعرفہ ، بیروت ـ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱۷۵ ۔ فتال نیشاپوری ، محمد (ش ۵۰۸ھ)، روضة الواعظین۔ تحقیق: سید محمد مہدی، و سید حسن خرسان، طبع اول ، منشورات رضی ، قم۔
۱۷۶ ۔ فخررازی ، محمد بن عمر(م ٦٠٦ھ)، تفسیر فخر رازی ۔ التفسیر الکبیر یا مفاتیح الغیب۔ ۳۲جلدی ، طبع اول ، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ، ١٤٢١ھ۔

۳۱۲

۱۷۷ ۔ فرات کوفی ، فرات بن ابراہیم(م ۳۵۲ھ)، تفسیر فرات کوفی ۔ تحقیق: محمد کاظم ، طبع اول ، وزارت فرہنگ و ارشاد اسلامی ، تہران ، ١٤١٠ھ۔
۱۷۸ ۔ قاضی نعمان ، نعمان بن محمد (م ۳٦۳ھ)، شرح الاخبار فی فضائل الآئمة الاطہار، ۳ جلدی ۔ تحقیق: سید محمد حسینی جلالی ، موسسہ نشر اسلامی ،قم۔
۱۷۹ ۔ قرطبی ، محمد بن احمد (م ٦۷۱ھ)، تفسیر قرطبی ۔ الجامع لاحکام القرآن ۔ ۲۰ جلدی ، طبع اول ، دار احیاء التراث العربی ، بیروت ،١٤٠٥ھ۔
۱۸۰ ۔ قطب الدین راوندی ، سعید بن ھبة الله (م ۵۷۳ھ)، الخرائج و الجرائح ، ۳ جلدی، موسسہ امام مہدی ، قم۔
۱۸۱۔ قمی ، علی بن ابراہیم(م ۳۲۹ھ)، تفسیر القمی ، ۲ جلدی ۔ تحقیق: سید طیب جزائری ، طبع سوم ، دارالکتاب ،قم ، ١٤٠٤ھ۔
۱۸۲ ۔ قندوزی ، سلیمان بن ابراہیم (م ۱۲۷۰ھ)، ینابیع الموده لذوی قربی، ۳ جلدی ۔ تحقیق: سید علی جمال اشرف حسینی ، طبع اول ، دارالاسوه ، ایران ، ١٤١٦ھ۔
۱۸۳ ۔ کراجکی ، محمد بن علی (م ٤٤٩ھ)، التعجب ، طبع دوم ، مکتبہ مصطفوی ،قم ، ١٤١٠ھ۔
۱۸٤ ۔ کراجکی ، محمد بن علی (م ٤٤٩ھ)، کنزالفوائد ، طبع دوم ، مکتبہ مصطفوی ، قم ١٤١٠ھ۔
۱۸۵ ۔ کلینی ، محمد بن اسحاق (م ۳۲۸ھ)، الکافی ، ۸ جلدی ۔ تحقیق: علی اکبر غفاری ، طبع سوم ، دارالکتب الاسلامیہ ، تہران، ١٣٨٨ھ۔
۱۸٦ ۔ کنانی ، احمد بن ابی بکر (م ۸٤٠ھ)، مصباح الزجاجہ فی زوائد ابن ماجہ، ٤ جلدی ۔تحقیق: محمد منتقی کشاوی ، طبع دوم ، دارالعربیہ، بیروت ، ١٤٠٣ھ۔
۱۸۷ ۔ کوفی ، احمد بن اعثم (م ۳۱٤ھ)، کتاب الفتوح ۔ تحقیق: علی شیری ، طبع اول ، دارالاضواء ،بیروت ، ١٤١١ھ۔

۳۱۳

۱۸۸ ۔ کوفی ، محمد بن سلمان (تیسری صدی ہجری کے بزرگوں میں سے)، مناقب الامام علی ابن ابی طالب ، ۲ جلدی ۔ تحقیق: محمد باقر محمودی ، طبع اول ، مجمع احیاء الثقافة الاسلامیہ، قم، ١٤١٢ھ۔
۱۸۹ ۔ گنجی شافعی ، محمد بن یوسف(م ٦۵۸ھ)، کفایة الطالب ، مطبعہ حیدریہ ، نجف ، ١٣٥٦ھ۔
۱۹۰ ۔ لالکانی ، ھبة الله بن حسن (م ٤١٨ھ)، اعتقاد اہل السنة، ٤ جلدی ۔ تحقیق: احمد سعد حمدان، دارطیبہ ، ریاض ، ١٤٠٢ھ۔
۱۹۱ ۔ مالک ابن انس (۱۷۹ھ)، الموطا، ۲ جلدی ۔ تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی ، طبع اول ، داراحیاء التراث العربی ، بیروت ، ١٤٠٦ھ۔

۱۹۲ ۔ متقی ہندی ، علی (م ۹۷۵ھ)، کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال ، ۱٦جلدی ۔ تحقیق: بکری حیانی و صفوة السقا، موسسہ الرسالہ ، بیروت ، ١٤٠٩ھ۔
۱۹۳ ۔ مجلسی ، محمد باقر (م ۱۱۱۱ھ)، مرآة العقول فی شرح اخبار آل الرسول، ۲٦ جلدی ، طبع اول ، دارالکتب الاسلامیہ ، تہران، ١٣٦٤ش(ایرانی سال)
۱۹٤ ۔ مجلسی ، محمد باقر (م ۱۱۱۱ھ)، بحار الانوار ، ۱۱۰ حلدی ، طبع دوم ، مصحح: موسسہ وفاء ، بیروت ، ١٤٠٣ھ۔
۱۹۵ ۔ محب الدین طبری ، احمد بن عبدالله (م ٦۹٤ھ)، الریاض النضرة فی مناقب العشرة ، ۲ جلدی ۔ تحقیق: عیسی عبدالله محمد مانع الحمیری ، طبع اول ، دارالقرب الاسلامی ، بیروت ، ۱۹۹٦ئ۔
۱۹٦ ۔ محب الدین طبری ، احمد بن عبدالله (م ٦۹٤ھ)، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، دارالکتب المصریہ ، مصر، ١٣٥٦ھ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱۹۷ ـ محبوبی ، عبیدالله بن مسعود (م ۷۴۷هـ)، شرح التلویح علی التوضیح ،۲ جلدی۔ تحقیق: زکریا عمیرات ، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ، ۱۴۱۶هـ
۱۹۸ ـ مزی ، یوسف بن زکی (م ۷۴۲هـ)، تہذیب الکمال ، ۳۵ جلدی ـ تحقیق: بشار عواد معروف، طبع چہارم ، موسسہ الرسالہ ، بیروت ، ۱۴۰۶هـ

۱۹۹ ـ مسعودی ، علی بن حسین(م ۳۴۶هـ)، مروج الذهب و معادن الجوهر، ۴ جلدی ـ تحقیق: یوسف اسعد داغر، طبع دوم، دارالهجره ، قم ، ۱۴۰۴هـ (افست از طبع اول بیروت ۱۳۸۵هـ).
۲۰۰ ـ مسلم بن حجاج نیشاپوری(م ۲۶۱هـ)، صحیح مسلم ، ۸ جلدی ، دارالفکر، بیروت ـ
۲۰۱ ـ مفید ، محمد بن محمد بن نعمان (م ۴۱۳هـ)، الفصول المختاره ـ تحقیق: سید میر علی شریف ، طبع دوم ، دارالمفید ، بیروت ۱۴۱۴هـ
۲۰۲ ـ مفید ، محمد بن محمد بن نعمان (م ۴۱۳هـ)، الامالی ، ـ تحقیق: علی اکبر غفاری و حسین استاد ولی ، جامعہ مدرسین، قم ـ
۲۰۳ ـ مفید ، محمد بن محمد بن نعمان (م ۴۱۳هـ)، الاختصاص۔ تحقیق: علی اکبر غفاری وسید محمود زرندی ، جامعہ مدرسین، قم۔
۲۰۴ ـ مفید ، محمد بن محمد بن نعمان (م ۴۱۳هـ)،الافصاح ، تحقیق و نشر: موسسہ بعثت ، قم ، ۱۴۱۲هـ
۲۰۵ ـ مفید ، محمد بن محمد بن نعمان (م ۴۱۳هـ)،الارشاد، ۲ جلدی ، تحقیق و نشر : موسسہ آل البیت و دارالمفید، قم۔
۲۰۶ ـ مفید ، محمد بن محمد بن نعمان (م ۴۱۳هـ)،الجمل ، مکتبہ داؤدی ، قم۔
۲۰۷ ـ مقدسی حنبلی بن عبد الواحد (م ۶۴۳هـ)، الاحادیث المختاره ، ۱۰ جلدی ـ تحقیق: عبد المالک بن عبدالله بن دهیش ، طبع اول ، مکتبہ الهضة الحدیثہ ، مکہ ، ۱۴۱۰هـ
۲۰۸ ـ مقریزی ، احمد بن علی (م ۸۴۵هـ)، النزاع وا لتخاصم بین بنی امیہ و بنی ہاشم۔ تحقیق: سید علی عاشور۔
۲۰۹ ـ مناوی ، محمد عبد الرؤف(م ۱۳۳۱هـ)، فیض القدیر شرح الجامع الصغیرمن احادیث البشیر النذیر، ۶ جلدی ـ تحقیق: احمد عبد السلام ، طبع اول ، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ، ۱۴۱۵هـ
۲۱۰ ـ منقری ، نصر بن مزاحم (م ۲۱۲هـ)، کتاب صفین ـ تحقیق: عبدالسلام محمدہارون ، طبع دوم، موسسہ العربیہ الحدیثہ، ۱۳۸۲هـ

۲۱۱ ـ نسائی ، احمد بن شعیب (م ۳۰۳هـ)، سنن النسائی (المجتبی) ۸جلدی ، طبع اول ، دارالفکر ، بیروت ، ۱۳۴۸هـ
۲۱۲ ـ نسائی ، احمد بن شعیب (م ۳۰۳هـ)، خصائص امیر المؤمنین ـ تحقیق: محمد ہادی امینی ، مکتبہ نینوی الحدیثہ ـ
۲۱۳ ـ نسائی ، احمد بن شعیب (م ۳۰۳هـ)، السنن الکبری ، ۶ جلدی ـ تحقیق: عبد الغفار سلیمان بنداری و سید حسن کروی ، طبع اول ، دار الکتب العلمیہ ، بیروت ، ۱۴۱۱هـ
۲۱۴ ـ نور الدین عبد الہادی (م ۱۱۳۸هـ)، حاشیہ سندی علی سنن نسائی (المطبوع مع سنن نسائی بشرح سیوطی) ، ۸ جلدی ـ تحقیق: عبدالفتاح ، طبع دوم ، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ، ۱۴۰۶هـ
۲۱۵ ـ نووی ، محی الدین بن شرف الدین(م ۶۷۶هـ)، شرح النووی علی صحیح مسلم۔ المجموع فی شرح المهذب ـ ۲۰ جلدی ، دارالفکر ، بیروت ـ

۲۱۶ ـ نووی ، محی الدین بن شرف الدین(م ۶۷۶هـ)،تہذیب الاسماء ـ تحقیق : مکتب البحوث والدراسات، طبع اول ، دارالفکر ، بیروت ، ۱۹۹۶ئ۔
۲۱۷ ـ نیشاپوری قمی ، حسن بن محمد(م ۷۲۸هـ)، تفسیر النشاپوری ـ تفسیر غرائب القرآن و غائب الفرقان، ۶جلدی ـ تحقیق: زکریا عمیران، طبع اول ، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ، ۱۴۱۶هـ
۲۱۸ ـ واحدی نیشاپوری ، علی بن احمد(م ۴۶۸هـ)، اسباب نزول الآیات ، طبع اول ، موسسہ حلبی و شرکائ، قاہره ، ۱۳۸۸هـ
۲۱۹ ـ واسطی ، اسلم بن سہل رزاز(م ۲۹۲هـ)، تاریخ واسط ـتحقیق: کورکیس عواد، طبع اول ، عالم الکتب ، بیروت ، ۱۴۰۶هـ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲۲۰ ـ واسطی ، علی بن محمد(م ٤٨٣ھ)، مناقب امیرالمؤمنین ـ تحقیق: محمد باقر بہبودی ، مطبعہ الاسلامیہ ، تہران، ١٣٩٤ھ

٣١٦
۲۲۱ـ واقدی ، محمد بن عمر (م ۲۰۷ھ)، المغازی، ٢ جلدی ـ تحقیق: مارسان جونس ، طبع اول ، مکتب الاعلام الاسلامی ، ایران، ١٤١٤ھ
۲۲۲ـ ہیثمی ، علی بن ابی بکر(م ٨٠٧ھ)، بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث ـ تحقیق: مسعد عبد الحمیدمحمد سعد نی ، نشر دارالطلائع ، بیروت۔
۲۲۳ـ ہیثمی ، علی بن ابی بکر(م ٨٠٧ھ)، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ١٠ جلدی، طبع اول، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ١٤٠٨ھ
۲۲٤ـ یافعی ، عبد اللہ بن اسعد(م ٧٦٨ھ)، مرآة الجنان و عبرة الیقطان، ٤جلدی، دار الکتاب الاسلامی ، قاہرہ، ١٤١٣ھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com